میں عاشق
دیوانہ تیرا
شاہین ای بکس
اریج شاہ
https://shaheenebooks.com
Imagitor

السلام علیکم!
اگر آپ لکھنا جانتے ہیں اور اپنا لکھا قارئین تک پہنچانا چاہتے ہیں تو ہم آپ کو ایک
بہترین پلیٹ فارم مہیا کر رہے ہیں۔
ہم سال میں ایک بار اپنے ان مصنفین کی تحاریر کا مقابلہ کروائیں گے جو باقاعدگی سے اپنی
تحریر ہمیں بھیجیں گے۔ تین بہترین لکھاریوں کو انعام اور بہترین لکھاری کا سرٹیفکیٹ
دیا جائے گا۔ اور اول آنے والے لکھاری کی بہترین تحریر کو ہم کتابی شکل میں لکھاری کو
بطور تحفہ دیں گے۔
آئی۔ڈی۔ پر اپنی تحریر ہمیں ای میل کریں۔
rabiakhalid930@gmail.com
اگر آپ ہماری ٹیم کا حصہ بننا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کیجیے۔
واٹس ایپ : 923135408491
ای میل : shaheenbookss@gmail.com
Shaheenebooks.com
Imagitor

میں عاشق دیوانہ تیرا

از ارتیج شاہ

امی جان بس چند دنوں کی بات ہے میں جلدی واپس آنے کی کوشش کروں گا پلیز اس طرح سے روئے تو نہیں۔زاوق ان کو روتے دیکھ کر ان کے قریب آ کر بیٹھا

تو میں کیا کروں تم ہی بتاؤ تم جاتے ہو واپس آنے کا نام نہیں لیتے نہ جانے کون سا کام کرتے ہو تم اللہ غرق کرے ایسے کاموں کو جو اولاد کو اپنے والدین سے دور کر دے عائشہ بیگم بد دعائیں دیتے ہوئے بولی تو زاوق بے اختیار مسکرا دیا

اب تُو ہنسنا بند کر دے تیرا ہنسنا مجھے مزید غصہ دلا رہا ہے عائشہ بیگم اس کے قریب سے اٹھتے ہوئے بولیں تو زاوق نے ان کا ہاتھ تھام کر واپس اپنے قریب بیٹھا لیا۔

ویسے اگر آپ چاہتی ہیں میں ہمیشہ کے لئے واپس آ جاؤں تو آپ اپنی بہو کو میرے کمرے کا راستہ دکھا دیں میں خود ہی ہمیشہ کے لئے واپس آ جاؤں گا پھر تو آپ مجھے زبردستی بھی بھیجیں گی تو میں جاؤں گا نہیں زاوق شرارت سے مسکراتے ہوئے بولا

ہائے میں صدقے میں تو اس دن کا انتظار کر رہی ہوں کہ کب احساس کو تیری دلہن بنا کر تیرے کمرے میں بیٹھا کر جاؤں بس ایک بار رحمان مان جائیں تو ان شاء اللہ ایک دن نہیں لگاؤں گی

وہ تو تیری ہی امانت ہے تیرے ہی نام پر بیٹھی ہے بس ایک بار رحمان مان جائیں اس شادی کے لیے عائشہ نے اداسی سے کہا

کوئی مانے یا نہ مانے مجھے فرق نہیں پڑتا احساس میری بیوی ہے اور میں جب چاہے اسے اپنے کمرے میں لا سکتا ہوں ابھی تک اگر مجھے کسی بات کا لحاظ ہے تو صرف اور صرف اس کی پڑھائی کا

جب تک وہ اپنی پڑھائی مکمل نہیں کرتی تب تک میں اس طرح کا کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہتا۔

لیکن ایک بات کان کھول کر سن لیجئے امی جان اگر آپ کے شوہر نے میرے اور احساس کے بیچ میں آنے کی کوشش کی تو میں لحاظ نہیں کروں گا ویسے بھی بہت لحاظ کرتا آیا ہوں میں ان کا

اور خالو جان کو ایک اور بات بھی بتا دیجئے گا کہ اگلے دو ماہ میں احساس 18 سال کی ہو جائے گی

اور وہ جو چالبازیاں اپنے دماغ میں سوچے ہوئے ہیں وہ نکال دیں تو بہتر ہو گا دنیا کا کوئی شخص میری احساس کو مجھ سے چھین نہیں سکتا

تھوڑی دیر پہلے والی محبت نرمی اس کے سخت لہجے کی سختی میں کہیں کھو سی گئی تھی

وہ احساس کے معاملے میں ایسا ہی تھا۔ 13 سال کا تھا جب ایک ایکسیڈنٹ میں اس کے ماں باپ اسے ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر چلے گئے

اور تب اس کے سر پر اس کے خالو اور خالا نے ہاتھ رکھا۔

کروڑوں کی جائیداد کا اکیلا وارث تھا جسے دیکھتے ہوئے اس کے خالو کے دل میں لالچ نے جنم لیا اور اسے لالچ کو پورا کرتے ہوئے انہوں نے اپنی 6 سالہ بیٹی کا نکاح تیرا سالہ زاوق سے کروا دیا۔

اس دولت کی لالچ میں وہ اکیلے نہیں بیٹھے تھے زاوق کے اور بھی بہت سارے رشتے دار تھے جو اس دولت کو اپنا بنانے کے لیے کوئی بھی حد پار کر سکتے تھے

وہی لوگ تھے جنہوں نے زاوق کے کان میں یہ بات ڈالی تھی کہ اس کے خالو نے دولت کے لالچ میں اپنی بیٹی کا نکاح اس کے ساتھ کروایا تھا لیکن ان سب باتوں سے زاوق کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا نکاح کے بعد سے لے کر اب تک وہ احساس کو دیوانوں کی طرح چاہتا تھا۔

اور اسے کسی قیمت پر چھوڑنے کے لئے تیار نہ تھا جبکہ اب اپنے ہاتھ کچھ نہ آتا دیکھ کر خالو نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ وہ احساس کو زاوق سے طلاق دلوا کر اس کی شادی کسی امیر آدمی سے کروا دیں گے۔

کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ زاوق سے ان کو اب کوئی فائدہ نہیں ہونا

❤

تم ابھی تک یہیں کھڑی ہو سامان پیک کرنے کے لیے کہا تھا میں نے وہ کمرے میں داخل ہوا تو احساس بیڈ پر اس کے کپڑے پیک کرنے میں مصروف تھی اس کی آواز سنتے ہی سہم کر دیوار کے ساتھ جا ئے لگی

دماغ خراب ہے تمہارا کوئی مونسٹر ہوں جو میں کھا جاؤں گا وہ اسے اس طرح سے دیوار کے ساتھ لگتے دیکھ کر اندازہ لگا چکا تھا کہ اس کا ہاتھ دیوار کے ساتھ کافی زور سے لگا ہے

جب کہ اس کے منہ سے مانسٹر کا لفظ سن کر اس نے ایک نظر زاوق کے چہرے پر دیکھا تھا مطلب وہ جانتا تھا کہ اس کے جانے کے بعد وہ اسے کیا کہہ کر پکارتی ہے

سامان۔۔۔ کر دیا تھا۔۔۔ میں نے۔۔۔ اسے اپنا ہاتھ تھامتے دیکھ کر وہ مزید دیوار میں گھسنے لگی

کوئی احسان نہیں کیا ہے فرض ہے تمہارا اسے خود سے دور ہوتا دیکھ کر وہ غصے سے بولا۔

اور بنا اس کے ڈر کی پرواہ کیے اسے کھینچ کر وہ اگلے ہی لمحے اپنی باہوں میں بھر چکا تھا

کچھ زیادہ ہی نہیں دور بھاگتی تم مجھ سے یہ جانتے ہوئے بھی کہ تم دنیا کے کسی بھی کونے میں جا کر چھپ جاو زاوق شاہ تمہیں ڈھونڈ نکالے گا۔

اس کی کمر کو اپنے بازو سے جکڑتے ہوئے وہ اسے مزید اپنے ساتھ لگا چکا تھا

سامان۔۔۔۔پیک کر چکی۔۔۔۔ہوں میں۔۔۔۔مجھے جانا ہے بابا۔۔۔ڈھونڈ رہے ہوں۔۔۔گے۔۔وہ اپنا آپ اس سے چھڑوانے کی کوشش میں ہلکان ہو چکی تھی نا تو زاوق کو اس کی کپکپاتی آواز سے کوئی فرق پڑا تھا اور نہ ہی کانپتے وجود سے۔

جب کہ وہ تو اسے خود سے خوفزدہ ہوتے دیکھ کر مزید بے خود ہوئے جا رہا تھا

تو میں کیا کروں وہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں پکڑے اپنے سامنے کر چکا تھا احساس کو اس کی سانسوں کی تپش اپنے چہرے پر محسوس ہوئی

جانے دیں۔۔۔۔۔وہ اپنا چہرہ اس سے تھوڑا دور کرتے ہوئے بولی کیوں کہ اگر وہ اس کے قریب بولتی تو ضرور اس کے لب اس کے ہونٹوں سے ٹکراتے

اگر نہ جانے دوں تو۔۔۔۔کیا کر لو گی۔۔۔اس کے انداز پر وہ محفوظ ہوا تھا اسی لیے اس کی کمر کو مزید اپنے بازو میں لیتے ہوئے پوچھنے لگا

زاوق۔۔۔پلیز جانے دیں۔۔۔کل ٹیسٹ ہے۔۔۔میرا۔۔۔وہ بے بسی سے کہنے لگی کیونکہ اسے پتا تھا کہ اپنے باپ کے نام پر وہ اسے کبھی نہیں چھوڑے گا

اس کے بہانے پر زاوق نے ایک بار پھر سے دیکھا تھا لیکن اس کو چھوڑنے کے بجائے وہ اس کا ہاتھ تھام کے اپنے لبوں تک لے کے گیا احساس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں شاید اس کی اگلی حرکت سے واقف تھی

لیکن اس بار اس نے ہمیشہ والا محبت سے بھرپور لمس نہیں بلکہ شدت سے اس کی انگلی اپنے دانتوں میں لے کر کاٹا تھا

سسسس۔۔۔احساس نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالنا چاہا لیکن ناکام رہی۔

سوری میری جان۔ لیکن مجھے ابھی ابھی تمہارے اس چہرے نے اس بات کا احساس دلایا ہے کہ میرے یہاں سے جانے پر تم بہت خوش ہو

اور مجھے اس بات کی بالکل خوشی نہیں ہوئی میں چاہتا ہوں کہ تم ہر وقت میرے عشق کے حصار میں رہو

تمہارا بس چلے تو تم تو مجھے یاد بھی نہ کرو اس لیے ایک چھوٹی سی نشانی

اور اب جب تک یہ درد تماری انگلی میں رہے گا تب تک میں تمہیں یاد رہوں گا۔وہ محبت سے اس کا ہاتھ چومتا اپنے بیگ بند کرتے ہوئے اسے اپنی نظروں کے حصار میں لیے وہاں سے نکل گیا۔

جبکہ احساس نے اس کے جاتے ہی ایک گہری سانس لی تھی اور پھر بے بسی سے اپنے ہاتھ کی انگلی کو دیکھنے لگی۔

لوگ محبت کی نشانیاں محبت سے دیتے ہیں یہ وہ پہلا شخص تھا جو اپنی محبت کی نشانی ایک زخم دے کر گیا تھا

اپنی انگلی پر پھونک مارتے ہوئے وہ درد کم کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

مونسٹر۔۔۔اپنی آنکھوں سے آنسو پرے دھکیلتی وہ بڑبڑاتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف جانے لگی

خدا کالاکھ لاکھ شکر ہے اب کم از کم ایک مہینے تک کوئی ڈر نہیں

وہ اپنی کتابوں کا انبار سامنے رکھتے ہوئے ذرا سا مسکرائی۔

آج صبح ہی امی نے اسے بتایا تھا کہ زاوق اس بار کم از کم ایک مہینے کے لئے جانے والا ہے۔اور اس بات کو لے کر وہ بہت خوش تھی کیوں کہ جس دوران زاوق گھر پہ ہوتا تھا اسے ہر وقت اپنی آنکھوں کے سامنے رکھتا۔

کبھی ایک کام تو کبھی دوسرا کام اور ہر کام کے بعد جناب کا ایک ہی جملہ کوئی احسان نہیں کر رہی ہو مجھ پر تمہارا فرض ہے یہ سب۔

احساس نے پینسل نکالتے ہوئے اپنی اسائمنٹ شروع کی لیکن انگلی کے درد نے اسے پینسل پکڑنے بھی نہ دی سچ کہتا تھا وہ شخص جب تک یہ درد رہے گا وہ اسے شدت سے یاد کرے گی

کیا مطلب ٹیچر چینج ہو گئے ابھی تو سر خالد کی سمجھ آنا شروع ہوئی تھی پتا نہیں یہ نیو ٹیچر کیسے ہوں گے احساس نے پریشانی سے سوچا

جب بھی کوئی ٹیچر چینج آتا ہے تو اس کا یہی ڈائیلاگ ہوتا ہے ابھی تو ان کی سمجھ آنا شروع ہوئی تھی زارا نے اسے گھورتے ہوئے کہا کیونکہ وہ بھی جانتی تھی کہ احساس میتھس میں بہت کمزور ہے

یہ تو وہ کسی مجبوری کے تحت میتھس لے رہی تھی لیکن یہ مجبوری اس نے زارا کو کبھی نہیں بتائی تھی

یار اب کیا ہو گا مجھے بہت ٹینشن ہو رہی ہے پتا نہیں نیو ٹیچر کیسے ہوں گے۔

احساس نے دونوں ہاتھوں میں چہرہ رکھتے ہوئے معصومیت سے کہا

ویسے تو کیا چاہتی ہیں کیسے ہو زارا نے اس کے قریب کھسکتے ہوئے پوچھا

مطلب نیو ٹیچر والا گوسپ شروع ہو چکا تھا

کم از کم ففٹی سے اوپر ہوں نرم مزاج محبت کرنے والے اور پیار سے سمجھانے والے ہو جو کسی کو نہ ڈانٹے کسی کو کلاس سے آؤٹ نہ کریں۔احساس نے فور نقشہ کھینچا

یار حد ہے کبھی تو کہہ دے کوئی ہینڈ سم سا بندہ ہو جسے دیکھتے ہی میں تھس خود بخود سمجھ آنے لگے زارا نے اس کا نقشہ خراب کرتے ہوئے بتایا

یہ سب سوچتے رہو اور فیل ہو جاؤ اب تو بس ایک ہی دعا ہے اللہ جی جو بھی آئے اس کی میتھس مجھے سمجھ آ جائے احساس نے دعا مانگتے ہوئے کہا

آمین اللہ اسے سمجھا جائے کیونکہ پیپرز میں میں بھی پاس ہو جاؤں زارا کی دعا نے احساس کو اسے گھورنے پر مجبور کر دیا

یار غ

گھور کیوں رہی ہے اب جس کو بھی سمجھ آیا دوسرے کی مدد ضرور کرے گا نہ اگر ہم دونوں کے فیوچر کا سوال ہے اور میرا تیرا ہے ہی کوب تیرے میرے علاوہ زارا نے خوشامتی انداز میں کہا

جب کلاس کا ایک لڑکا بھاگتے ہوئے اندر آیا ہے نیو ٹیچر آ گئے نیو ٹیچر آ گئے کہہ کر چیئر پر بیٹھ گیا

زارا اور احساس کلاس کے دروازے کی طرف دیکھنے لگی آخر یہ نیا چہرہ ہے کون۔۔۔؟

❤

اس نے کلاس میں قدم رکھا تو کلاس کافی بے ترتیب سی لگی

اسے اندر آتے دیکھ کر سارے اسٹوڈنٹ کھڑے ہو گئے

جبکہ دو بد معاش لڑکے ابھی پچھلے بیٹھے ہوئے تھے

اس نے ساری کلاس کو بیٹھنے کا اشارہ کیا جبکہ دو آنکھیں حیران اور پریشان نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی

اس نے ان آنکھوں کی طرف دیکھنا ضروری نہ سمجھا کیونکہ اس کا دھیان سارا پیچھے ان دو لڑکوں پر تھا

آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ان دو لڑکوں کے پاس آکر رکا

آؤٹ ناؤ وہ ڈسک جھکتا غصے سے چلایا

آواز کم رکھو پروفیسر تم جانتے نہیں ہم کون ہیں لڑکا کھڑے ہوتے ہوئے مغرور انداز میں بولا

تم بھی ابھی نہیں جانتے بچے میں کون ہوں یہ کہتے ساتھ ہی اس نے ایک زور دار تھپڑ سامنے کھڑے لڑکے کے منہ پر دے مارا

جب کہ دوسرے لڑکے کے سامنے آکر اس نے اس کی شرٹ کو کالر سے پکڑتے ہوئے اس کے سامنے والے بٹن بند کیے تھے

لگتا ہے تم لوگ کبھی سکول نہیں گئے اسی لیے وہاں کی ٹیچر سے سیکھ کر نہیں آئیں کی کلاس میں کس طرح سے بیٹھا جاتا ہے اور کس طرح سے رہا جاتا ہے تم دونوں میرے کلاس میں بیٹھنے کے لائق نہیں ہو آوٹ ناؤ وہ دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا کلاس کے سب سٹوڈنٹس کا دھیان انہی کی طرف تھا

اتنی بے عزتی کے بعد وہ دونوں کافی زیادہ شرمندہ ہو چکے تھے۔اس لیے بنا کچھ بولے خاموشی سے وہاں سے نکل گئے لیکن ان کی نظریں بتا رہی تھی کہ وہ اس بے عزتی کا بدلہ ضرور لیں گے

❤

تو کلاس اب آپ لوگ مجھے ایک ایک کر کے اپنا تعارف بتائیں گے پہلی لائن سے شروع کرتے ہیں اس نے پہلے لائن میں بیٹھے لڑکے کی طرف اشارہ کیا تھا وہ فورا اٹھ کر اپنے گلاسز ٹھیک کرتا اپنا تعارف کروانے لگا

کوئی اس کے ساتھ ہی پیچھے ایک ایک کر کے سارے سٹوڈنٹ اپنا اپنا تعارف کروانے لگے

احساس تیری باری ہے زارا نے اسے اس کی باری پر بیٹھے دیکھا تو اپنا پن چھبویا جس پر فورا اٹھ کھڑی ہوئی

س۔۔۔۔سروہ۔۔۔۔۔۔۔۔میرا نام۔۔۔احساس۔۔۔۔۔جانے کیا بات تھی وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اپنا نام نہیں بتا پا رہی تھی

باہر آئیں آپ یہاں سامنے اس نے احساس کو سامنے آنے کے لیے کہا پہلے ہی گھبرائی ہوئی لڑکی مزید گھبرا گئی

جو لڑکی اپنا نام ٹھیک سے نہیں بول سکتی اس سے میں کیا امید رکھوں کہ وہ آگے زندگی میں کامیاب زندگی گزار سکتی ہے

یہاں سامنے کھڑے ہو کر اونچی آواز میں اپنا نام لیں وہ اسے باہر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا تو احساس گھبراتے ہوئے باہر آگئی

احساس کچھ نہیں ہوتا ہماری اپنی ہی کلاس ہے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے اس کے جانے سے پہلے زارانے کہا تھا سرگوشی

میرا نام احاس زاوق شاہ ہے

اونچا بولو آواز سے نہیں آئی سر نے اس کی مدہم آواز پر چوٹ کرتے ہوئے کہا

میرا نام احساس زاوق شاہ ہے

مزید اونچا فی الحال بھی آواز ٹھیک سے نہیں آئی سر نے پھر سے کہا

میرا نام احساس زاوق شاہ ہے اس بار وہ خاصی اونچی آواز میں چلا کر بولی

گڈ اپنا نام لیتے ہوئے یہی غرور تمہاری آنکھوں میں ہونا چاہیے کوئی چوری نہیں کی ہے یہ تمہارا نام ہے تمہیں دیا گیا ہے اس پر صرف تمہارا حق ہے اس کو لیتے ہوئے میں تمہیں آئندہ گھبراتے ہوئے نہ دیکھوں اگر تم اپنی ہی چیز کے لیے اس طرح سے ڈرتی رہو گی۔ گھبراتے رہو گی تو یہ دنیا تم سے یہ بھی چھین لے گی

ناؤ گو بیک ٹو یور چیئر

اس نے گھر میں قدم رکھا تو ماما کیچن میں مصروف تھیں امی بہت بھوک لگی ہے پلیز کچھ کھانے کو دیں

وہ اپنا بیگ وہیں صوفے پر پٹکتی صوفے پر ہی لیٹ گئی

ٹھیک ہے میری جان تم جاؤ فریش ہو کے آؤ میں کھانا لگاتی ہوں ماما نے کچن سے ہی جواب دیا تو وہ اٹھ کر فریش ہونے چلی گئی

واؤ ماما دال چاول آج تو عید ہو گئی وہ دال چاول دیکھتے ہوئے ہاتھ ملتی میز پر بیٹھی جبکہ اس کے انداز پر عائشہ بے اختیار مسکرائیں

ماما آپ کو ایک بریکنگ نیوز سناوں۔ وہ انہیں دیکھ کر پوچھنے لگی

پہلے کھانا کھاؤ احساس کتنی بار کہا ہے کھانے کے دوران باتیں نہیں کرتے امی نے اس کا دھیان کھانے کی طرف لگانے کی کوشش کی

پہلے سن تو لیں ماما بڑے مزے کی بات ہے آپ کو پتہ ہے زاوق کی جاب چھوٹ گئی۔ اس نے چاولوں سے بھرا ہوا چمچ منہ میں رکھتے ہوئے بتایا

اب وہ تین تین مہینے گھر سے غائب نہیں رہیں گے اس نے مزے لیتے ہوئے کہا

اور تمہیں یہ بات کیسے پتا چلی اور تمہیں اتنی خوشی ہے زاوق کے گھر سے غائب نہ ہونے کی امی نے جیسے اس کے چہرے پر کچھ کھوجنا چاہا

ارے مجھے کیوں خوشی ہو گی میں تو بس ایسے ہی بتا رہی ہوں احساس نے فوراہی ان کی بات کاٹتے ہوئے کہا

میرا ہو گیا اب میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں زاوق کے نام پر آئی اپنے گالوں پر سرخی چھپاتے ہوئے وہ اٹھ کر کمرے کی جانب چل دی

جھلی اسے لگتا ہے اس کے چہرے کے رنگ میں نہیں پڑھ سکتی کہ یہ تو جانتی بھی نہیں اس کے دل میں جو چل رہا ہے جس سے وہ خود بھی بے خبر ہے وہ بھی جانتی ہوں میں ماما نے مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلایا اور برتن اٹھانے لگیں س

❤

آج کا سارا کلاس ٹائم تعارف میں ہی گزر گیا اس لیے سر حیدر کی طرف سے انہیں کوئی کام نہیں ملا تھا دونوں پیریڈز بلکل فری ہو گئے اسی لیے دوسرے ٹیچرز کا دیا ہوا کام نپٹانے لگی

جب اچانک ہی صوفے کے قریب لینڈ لائن فون بول اٹھا

اف خدایا پھر سے ایڈورٹائزمنٹ والوں کا فون ہو گا آج کے زمانے میں یہ لینڈ لائن نمبر رکھتا کون ہے گھر پہ اس نے اکتاتے ہوئے فون کو گھورا۔

اور وہیں سے لٹک کر فون کو اٹھایا

السلام علیکم ہم بالکل ٹھیک ہیں اللہ آپ کو بھی ٹھیک رکھے لیکن ہمیں کچھ نہیں چاہیے برائے مہربانی دوبارہ فون مت کیجئے گا شکریہ۔

احساس نے جلدی جلدی کہتے ہوئے فون رکھنا چاہا

تمہارے منہ سے اپنا نام سن کر مجھے سکون ملتا ہے احساس فون رکھتے ہوئے رسیور میں آواز گونجی

زاوق۔۔۔اس کے منہ سے بے اختیار پھسلا

احساس کا زاوق۔زاوق کی جذبات سے بھرپور آواز آئی۔

وہ وہ دراصل وہ مجھے لگا ایڈورٹائزمنٹ والے ہیں۔اس نے سوکھے لبوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا

اس کے ٹوٹے پھوٹے جملے نے زاوق کے لبوں پر مسکراہٹ بکھیری

لیکن فون تو تمہارے زاوق کا تھا وہ مسکراتے ہوئے لہجے میں بولا

میں نے آج تمہیں بہت مس کیا تم نے مس کیا مجھے۔۔۔۔؟

وہ آہستہ آواز میں پوچھ رہا تھا

اس کے جملے نے احساس کے دل کی دھڑکن تیز کر دی

لیکن آج ہی تو ہم۔۔۔

میں تمہیں ہمیشہ کے لئے اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہوں احساس میں تمہیں اپنے بہت نزدیک لے آنا چاہتا ہوں۔

اتنا نز دیک کے تم میرے دل کی ہر دھڑکن کو سن سکو میری ہر سانس کو محسوس کر سکو۔ اتنا نز دیک کے

زاوق کل ٹیسٹ ہے میں تیاری کر رہی ہوں وہ بوکھلا کر بولی اس کے انداز سے اس کے ہاتھوں کی ہتھیلیوں میں پسینہ آ چکا تھا

تم بہت بے رحم ہو احساس۔ تمہیں مجھ پر ترس نہیں آتا رکھتا ہوں کل اسی وقت فون کروں گا زاوق نے فون رکھتے ہوئے کہا جبکہ فون رکھنے کی آواز سنتے ہی احساس نے بے اختیار اپنے دل پر ہاتھ رکھا جو بہت بری طرح سے دھڑ رہا تھا

۔

❤

میجر پہلے ہی دن تمہیں کنگ کے لوگوں سے پنگا نہیں لینا چاہیے تھا اس طرح سے تو ہم لوگوں کو تم پر شک ہو جائے گا۔

سر آپ بے فکر رکھے ہیں میں ان لوگوں کو شک نہیں ہونے دوں گا۔

لیکن میجر تمہیں یقین ہے کہ وہ لوگ کینگ کے آدمی ہیں کرسی پر بیٹھے آدمی نے پوچھا

سر مجھے یقین ہے ان دونوں میں سے ایک کی فوٹو پہلے ہی میرا ایک آدمی مجھ تک پہنچا چکا تھا اور اب بہت جلدی میں کینگ اور اس کے سبھی آدمیوں کو ان کے انجام تک پہنچا دوں گا

ویری گڈ میجر مجھے تم سے یہی امید ہے۔

مجھے یقین ہے کہ تم اپنا کام بخوبی سر انجام دو گے لیکن مجھے ایک چیز سمجھ نہیں آئی کہ تھرڈ ایئر کے دو پیریڈز تم نے کیوں لے لیے میتھس اور فزکس تم خود اپنے آپ پر بوجھ ڈال رہے ہو جب کہ میں پرنسپل سے بات پہلے ہی کر چکا تھا

سر وہ دراصل تھرڈ ایئر میں شام نے کچھ بولنا چاہا اس سے پہلے ہی حیدر نے گھور کا اسے دیکھا اور اس کی گھوری نے شام کی زبان پر تالا لگا دیا

میجر کوئی اور چکر تو نہیں تمہارا دھیان تمہارے فرض سے بھٹکنا نہیں چاہیے سامنے بیٹھے آفیسر نے مسکرا کر کہا

آپ بے فکر رہیں میرے فرض کے آگے کوئی چیز نہیں آسکتی میں اب چلتا ہوں اسنے سامنے بیٹھے انسان کو سلیوٹ کرتے ہوئے الوداع کہا

تو اس نے بھی مسکرا کر اسے جانے کی اجازت دے دی

وہ آفس سے نکل کر سڑک کی طرف آیا تھا سڑک بلکل سنسان اور اندھیری تھی

لائٹ کا زیادہ استعمال وہ کرتا بھی نہیں تھا اسے اندھیرے میں رہنے کی عادت کی اندھیرے میں ہی قدم آگے بڑھتا وہ اپنا رستہ بنا رہا تھا

جب اچانک ہی اس کا دھیان اپنی جان کی طرف چلا گیا

میرا دل چاہتا ہے کہ اپنے دل کی دھڑکن میں تمہیں چھپا لوں جہاں تمہیں کوئی نہ دیکھے میرے علاوہ۔

میرا دل چاہتا ہے کہ تم اس دنیا میں صرف مجھ سے بات کرو صرف مجھ سے ملو صرف میرے بارے میں سوچو۔

میرا دل چاہتا ہے میں تمہیں اس دنیا سے دور لے جاؤں کہیں ایسی جگہ جہاں میرے اور تمہارے علاوہ اور کوئی نہ ہو

میں تمہیں چھپالوں پوری دنیا سے۔وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا مسلسل سے کے بارے میں سوچ رہا تھا

وہ وقت دور نہیں جب میں تمہیں ہمیشہ کے لئے اپنی زندگی میں شامل کرلوں گا

ہاں میری جان اب میں اور انتظار نہیں کروں گا اب میں تمہیں بتاؤں گا کہ تم میرے لیے کیا ہو اب تم کوئی نادان چھوٹی سی بچی نہیں ہو جو میرے جذبات کو سمجھ نہ سکو

اب میں تمہاری یہ آزادی ختم کردوں گا تمہیں ہمیشہ کے لیے قید کرلوں گا۔

اس کی سوچوں پر فی الحال صرف اور صرف اس کی جان کا حق تھا شاید وہ اس وقت کسی کی مزاحمت نہیں چاہتا تھا

تبھی سامنے کھڑے دو لڑکوں کو دیکھ کر اس کے ماتھے کی رگیں باہر آنے لگیں

بہت شوق ہے نہ تمہیں کلاس میں روعب جمانے کا اب جما لڑکے چلتے ہوئے اس کے قریب آئے اور ان کے پیچھے سے ہی وہ ان کے غنڈے بھی دیکھ چکا تھا

اب ہاتھ اٹھا کے دیکھا پھر مانتا ہوں تجھے میں نے کہا تھا نہ کہ تو جانتا نہیں مجھے میں کون ہوں مجھ پر ہاتھ اٹھا کر بہت بڑی غلطی کر دی اب تو دیکھ میں تیرے ساتھ کیا کرتا ہوں

لڑکے نے اسے گھورتے ہوئے غصے سے کہا اس کے ساتھ ہی اس کے لوگوں نے اس پر حملہ کر دیا

اپنے آپ پر ہونے والے حملے کو روکتے ہوئے حیدر نے سامنے سے بھاگتے آئے لڑکے پر حملہ کیا اور دوسری۔لات سے اس نے دوسرے لڑکے کے سینے کو نشانہ بنایا

اس کے بعد ایک ایک کر کے وہ لڑکے اس سے مار کھاتے ہوئے اپنی درگت بنوانے لگے

ان دونوں لڑکوں کو جلد ہی اندازہ ہو چکا تھا کہ انہوں نے غلط جگہ پنگا لے لیا ہے۔

لیکن ان کے ساتھ کیا ہونے والا تھا یہ وہ خود بھی نہیں جانتے تھے

میں نے تو نہیں دیکھی تیری ہمت تو میری ہمت دیکھ۔ حیدر نے کہتے ہوئے اپنی جیب سے ریوالور نکالا اور ایک لڑکے کے سینے کے بیچوں بیچ گولی چلائی

اور اسے دیکھتے دوسرا لڑکا بھاگ نکلا لیکن شاید بھاگنا اس کے نصیب میں نہیں تھا اس نے فوراً ہی اس کے پیر پر گولی چلا کر اسے بے بس کر دیا

اور اس کے بعد شام کو فون کیا

ہاں شام یہاں آفس سے تھوڑے فاصلے پر ایک لڑکے کی لاش پڑی ہے جبکہ دوسرے کے پاوں پر میں نے گولی مار دی ہے بھاگنے کی کوشش کر رہا تھا اسے لے چلو ریمانڈ روم میں یہ سارا سچ اگل دے گا

اس نے کہتے ہوئے فون بند کیا اور اپنی جیب سے ہتھکڑی نکالتے اسے پہنانے لگا

کون ہو تم۔۔۔۔ اور مجھے ہتھکڑی کیوں پہنا رہے ہو وہ درد سے بلبلاتے ہوئے بولا

تم جیسے غنڈے اور کرائمرز مجھے میجر حیدر شاہ کے نام سے جنتے ہیں۔ تو پھر کیا خیال ہے سسرال چلیں آخر میں وہ ذرا سا مسکرایا۔

❤

یار آج وہ دونوں لڑکے نہیں آئے

وہ بد تمیز آوارہ لڑکے کہاں گئے اس نے کلاس میں قدم رکھا تو گسپ جاری تھا وہ اگنور کرتے ہوئے اپنی چیئر پر آکر بیٹھی

جب دھیان سامنے بیٹھی سدرہ پر گیا جو اپنے بالوں کو نیا رنگ کروا کر پوری کلاس کو دکھا رہی تھی

احساس نے نفی میں گردن ہلاتے ہوئے اپنی نوٹ بک کھولی

کیا مطلب نیو ٹیچر وہ بھی ہینڈسم تم نے مجھے کل ٹیکس کر کے کیوں نہیں بتایا وہ اپنی دوست کو گھورتے ہوئے بولی کیونکہ پچھلے کچھ دنوں سے سدرہ غیر خاصر تھی وہ زیادہ تر غیر حاضر ہی رہتی تھی امیر باپ کی بگڑی ہوئی اولاد

او مائی گوڈ یعنی کے اب تو پڑھنے میں بھی مزہ آئے گا وہ اپنی سہیلی سے نیو ٹیچر کی تعریفیں سنتے ہوئے ایک ادا سے بولی

جب احساس نے اسے گھور کر دیکھا

ابھی دیکھ کیسے باتیں کر رہی ہے جب سر پوری کلاس کے سامنے بے عزتی کریں گے نہ تب دیکھ منہ چوہیا جیسا نکل آئے گا زارا اس کے کان میں منمنائی کیونکہ اس طرح اس کے سامنے بولنے کی ہمت کسی میں نہیں تھی وہ بہت ہی جھگڑلو قسم کی لڑکی تھی

جبکہ زارا کی سرگوشی پر احساس بھی ہلکے سے مسکرا دی

❤

اس نے کلاس میں قدم رکھا تو کل کی بنسبت آج کلاس کا تھوڑا ماحول ٹھیک ٹھاک تھا سب نے کھڑے ہو کر اسے سلام کیا

سر کے اشارے سے جواب دیتا ان سب کو بیٹھنے کا

کہا

آج کلاس میں کچھ نئے چہرے تھے جو کل یہاں موجود نہیں تھے اس نے ایک سر سری سی نظر پوری کلاس میں ڈالی

مس سدرہ کل کہاں غائب تھی رجسٹر سے اس کا نام دیکھتے ہوئے بولا

سدرہ اس کے انداز پر مسکراتے ہوئے کھڑی ہوئی

کل میری پالر میں اپوائنمنٹ تھی جانا بہت ضروری تھا۔ سدرہ ایک ادا سے بولی

اگر آپ کا پارلر جانا اتنا ہی ضروری ہے مس سدرہ تو ایسا کریں کہ ایک کالج پالر میں کھلوا لیں تا کہ آپ کی پڑھائی کا حرج نہ ہو

اس کے انداز میں حیدر کو سچ مچ غصہ دلا دیا تھا

آئی ایم سوری سر مجھے پتا نہیں تھا کہ آپ نیو ٹیچر ہیں اگر پتہ ہوتا تو میں کبھی چھٹی نہیں کرتی وہ سر سے پاؤں تک حیدر کو دیکھتے ہوئے ذومعنی انداز میں مسکرائی

اس کی حرکتیں اور انداز نوٹ کرنا حیدر جیسے آدمی کے لئے ناممکن نہ تھا

وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں اس کے اشارے سمجھ رہا تھا

بیٹھ جائیں وہ غصے سے بولا

پہلے میرے ایک سوال کا جواب تو دیں مسٹر حیدر آپ کا سر نیم کیا ہے سدرہ اسی بے باک انداز میں بولی

دوسروں کے لئے جو بھی ہے لیکن آپ کے لیے میرا سر نیم بھی سر ہی ہے ناو کین یو پلیز سیٹ ڈاون

آپ میرا وقت ضائع کر رہی ہے وہ اسے گھورتے ہوئے سخت لہجے میں بولا

جبکہ اس بات سے سدرا اپنی بے عزتی محسوس کرتی پوری کلاس کی طرف دیکھنے لگی

اور فوراً ہی شرم سے بیٹھ کر اپنا ڈیکس پر سامان ادھر ادھر کرنے لگی شاید اس کا غصہ کنٹرول کرنے کا ایک انداز تھا

جبکہ اس کی اتنی بے عزتی پر احساس اور رازا اپنی مسکراہٹ روکے کلاس سے باہر جا کر قہقے لگانے کا ارادہ رکھتی تھی

❤

وہ دونوں کلاس سے باہر آ کر اپنی ہنسی کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہی تھی

سدرہ جس کے سامنے کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا تھا سر حیدر نے اس کی اتنی بے عزتی کی تھی یہ سب کے لیے ہی یہ بہت مزے دار خبر تھی

وہ دونوں کلاس سے باہر کھڑی تھی جب سر شام اور سر حیدر ان کے قریب سے گزرے۔

ان دونوں کا ارادہ پرنسپل آفس میں جانے کا تھا جب اچانک سر حیدر اسے دیکھ کر رک گئے

حیدر کا سارا دھیان اس کی کلائی پر تھا جس کو شام اور زارا دونوں نے کچھ خاص نوٹ نہ کیا تھا

پھر اگلے ہی لمحے وہ اسے گھورتا ہوا آگے بڑھ گیا تو غصہ کس بات کا تھا زارا ابھی نہیں سمجھ پائی اور شام بھی نہیں

لیکن اپنے دل پر ہاتھ رکھ کے احساس کلاس روم کی طرف بھاگی اور اپنے بیگ سے ایک بریسلیٹ نکال کر پہننے لگی

واو کتنا خوبصورت ہے کس نے دیا تمہیں زارا اس کا بریسلیٹ دیکھتے ہوئے بولی جو بہت خوبصورت تھا

ویسے تمہاری ماما کی پسند کو ماننا پڑے گا جب احساس نے اس کے بات کا کوئی جواب نہ دیا تو وہ خود ہی اندازہ لگا بیٹھی کہ یہ اس کی ماں نے اسے دیا ہو گا

جب کہ اس کے جواب پر احساس صرف مسکرائی

وہ گہری نیند میں تھی جب اسے اپنے چہرے پر کسی کی گرم سانسیں محسوس ہوئی وہ جانتی تھی وہ کون ہے لیکن ڈر کے مارے اپنی آنکھیں نہیں کھول پا رہی تھی وہ جانتی تھی وہ اسے سزا دینے آیا ہے

اس نے پھر اس کی سب سے عزیز چیز خود سے دور کی تھی لیکن اس نے جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا تھا مس انعم اپنی کلاس میں لڑکیوں کو کسی قسم کی جولری نہیں پہننے دیتی تھی

میں۔۔۔۔۔میں نے جان۔۔۔۔۔۔بوجھ کر۔۔۔۔۔نہیں کیا مس۔۔۔۔۔۔۔نے منع کیا۔۔۔۔ تھا وہ بند آنکھ سے بڑبڑاتے ہوئے بولی تو وہ مسکرا دیا

مس انعم کی باتیں مانتی ہو اور میری نہیں وہ اس کے چہرے کو نرمی سے اپنے لبوں سے چھوتا اس کی سانسیں روک رہا تھا

احساس کو لگا کہ اگر اب بھی وہ اس پر نہ اٹھا تو یقیناً اس کا ننھا سا دل بند ہو جائے گا

میں نے۔۔۔۔۔کچھ نہیں کیا۔۔۔۔۔مجھے معاف۔۔۔۔۔کر دیں میں آئندہ۔۔۔۔۔ایسی غلطی۔۔۔۔۔۔نہیں کروں۔۔۔۔۔گی

اس کی آنکھیں ابھی بند تھی اس کی ہلکی ہلکی منمناہٹ سن کر وہ مسکرا دیا

تمہیں سزا دے کر سکون محسوس کرتا ہوں کیونکہ یہی ایک طریقہ ہے میرے پاس تمہارے قریب آنے کا تمہیں چھونے کا

جب اپنے لبوں سے تمہارے کان میں سرگوشی کرتا ہوں تو اپنے اندر سکون محسوس کرتا ہوں

جب تمہاری آنکھوں کو چومتا ہوں مجھے میرا خواب سچ ہوتا محسوس ہوتا ہے وہ اس کی آنکھوں کو چومتے ہوئے بولا

تمہاری ننھی سی ناک میں بہت جلدی اپنی شادی کی لونگ سجاؤنگا۔

اور تمہارے لبوں کو چوم کر مجھے محسوس ہوتا ہے کہ میرا بھی اس دنیا میں کوئی اپنا ہے۔یہ کہتے ہوئے رکا نہیں بلکہ اپنے کہے پر عمل کرتے ہوئے وہ اس کے لبوں پر جھکا تھا

اس کے نرم اور ملائم سانسیں اپنی سانسوں میں اتارتے ہوئے وہ اسے اپنی باہوں میں قید کرنے لگا

جذبات کا طوفان اٹھتا چلا جا رہا تھا اس کے انداز میں شدت آ رہی تھی

جب اچانک وہ اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی قید سے آزاد کرتے ہوئے اس کا ماتھے کو چھو کر فوراً ہی اس کے کمرے سے باہر نکل آیا شاید اسے ڈر تھا کہ وہ اپنی ساری حدیں کراس نہ کر دے۔

نکاح کے بعد کون سی حد دو تھی وہ تو بس اس کی رخصتی کا انتظار اس کے والدین کی مرضی کے ساتھ کر رہا تھا جس سے پہلے وہ اسے اپنی محبت کا کوئی نظارہ دکھانا نہیں چاہتا تھا

❤

اس نے کلاس میں قدم رکھا تو سب ایک دوسرے سے باتیں کرنے میں مصروف تھے

اسے دیکھتے ہی سب الرٹ ہو کر کھڑے ہو گئے

سر ہماری کلاس میں دو لڑکے تھے نہ جو آپ سے بدتمیزی کر رہے تھے جیسے آپ نے تھپڑ مارا تھا ان میں سے ایک کی ڈیتھ ہو گئی سر بیچارہ کیسے پتہ تھا اس طرح سے مر جائے گا

اپنے گلاسز ٹھیک کرتے ہوئے عمر نے افسوس سے کہا

اللہ اسے بخش دے خیر ہم کلاس اسٹارٹ کرتے ہیں اظہار افسوس کرتا ہوں اپنا مالکر اٹھانے لگا

جب نظر پانچویں ڈیکس پر بیٹھی احساس پر پڑی

مس احساس یہاں فرینٹ میں بیٹھا کریں ماشااللہ سے ایک تو آپ کو سمجھ ضرورت سے زیادہ آتی ہے۔اور دوسرا آپ اتنی پیچھے ہو کر بیٹھتی ہیں

سدرہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے نے اسے سدرہ کی چیئر پر بیٹھنے کا اشارہ کیا

سر میں ہمیشہ سے یہاں بیٹھتی ہوں سدرہ کو غصہ آیا یقینا اپنی جگہ چھوڑنے کو تیار نہ تھی

لیکن میری کلاس میں آپ پیچھے جا کر بیٹھا کریں گی ویسے بھی آپ اس چیئر پر بیٹھنے کے قابل نہیں ہیں۔

کیوں کہ میرا نہیں خیال کہ آپ اس کالج میں پڑھنے کے لئے آتی ہیں اور آپ کی مزید فضولیات میں مجھے انٹرسٹ نہیں ہے حیدر نے جتاتے ہوئے کہا

اور احساس کو آگے آنے کا اشارہ کیا جو خاموشی سے اپنا بیگ اٹھا کر سدرہ کی چیئر پر آگئی

❤

دن گزرتے جا رہے تھے اور آئے دن وہ کسی نہ کسی بات پر احساس کو ڈانٹا تھا

وجہ یہ تھی کہ وہ میتھ میں ضرورت سے زیادہ کمزور تھی یہ تو شکر تھا کہ اس کا فزکس اچھا تھا ورنہ جانے اس کا سال کیسا ہوتا

آج جمعہ تھا کلاس میں بہت سارے اسٹوڈنٹس مسنگ تھے جمعے کو وہ لوگ پڑھتے نہیں تھے

لیکن سر حیدر نے آکر کہہ دیا کہ اب سے ہر جمعے ان لوگوں کا ٹیسٹ ہوا کرے گا وہ ایک بھی دن ضائع کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے لیکن آپنے میز پر موجود بہت ساری اپلیکیشن دیکھ لے کر سے کافی غصہ آیا

❤

وہ جتنا جلدی کلاس میں پہنچنا چاہتی تھی اتنا ہی لیٹ ہو چکی تھی

وہ جب پہنچی کلاس شروع ہو چکی تھی اور سر حیدر تقریبا بورڈ سیاہی سے بھر چکے تھے نہ جانے وہ میتھ کا کون سا کوشن سمجھا رہے تھے

مس احساس زاوق شاہ تو آج آپ لیٹ ہیں کیا دیر سے آنے کی وجہ سے سکتا ہوں میں

وہ سب کو بورڈ پر لکھا ہوا نوٹ کرنے کو کہہ کر اس کی طرف بڑھا

وہ گاڑی لیٹ ہو گئی وہ جلدی سے بولی

اور گاڑی کے لیٹ ہونے کی وجہ کیا ہے آپ جانتی ہیں آپ میتھ میں کتنی کمزور ہیں اور پھر سے کبھی آپ کا لیٹ آنا کبھی آپ کا چھٹی کرنا۔ آپ کا ارادہ ہے پاس ہونے کا یا نہیں وہ اس سے ڈانٹتے ہوئے بولا

اس نے تو صرف جمعہ کی چھٹی کی تھی غلطی سے آج ہی لیٹ ہوئی تھی اور اس پر بھی اسے اتنی باتیں سنی پر رہی تھی جمعے کو بھی مما کی طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے اس نے چھٹی کی تھی

اب اس میں ڈانٹنے والے کون سے بات تھی اس نے ایپلیکیشن بھی تو بھیج دی تھی

میں پوچھ رہا ہوں پاس ہونے کا ارادہ ہے یا نہیں وہ اپنا سوال دہراتے ہوئے بولا جب کہ احساس نظریں زمین میں گاڑے کبھی ادھر تو کبھی ادھر دیکھ رہی تھی اسے انہیں پڑھاتے ہوئے دس دن ہو چکے تھے اور اس دن کے دوران وہ سب سے زیادہ اسے ہی ڈانٹ رہا تھا

مس احساس بہتر ہو گا کہ اپنی پڑھائی پر غور کرے ورنہ بے کار میں اپنے ماں باپ کا وقت ضائع نہ کریں جائیں اپنی چیئر پر بیٹھ جائیں اور یہ جو کوشنز ہیں ان کا کل ٹیسٹ ہو گا بورڈ پر لکھے سوالوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ٹیسٹ کا کہہ کر باہر نکل گیا

جب کہ احساس اچھی خاصی مشکل میں پڑ چکی تھی

اس نے ایک نظر زارا کے چہرے کی طرف دیکھا جو منہ لٹکائے بیٹھی تھی اس کا مطلب تھا کہ اسے بھی ان سوالوں کی سمجھ نہیں آئی اور انہیں سمجھ نہیں آئی تھی تو یہ ٹیسٹ کیا دیتی ہے

ماما شادی پر گئی ہوئی تھی اسے بہت سخت بھوک لگی تھی بابا ابھی تک آفس سے آئے نہیں اور اوپر سے اتوار کا بورنگ دن تھے اس طرح بور ہو کر بیٹھنے سے بہتر تھا کہ وہ اپنے لیے کچھ بنا لیتی۔

اس سوچ کے آتے ہی اس نے فیصلہ کیا کیچن کی طرف آئی ماما نے کہا تھا کہ وہ جلدی واپس آ جائے گی لیکن نہ جانے کیا وجہ تھی کہ وہ ابھی تک گھر واپس لے آئیں۔

وہ اسے گھر کا زیادہ کام نہیں کرنے دیتی تھی وہ کھانا کبھی کبھی بناتی تھی یا جس دن زاوق کے گھر آنے کے چانس ہوتے۔

ورنہ وہ تو بس اتنا ہی کہتی تھی کہ اپنی پڑھائی پر دھیان دو زاوق تمہاری پڑھائی کی وجہ سے رخصت ہی نہیں لے رہا

آج کل زاوق سے بہت ناراض تھی پچھلے کچھ دنوں سے میں وہ مسلسل اسے ڈانٹ رہا تھا۔اور اب پچھلے کچھ دنوں سے شاید وہ زیادہ سے زیادہ بیزی تھا کہ اس کے موبائل پر زاوق کی ایک بھی کال یا میسج نہیں آیا تھا

ایسا کبھی نہیں ہوتا تھا زاوق نے خود اسے یہ موبائل خرید کر دیا تھا اور سختی سے منع کیا تھا کہ اس کا نمبر اس کی کسی دوست کے پاس بھی نہیں ہونا چاہیے۔

اس موبائل پر وہ صرف اور صرف زاوق سے ہی بات کر سکتی ہے

اور اب نہ جانے کتنے دنوں سے وہ موبائل بالکل خاموش پڑا تھا اسے موبائل رکھنے کی عادت نہیں تھی اسی لیے اکثر ا کہیں بھی بھول جاتی

جس کی وجہ سے زاوق کو اسے لینڈ لائن نمبر پر فون کرنا پڑتا لیکن اس بار سخت ڈانٹ کی وجہ سے وہ موبائل ہر وقت اپنے پاس رکھ رہی تھی

❤

پچھلے چار دنوں سے اس نے اپنی جان کو بالکل فون نہیں کیا تھا اور اب وہ اس سے ملاقات کے لئے تڑپ رہا تھا کتنے دن ہو چکے تھے اسے محسوس کئے ہوئے

اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر آج وہ گھر آ ہی گیا تھا اس کے پاس ہمیشہ سے گھر کی ڈپلیکیٹ کی موجود لیکن پھر بھی وہ بیل بجاتا تھا لیکن آج امی جان کو سرپرائز دینے کے لئے وہ بنا دروازہ کھٹکھٹائے ایکسٹرا کی سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا

گھر میں کوئی بھی موجود نہ تھا صرف کچن سے تھوڑی آواز آ رہی تھی امی جان کا خیال آتے ہی وہ مسکرایا اور کچن کی طرف جانے قدم بڑھائیں

لیکن کچن میں امی جان کی جگہ اسے کھڑا دیکھ کر اس کا دل اپنے آپ فل سپیڈ کو دھڑکنے لگا۔

احساس اپنے کام میں مگن ہر چیز سے بے نیاز پہلے کھانا کھانا بنانے میں مصروف تھی۔

جب اسے اپنی کمر پر سنسناتا ہوا ہاتھ محسوس ہوا۔ وہ اس کی خوشبو محسوس کرتی بے اختیار اپنی آنکھیں بند کی۔

جب اس کی کمر پر گرفت ذرا سخت ہوئی وہ مکمل طور پر اس پر اپنا قبضہ جما چکا تھا

کیا یہ میرے لیے بنایا جا رہا ہے اس کے لب اس کے کانوں کو چھو رہے تھے۔

نہ۔۔۔ نہیں یہ تو۔۔۔۔ وہ اس سے دور ہونے کی کوشش میں بولی۔ اس کا انداز ایسا تھا کہ وہ فاصلہ بھی قائم کر لے اور زاوق کو برا بھی نہ لگے۔ کیونکہ اس بات کی بھی زاوق اسے الگ سزا دیتا تھا۔

مطلب میرے لیے نہیں ہے اس کی کمر پر اپنی گرفت مزید مضبوط کرتے ہوئے وہ پھر سے بولا احساس جواب میں نظریں جھکا گئی وہ محفوظ ہوا

چلو تو پھر جو میرا ہے وہ مجھے دے دو اگلے ہی لمحے وہ فاصلہ ختم کر کے ایک بار پھر سے اسے اپنے بے حد قریب کر چکا تھا اس کی صراحی دار گردن سے بال ہٹاتے ہوئے اس نے اپنے لب رکھے جب احساس مچل کر اس کی گرفت سے نکلنے لگی دل سینے کی سبھی دیواروں کو توڑ کر باہر آنے کو مچل اٹھا تھا ہاتھ پیر آہستہ آہستہ کانپ رہے تھے جبکہ زاوق کا آج اسے بخشنے کا کوئی ارادہ نہ تھا وہ اس کی مزاحمت کو اگنور کرتے مزید اسے اپنے قریب کرنے لگا

زاوق کوئی آجائے گا وہ تڑپ کر بولی

کوئی آہی نہ جائے وہ مسکرا کر اس کے لبوں پر جھکا اس سے پہلے کہ وہ محبت بھری کوئی جسارت کرتا باہر کا دروازہ کھلا اور وہ اچانک ہی وہ اس سے دور ہٹا۔ اور باہر نکل گیا۔

احساس نے سکون کا سانس لیا اور کپکپاتے ہاتھوں سے چولہا بند کیا۔ دل زوروں سے دھڑک رہا تھا۔ چہرے سرخی مائل تھا۔

جبکہ لبوں پر ایک شرمیلی سی مسکراہٹ

❤

عائشہ نے گھر میں قدم رکھا تو زاوق کو سامنے پا کر کھل اٹھی

میرا بچہ میرے دل کا ٹکڑا وہ اس کی بلائیں لیتے ہوئے اس کے پاس آئی اور اس سے ملنے لگی

پورے ایک ماہ کے بعد وہ اس کا چہرا دیکھ رہی تھی۔

یہ عورت زاوق کے لیے بہت اہمیت رکھتی تھی وہ اس کی ماں نہیں بلکہ ماں سے بھر کر تھی تیرہ سال کا تھا وہ جب اسے منافقت سے پاک ہے ایک رشتہ ملا جس سے وہ بے پناہ محبت کرتا تھا اور اسی کے وجود کا حصہ تو احساس تھی

جس کے بغیر رہنے کا زاوق سوچ بھی نہیں سکتا تھا

عائشہ سے ملتا ہوا اس کے گرد بازو پھیلا کے اسی کے کمرے میں چلا گیا اب نہ جانے اسے وہاں کتنی دیر رہنا تھا کیونکہ ان ماں بیٹے کی میٹنگ تو کبھی ختم ہی نہیں ہوتی تھی

کھانا بنانے کے بعد احساس نے ان کو کھانا لگ جانے کی خبر دی

جب کہ احساس کا روٹھا ہوا انداز وہ کچن میں نوٹ نہیں کر پایا تھا

وہ اس سے خفا تھی

کیوں۔۔۔؟ وہ خود سے سوال کر رہا تھا پھر مسکرایا اور پھر خاصہ اونچی آواز میں اسے سنانے والے انداز میں بولا

مسز عائشہ آپ کی بیٹی بہت نالائق ہے یہ پڑھائی نہیں کر سکتی شادی کر دیں اس کی وہ عائشہ کو آنکھ دبا کر مسکراتے ہوئے بولا

ہاں بالکل صحیح کہا ایک میں ہی نالائق ہوں خوری کلاس میں خود تو جیسے بہت لائق ہیں ناوہ پردے کے پیچھے کھڑی ہلکی آواز میں بڑبڑائی تھی جس کی آواز اس طرف واضح طور پر جا رہی تھی

ماما کھانا لگ گیا ہے ٹھنڈا ہو رہا ہے آئیں اور کھالیں میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے اس نے زاوق کو سنانے والے انداز میں کہا اب تک وہ کھانا صرف زاوق کی فرمائش پہ بناتی تھی۔اور آج بنا فرمائش کے ہی اسے اپنی جان کے ہاتھوں کا کھانا نصیب ہو رہا تھا

کھانے کے دوران بھی وہ باز نہیں آیا ہر تھوڑی دیر میں احساس کی جانب جملے پھینکتے ہوئے اسے تنگ کر تا رہا جب کہ احساس منہ بناتی رہی۔

جب کہ وہ اس کا پھولا ہوا منہ دیکھ کر مسکرائے جا رہا۔

کھانا آرام دہ ماحول میں کھا گیا وہ کھانے کے دوران بھی ہر تھوڑی دیر کے بعد احساس کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کر رہا تھا لیکن وہ خاموشی سے اپنے کھانے پر دھیان دیتی اس کی کسی بات کا جواب نہیں دے رہی تھی۔

جب کہ ماما تو بس اللہ سے دعائیں مانگتی تھی ان کی جوڑی سلامت رہے

وہ تو اپنی بیٹی کی قسمت پر بہت خوش تھی

کتنے دن رہنے کے لئے آئے ہو۔۔۔۔۔؟ ماما نے پوچھا

کل صبح واپسی ہو گی وہ مسکرا کر بولا

اب آ ہی گئے ہو تو دو چار دن رک زاوق کچھ دن اپنی ماں کے ساتھ بھی گزار لو۔

عائشہ اداسی سے بولی پورے مہینے میں مشکل سے گھر ایک دن کے لیے آتا تھا۔

اور وہ بھی جلدی چلا جاتا ہے اس کے جانے کا سن کر عائشہ اداس ہو گئی

کوشش کروں گا اگلی بار رکنے کی لیکن اس بار تو ایک دن کی چھٹی ملی ہے۔اس نے سمجھاتے ہوئے کہا

کیونکہ وہ اندازہ لگا چکا تھا کہ عائشہ کا موڈ خراب ہو چکا ہے

اور عائشہ اس کی زندگی کے لیے بہت اہم تھی تیرہ سال کا تھا جب اس کی ماں باپ ایکسیڈنٹ میں گزر گئے۔

ایک یہی تو مخلص رشتہ ملا تھا اسے۔ورنہ کون تھا اس کا اپنا ہر کوئی تو اس کی جائیداد کی پیچھے پڑا تھا

حتیٰ کہ خالو بھی۔

کھانا کھانے کے بعد احساس نے برتن سمبھالے جبکہ اس دوران وہ عائشہ کے پاس ہی بیٹھا ان سے باتیں کرتا رہا

لیکن جب خالو کے گھر آنے کا وقت ہوا وہ آرام کا کہہ کر اپنے کمرے میں چلا گیا اور زیادہ دیر ان کے پاس نہیں بیٹھتا تھا اور نہ ہی ان کی کمپنی اسے پسند تھی

وہ چاہتے تھے یہ گھر جو اس کے ماں باپ کا ہے وہ ان کے نام کر دے لیکن وہ ایسا نہیں چاہتا تھا اور نہ ہی وہ ایسا کرنے والا تھا

کیوں کہ یہ اس کے ماں باپ کی آخری نشانی تھی جیسے خود سے دور کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا اپنا بزنس اپنی جائیداد ہر چیز رحمان صاحب کے ہاتھ پر تھی وہ اسے کیسے چلاتے ہیں کیا کرتے ہیں زاوق نے کبھی سوال نہیں کیا تھا۔

لیکن یہ بات بھی کلیئر کر دی تھی کہ اپنی ماں باپ کی جائیداد کا ایک پیسہ بھی وہ کسی کے نام نہیں کرے گا۔

اور یہی وجہ تھی کہ رحمان صاحب اب اپنی بیٹی کی شادی زاوق کے ساتھ نہیں کروانا چاہتے تھے۔

کیوں کہ اس شادی میں انہیں کوئی اپنا فائدہ نظر نہیں آرہا تھا

وہ محنت کش انسان کبھی بھی نہ تھے ہمیشہ دوسروں کے ٹکڑوں پر پلنے والوں میں سے تھے۔

اور زاوق کے روپ میں انہیں ایک جیتی جاگتی پیسے کی مشین مل گئی

اور اب وہ پچھلے بارہ سال سے مسلسل سے اس کی دولت پر عیش کیے جا رہے تھے انہوں نے خود ہی کمپنی پر قبضہ جمانا چاہا جس سے کمپنی کے حالات کافی بگڑ گئے وہ تو ورکرز کی محنت تھی کہ ہم ان کو زیادہ نقصان نہیں ہوا

اور ورکرز نے سارا کام سنبھال لیا۔

ورنہ چند دن میں ہی زاوق کی کمپنی ڈوب سکتی تھی۔

❤

تم نے بات کی زاوق سے جو میں نے کہا تھا اس کے بارے میں کھانے کے بعد وہ پوچھنے لگے

نہیں میں نے اس بارے میں اس سے کوئی بات نہیں کی اور نہ ہی میں اس بارے میں اس سے کوئی بات کروں گی میں آپ کو پہلے بھی بتا چکی ہوں کہ وہ احساس سے محبت کرتا ہے اور وہ اسے اس طرح سے طلاق نہیں دے گا

اگر طلاق نہیں دیتا تو کہو اسے مکان نام کرے ورنہ میں اپنی بیٹی کسی قیمت پر اس کے حوالے نہیں کروں گا

خدا کا خوف کریں رحمان اپنی بیٹی کی قیمت لگا رہے ہیں آپ عائشہ نے تڑپ کر کہا

بکواس بند کرو بد ذات عورت میرے بس دیکھنا چاہتا ہوں کہ وہ میری بیٹی سے کتنی محبت کرتا ہے اور آگے زندگی میری بیٹی کو خوش رکھ سکتا ہے یا نہیں

ایک مکان تو نام کر نہیں سکتا کیسے سمجھوں گی کہ وہ میری بیٹی کو خوش رکھے گا ساری زندگی

رحمان صاحب نے بات بنانے کی کوشش کی

ہاں تو پھر ایسا کہیں کہو وہ مکان احساس کے نام کرے آپ ایسا کیوں چاہتے ہیں کہ وہ مکان آپ کے نام کریں اور جہاں تک میری بات کرنے کا سوال ہے تو میں اس معاملے میں اس سے کوئی بات نہیں کروں گی

یہ مکان اس کے ماں باپ کی آخری نشانی ہے جو میں اس سے کبھی نہیں مانگوں گی۔

ٹھیک ہے اگر تم نہیں کہو گی تو میں اس سے بات کروں گا اور میرا طریقہ اسے پسند نہیں آئے گا۔

رحمان صاحب غصے سے کہتے ہوئے باہر نکل گئے۔ جبکہ ان کے جانے سے عائشہ پر سکون ہو چکی تھی اب ان کی واپسی لیٹ نائٹ ہی ہونے تھے

اور اس شخص کی وجہ سے وہ زاوق کے سامنے اور شرمندہ نہیں ہونا چاہتی تھی

❤

بس لکھے جارہی ہو یا کچھ پلے بھی پڑھ رہا ہے وہ اسے نوٹ بک پر جھکے تیزی سے لکھتے فیکھ کر کہ اس کے قریب آبیٹھا

جب کہ اسے اچانک یہاں دیکھ کر وہ منہ بنا گئی

کچھ ہیلپ کر دوں اس کے منہ کے ڈیزائن صاف بتا رہے تھے کہ وہ جو بھی لکھ رہی ہے غلط ہے

ویسے صبح مجھے زارا سمجھا دیتی لیکن آپ کہہ رہے ہیں تو آپ ہی سمجھا دیں

وہ کاپی اسے تھماتے ہوئے احسان کرنے والے انداز میں بولی

جبکہ اس کے انداز پر وہ مسکرا دیا

ویسے ایک بات کہوں زارا تم سے زیادہ نالائق ہے وہ اپنی ہنسی دباتے ہوئے بولا

اور خود تو جناب بہت لائق ہیں وہ کم آواز میں منمنائی

جبکہ اس کے انداز پر وہ مسکرا دیا۔

اگر میں سمجھا دوں تو کیا ملے گا وہ اس کے گال کو دیکھتے ہوئے بولا تو اس کی بات سننے کے بعد اس کے گال لال ہونے لگے تھے

ایک کپ چائے۔ احساس اپنا دوپٹہ سہی کرتے ہوئے بولی جو پہلے ہی اس کے سر پر ٹھیک سے سجا ہوا تھا

چائے کی جگہ کچھ اور مل سکتا ہے اس پر باقاعدہ اس کے لبوں انگوٹھے سے چھو کر بولا

نہ نہیں۔۔۔۔۔میں خود کر لوں گی۔وہ اس سے فاصلے پر کھسکتے کرتے ہوئے بولی

تم نے انکار کر دیا اور میں نے مان لیا۔وہ مذاق اڑانے والے انداز میں مسکرایا۔

اپنا معاوضہ میں خود لے لوں گا چلو پہلے تمہیں سمجھا دیتا ہوں

وہ بات کرتے ہوئے مسکرایا اور اس کا بازو پکڑ کر اسے کھینچ کر بالکل اپنے قریب کر لیا۔

اب میرے قریب بیٹھ کر صرف مجھے دیکھتی نہ رہنا سوال سمجھو مجھے دیکھنے کے لیے ساری زندگی پڑی ہے۔

اور اس کے بعد میں اپنا معاوضہ لوں گا۔اس نے صاف انداز میں کہا تھا کہ اسے رایت کا کوئی موقع نہیں ملے گا اسی لیے سوال سمجھنے کے بعد واضح انعام دینے کے لیے تیار رہے

❤

وہ اسے سنجیدگی سے سوال سمجھا رہا تھا پہلے تو وہ اس کی قربت سے گھبرائی گھبرائی سی تھی لیکن اس کا سیریز انداز دیکھتے ہوئے احساس کو احساس ہوا کہ وہ بے کار میں گھبرا رہی ہے کیونکہ زاوق بہت دھیان سے سمجھا رہا تھا

اسی لیے اپنی سوچوں کو جھٹلاتے ہوئے وہ بھی سوال پر دھیان دینے لگی

اور دھیان سے سمجھنے پر اسے جلدی سمجھ بھی آنے لگے

کل اس چیپٹر کا ٹیسٹ تھا اور وہ تقریبا اسے پورا چیپٹر ہی سمجھا چکا تھا

پڑا کچھ پلے زاوق نے مسکرا کر کہا تو اس نے جوش میں کہا میں گردن ہلائی

زاوق نے فوراہی ایک سوال نکال کر اس کے حوالے کر دیا کہ جو کچھ سمجھ میں آیا ہے کر کے دکھاو مجھے۔زاوق نے کہا تو وہ خوشی سے جواب حل کرنے لگی

کل تک جو اسے بہت مشکل لگ رہا تھا آج وہی اسے بہت آسان لگ رہے تھے

اور اب وہ سے خمھ آ بھی گئے تھے

اگلے پندرہ منٹ میں ہی وہ سارا سوال حل کر کے اس کے سامنے رکھ چکی تھی اور اب ایکسائٹ سی اسے دیکھ رہی تھی کہ وہ اسے دیکھ کر بتائیے کہ وہ صحیح ہے یا غلط

زاوق نے سوال چیک کیا جو کہ بالکل صحیح طریقے سے حل کیا گیا تھا

فائنلی میں نے تمھیں سمجھا دیا زاوق نے مسکراتے ہوئے کہا تو احساس بھی مسکرا دی

چلو اب میرا معاوضل نکالو وہ شرارت سے مسکراتے ہوئے اسے مزید اپنے قریب کر چکا تھا

جب کہ اسے آپنے اتنے قریب دیکھ کر وہ ایک بار پھر سے گھبرانے لگی اپنی کمر پر زاوق کی انگلیاں چلتی ہوئی محسوس ہوتے اس کی ریڈ کی ہڈی سنسنا اٹھی

زاوق۔اسے خود پر جھکتے دیکھ کر وہ بے بسی سے آنکھیں بند کئے ہوئے سرگوشی آواز میں بولی

اس طرح تم مجھے مزید بے خود کر دو گی۔وہ دھمکی دے رہا تھا یا اپنے جذبات بتا رہا تھا وہ سمجھنے کی کنڈیشن میں نہیں تھی

جب اسے اپنے لبوں پر سخت سی گرفت محسوس ہوئی اسے اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا لیکن مقابل تو ظالم بنا ہوا تھا شاید آج وہ اس کی سانس روک دینا چاہتا تھا

جذبات کا طوفان شدت پکڑتا جا رہا تھا

اس کی گرفت میں اسے اپنی جان جاتی ہوئی محسوس ہوئی جب اس نے زاوق کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اسے خود سے دور کیا

اس کے ماتھے کے ساتھ ماتھا ٹکائے وہ گہری گہری سانسیں لینے لگی

اتنی شدت سے پیاس لگی ہے

دل چاہتا ہے تیری سانس سانس پی جاوں

وہ اس کے لبوں پر انگوٹھا پھرتے گھمبیر انداز میں بولا

کل ٹیسٹ اچھے سے دینا وہ ہلکے سے مسکرا کر اس کے قریب سے اٹھ کر چلا گیا

جب کہ احساس اپنی دھڑکنوں کا طوفان سنبھالتے کتابیں ایک طرف رکھ کر فوراً اپنے کمرے میں بھاگ گئی

❤

آؤ چھوڑ دوں اسے کالج کے لیے نکلتے دیکھ کر دیکھ کر آفر کی

ہاں کیوں تا کہ سب کو پتہ چل جائے کہ سر حیدر عرف زاوق حیدر شاہ۔ میرے کیا لگتے ہیں لیکن اگر آپ کو یاد ہو تو آپ نے پہلے دن خود ہی کہا تھا کہ اپنا اور میرا رشتہ میں کسی کے ساتھ شیئر نہ کروں

اس نے اسے یاد دلاتے ہوئے کہا

میں نے یہ نہیں کہا کہ میں تمہیں اپنے ساتھ کالج کے اندر لے کے جاؤں گا میں بس یہ کہہ رہا ہوں کہ میں تمہیں کالج تک ڈراپ کر دیتا ہوں پچھلی اگلی میں اتار دوں گا وہاں سے آگے خود چلی جانا

وہ مسکرا کر آئیڈیا دیتا باہر نکل گیا یقیناً آج کی صبح اس کے لئے حسین تھی اور اب شروع ہونے والا یہ سفر بھی

اس کے باہر نکلتے ہی احساس اپنا بیگ اٹھائے اور اپنے جذبات پر قابو کرتے ہوئے اس کی گاڑی میں آگئی تھی

ہاں کیوں کے اس کے ساتھ بیٹھنے کی خوشی تو اس کے ساتھ بھی شئیر نہیں کرنا چاہتی تھی

سفر خاموشی سے گزر گیا وہ ہر تھوڑی دیر میں اسے دیکھتا تو مسکرا کر نظریں جھکا لیتی اسکا یہ شرمیلا زاوق کے لئے اس کی جان تھا

اسے کالج کے قریب چھوڑتے ہوئے زاوق نے اسے کھینچ کر اپنے قریب کیا اور آپنے بے رحمانہ انداز سے اس کے گال کو نشانہ بنایا

تمہارے چہرے پر میری قربت کی سرخی بہت حسین لگتی ہے۔اس کے اچانک اپنے قریب آنے پر پہلے تو وہ گھبرا کر اپنا دل تھام چکی تھی لیکن اس کی اگلی جسارت نے اس کے پورے جسم میں سنسنی پھیلا دی تھی

کانپتے ہاتھوں کو قابو کر کے وہ جلدی سے گاڑی سے باہر نکلی۔

جب کہ اس کی حالت پر زاوق قہقہ لگا کر گاڑی سٹارٹ کرتا آگے بڑھ چکا تھا

ٹیسٹ کی کیسی تیاری ہے زارااداس بیٹھی تھی جب وہ اس کے پاس آ کر پوچھنے لگی

اتنی بری کی دل کرتا ہے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کے کالج سے گھر بھاگ جاؤں زارامنہ بسور کر بولی تو اسے کل رات کازاوق کاجملہ یاد آ گیاتمہاری دوست زاراتم سے بھی زیادہ نالائق ہے

وہ ہلکی سی مسکرائی اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا

چلو میں سمجھادیتی ہوں میری تیاری اچھی ہے وہ اسے حوصلہ دیتے ہوئے بولی تو زاراکھل کر مسکرائی

تم نے کیسے تیار کیااتنامشکل تھایہ مجھ سے تو نہیں ہواارات ساری بیٹھ کے لگی رہی اس وقت بھی نیند آرہی ہے کیسے کیاتم نے وہ پرامید سی اسے دیکھ کر پوچھنے لگی

مشکل نہیں تھابس ٹھیک سے سمجھنے کی ضرورت ہی چلو آؤ میں تمہیں سمجھاتی ہوں دیکھناابھی سمجھ آجائے گاوہ بک کھول کر اسے سمجھانے لگی

اور اس کے سمجھانے سے تھوڑی ہی دیر میں اسے سب سمجھ میں آنے لگااسے

اسے امید تھی کہ اس کازارادونوں کاٹیسٹ آج اچھاہو گا

ویسے یار تمہیں تو متھس بالکل بھی پسند نہیں ہے پھر تم نے یہ سبجیکٹ کیوں لیاوہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگی

ہاں یاد آیاتمہارامنگیتر آرمی ایجنٹ ہے نہ اور آرمی والے تو بہت بڑے لکھے ہوتے ہیں اسی سے مقابلہ کرناچاہتی ہو کیا۔زاراچھیڑتے ہوئے بولی

منگیتر نہیں شوہر کتنی بار بتا چکی ہوں کہ ہمارا نکاح ہوا ہے مجھے یہ منگیتر لفظ بالکل اچھا نہیں لگتا اس میں نہ کوئی پاکیزگی ہے نہ کوئی جذبات شوہر لفظ سے کتنی لگن ہوتی ہے نہ اسی لیتے ہی وہ شخص آپ کی سامنے آجاتا ہے جس سے آپ بے پناہ محبت کرتے ہیں جس کے ساتھ آپ کا ہر جذبات جوڑا ہوتا ہے

وہ کھوئے ہوئے انداز میں بولی۔

ہائے ظالم یہ محبت تم نے کبھی اسے بتایا کہ تم اس سے کتنی محبت کرتی ہو زارا آہ بر کر کہنے لگی

محبت لفظوں کی محتاج نہیں ہوتی یہ تو آنکھوں سے بیان ہو جاتی ہے۔

اور اب تم یہ محبت نامہ بند کرو اور جلدی سے یہ آخری دو سوال حل کرو اس کا طریقہ تھوڑا الگ ہے وہ اس کا دیہان ٹیسٹ کی طرف لگاتی ہوئے بولی تو زارہ مسکرا کر اپنا کام کرنے لگے

وہ شخص بہت لکی ہو گا جو تم سے محبت کرتا ہے نہ جانے میں کب ملوں گی اس سے زارا سوال حل کرتے ہوئے بڑبڑائی تو احساس مسکرادی وہ تو بیچاری جانتی بھی نہیں تھی کہ وہ نہ جانے اس سے پچھلے ایک مہینے میں کتنی بار مل چکی ہے

اس نے جیسے ہی کلاس میں قدم رکھا سب سے پہلے ٹیسٹ کے لیے ہی کہا تھا پچھلے 10 دن سے اس نے جو چیپٹر سب سٹوڈنٹس کو سمجھایا تھا آج اس کا ٹیسٹ تھا

سب کو الگ الگ سوال لکھا کر اب وہ اپنی کرسی پر بیٹھا تھا

کچھ لوگ اپنے سوالات حل کر رہے تھے جبکہ کچھ لوگ اگلے پچھلے ٹیبل کی طرف دیکھ رہے تھے

اسے اپنے کالج کا دور یاد آ رہا تھا جب وہ اور شام بھی یہی سب کچھ کیا کرتے تھے

اس نے جان بوجھ کر سب کو الگ الگ سوال دیا تھا تا کہ کوئی بھی کسی کی مدد نہ کر سکے

سب پر نظر ڈالتے ہوئے اس نے ایک نظر سدرآ کو دیکھا جب اس کی آنکھیں غصے سے بھر آئی

سدرہ اس کلاس سے باہر نکل جائے وہ جو کب سے اسے ہی دیکھ رہی تھی

اس کی آواز پر چونکی۔

آپ کو شاید میری آواز نہیں آئی میں نے کہا میری کلاس سے باہر نکل جائے۔ وہ اسے گھورتے ہوئے بولا تھا

یہ نیا ٹیچر جب سے آیا تھا اس کی بے عزتی کئے جا رہا تھا کہ کتنے اشارے چکی تھی وہ اسے ہر طرح سے اس پر اپنے حسن کا جادو چلانے کی کوشش کر چکے تھی

لیکن نہ جانے یہ کس مٹی سے بنا تھا جس پر نہ تو اس کے حسن کا کوئی اثر ہو رہا تھا اور نہ ہی وہ اس کے اشاروں کو سیریس لے رہا تھا

سدرہ اسے گھورتی ہوئی اپنی سیٹ سے اٹھ گئی اور کمرے سے باہر نکل گئی

اس کے پیچھے سدرا کے چمچیوں کا منہ بنا دیکھ کر زارا اپنی ہنسی پر کنٹرول نہ کر سکی

بیچاری ہر طرح سے سر حیدر پر لائن مارنے کی کوشش کرتی ہے لیکن مجال ہے جو سر حیدر اسے نظر اٹھا کے دیکھیں

وہ اس کے کان میں پھر پھسپھسائی تو وہ بھی مسکرادی

ی

زارا کوئی مسئلہ ہے آپ کو آپ کو بھی کلاس سے باہر جانا ہے وہ ان دونوں کی سرگوشی سن تو نہیں پایا تھا لیکن کلاس میں ان کا یہ انداز حیدر کو برا لگا تھا

نہیں سر میں تو پنسل مانگ رہی تھی اس نے فوراً ہی اس کی ڈسک سے پنسل اٹھائی

آپ کالج میں آ چکی ہیں زارا ایک ڈیڑھ سال میں آپ یونیورسٹی میں چلی جائیگی یہ سکول کے بہانے بنانا چھوڑ دے وہاں سے گھورتے ہوئے بولا

زارا شرمندگی سے سر جھکا کر اپنا پیپر حل کرنے لگی آج صبح ہی یہ سوال اسے احساس نے سمجھایا تھا اور اس کی قسمت میں وہی سوال آیا تھا ٹیسٹ ختم ہونے کے بعد جب حیدر نے سب کے پیپر اٹھائے تھے اس کی مسکراتے نظروں نے اسے مسکرانے پر مجبور کر دیا

یقین ٹیسٹ بہت اچھا ہوا تھا اسی لئے وہ اتنی خوش کی

جبکہ ان دونوں کی مسکراہٹ کلاس سے باہر کھڑی سدرا بہت غور سے دیکھ رہی تھی

مریم یہ احساس کا تو نکاح ہوا ہے نا اسنے مریم کے کندھے پر ہاتھ پھیلاتے ہوئے پوچھا

ہاں سنا تو میں نے بھی یہی ہے کہ اس کا نکاح اس کے کزن کے ساتھ ہوا ہے مریم نے اس کی ہاں میں ہاں ملائی

پھر بھی دیکھ نا سر حیدر پے کیسے لائن مار رہی ہے اور سر حیدر میں بھی اس میں انٹرسٹڈ لگتے ہیں

وہاخ اسے دیکھتے ہوئے بولی تو مریم نے نہ میں گردن ہلائی

وہ ایسی لڑکی نہیں ہے۔غلط سوچ رہی ہو لیخ ویسے بھی سر حیدر کچھ زیادہ ہی اسٹکٹ ہیں یاد نہیں سر نے پہلے ہی دن سے کتنی بری طرح سے ڈانٹا تھا مریم نے اس کے بات کی نفی کی تو سدرہ نے بھی سرہاں میں ہلا دیا

لیکن ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھ کر اس کی آنکھوں میں مرچی چھبی تھی

❤

سن مجھے تھوڑی سی انفارمیشن ملی ہے وہ ابھی ابھی آفیس روم میں داخل ہوا تھا کالج کی طرف سے انہیں ایک الگ روم ملا تھا جو اسکالج کے پرنسپل کی طرف سے شام اور اسے اسپیشل دیا گیا تھا

کالج میں پرنسپل کے علاوہ اور کوئی یہ وجہ نہیں جانتا تھا کہ وہ دونوں یہاں کیا کر رہے ہیں

لاسٹ ایئر کا سٹوڈنٹ ہی واحد اس پر شک ہے مجھے

جب میں کلاس سے باہر نکلے وہ کالج سے پیچھے کی طرف اس کو بلا رہے تھے۔

مجھے دیکھ کر بات بدل دی میں سو پرسنٹ یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ وہاں پیچھے ہے کچھ گڑبڑ

لاسٹ ایئر کا واحد کون چیشمش وہ جو لاسٹ ائیر فرسٹ آیا تھا

ہاں وہی مجھے ہنڈرڈ پرسنٹ یقین ہے اس کے اس کے ساتھ کچھ الٹا سیدھا ہونے والا ہے۔یار وہ کافی زیادہ گھبرایا ہوا تھا میرے جانے سے پہلے کوئی بات ہو رہی تھی لیکن میرے جاتے ہی بات بدل دی

کسی کو شک نہ ہو اس لئے میں نے بھی اگنور کر دیا مجھے لگتا ہے نظر رکھنی پڑے گی اس پے یہ ہمیں کسی نہ کسی سوراخ تک ضرور پہنچا دے گا

مجھے پورا یقین ہے واحد کو فالو کرنے سے ہم یہ کیس جلدی حل کر سکینگے شام نے یقین سے کہا

ٹھیک ہے تو پھر انتظار کس بات کا واحد پر نظر رکھنے کے لئے زائم کو لگا دو۔زاوق نے کہا

زائم وہ جو نیا اسٹوڈنٹ ہے وہ جو کہہ رہا تھا کہ پانچ سال پہلے اسے کسی مجبوری کی وجہ سے اپنی پڑھائی چھوڑ دی اب کمپلیٹ کریگا وہ اپنا آدمی ہے کیا۔شام نے اسے گھورتے ہوئے پوچھ رہا تھا کیونکہ کل اس نے اس کو اچھا خاصا ڈانٹ دیا تھا

ہاں وہی ضروری نہیں کہ ٹیچر ہی ہو وہ ہمارے ساتھ اس کیس میں کام کر رہا ہے زاوق نے بتایا تو شام کو اب اس کے غصے کی وجہ سمجھ آئی

ایک بات کنفرم تھی اگر شام کو کہیں اکیلے میں مل گیا تو وہ اسے چھوڑے گا نہیں اس نے اسے کہا تھا کہ عمر میں تم مجھ سے بھی بڑے ہو اور ابھی تک کالج سٹوڈنٹ ہو۔

خیر جو بھی تھا اب کیس کو حل کرنا ہی تھا

❤

پچھلی گلی میں آؤں تمہیں گھر چھوڑ دیتا ہوں مسکراتے ہوئے ایموجی کے ساتھ اس نے میسج کرتے ہوئے نیچے سیڑھوں پر بیٹھی احساس کو دیکھا تھا

جس نے میسج پڑھتے ہی اپنے گال پہ ہاتھ رکھتی زرا سا مسکرائی اس کے انداز زاوق مسکرایا تھا صبح والی جسارت اسے اچھے سے یاد تھی

نہیں میں زارا کے ساتھ جانی والی ہوں اسے ریپلائی آیا

جلدی آؤ میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔

سرخ چہرے والا غصے سے بھرپور ایموجی کے ساتھ میسج آیا۔

کیا ہوا تو اٹھ کیوں گئی۔۔۔؟ میسج پڑھتے ہی وہ کھڑی ہو گئی جب زارا نے پوچھا

وہ بابا آ گئے باہر مجھے بلا رہے ہیں ٹھیک ہے میں جاتی ہوں اب کل ملیں گے

احساس بھاگنے والے انداز میں بولی

ارے آنکل آئے ہیں یہ تو اچھی بات ہے مجھے بھی چھوڑ دیں گے پتہ نہیں کتنی دیر تک انتظار کرنا ہو گا چلو چلتے ہیں۔زارا اس کے ساتھ آنے لگی

تم۔۔۔۔۔۔میرے ساتھ نہیں آ سکتی وہ کیا ہے نا کے راستے میں مجھے بابا کے کسی دوست کے گھر جانا ہے۔۔۔تو ہم تھوڑی دیر انہیں کے گھر روکیں گے بابا کے دوست بہت عرصے کے بعد یو کے سے آئے ہیں اسی لئے آج بابا خود مجھے لینے آئے ہیں۔اسی لیے مجھے اکیلے جانا پڑے گا

ٹوٹا پھوٹا بہانہ بناتے ہوئے نہ جانے کتنی بار اس نے زارا سے نظریں چرائی تھی

اچھا ٹھیک ہے تو جا پھر میں ڈرائیور کا انتظار کرتی ہوں

محبت سے اس کے گال پر چٹکی کاٹتے ہوئے بولی

❤

تم آج آخری بار اپنی سہیلی سے نہیں مل رہی تھی جانتی تھی میں باہر انتظار کر رہا ہوں تو یہ ایک گھنٹہ فضول میں برباد کر کے آنے کی وجہ بتاؤ بہت شوق ہے مجھے انتظار کرتا دیکھنے کا

وہ غصے سے گھورتے ہوئے اس کی کلاس لینے لگا وہ دھوپ میں پچھلے دس بارہ منٹ سے تو اس کا انتظار کر رہا تھا جو اس کے نزدیک ایک گھنٹے سے اوپر تھے

زارا کے سامنے بہانہ بنایا کہ وہ کہہ رہی تھی کہ وہ ساتھ آئے گی۔ احساس نے وجہ بتائی

ہاں تو لے آتی سالی صاحبہ کو آئسکریم کھلا دیتا زاوق نے مسکراتے ہوئے آنکھ دبائی

ہاں اور پھر پورے کالج میں نشر ہو جاتا کہ سر حیدر احساس کے کیا لگتے ہیں۔

ول منہ بناتے ہوئے بولی

کیا لگتے ہیں۔۔۔؟ وہ انجان بنا سیریز انداز میں پوچھنے لگا

آپ کو نہیں پتا کہ کیا لگتے ہیں وہ چڑنے والے انداز میں بولی

نہیں مجھے تو نہیں پتا تم مجھے بتا دو کیا لگتے ہیں۔۔۔۔؟

وہ اپنا چہرہ اس کے چہرے کے قریب کیے پوچھ رہا تھا اس کے انداز سے اسے خطرے کی بو آنے لگی

وہ اس کے اتنے قریب تب ہی آتا تھا جب اس کا شکار اس کے ہونٹ یا پھر اس کے گال ہوتے تھے

ہم۔ابھی کالج کے باہر ہیں۔وہ گھبرا کر بتانے لگی

کالج سے باہر ہیں نا اندر ہوتے تو تو غلط ہوتا

کہ سر حیدر اپنی اسٹوڈنٹ کو اپنی محبت کے جال میں پھنسا رہے ہیں

لیکن کیا ہے نہ جانے من کالج کی حدود سے باہر تم زاوق حیدر شاہ کی بیوی ہو جو تم پر ہر قسم کا حق رکھتا ہے اپنا ہاتھ اس کے سر کے پیچھے سے لے جاتے ہوئے وہ اس کی گردن پر دباؤ ڈال کر اسے بالکل اپنے قریب کر چکا تھا

مزاحمت کا اثر نہ دیکھتے ہوئے احساس نے خاموشی سے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

جب کہ اس کے لبوں کو اپنی انگلی سے چھوتے ہوئے وہ بے اختیار اس کے لبوں کو اپنا نشانہ بنایا گیا

اس کی شور کرتی سانسوں میں اپنی بے تاب سانسوں کو بسائے وہ مدہوش ہو چکا تھا۔اپنے تشنہ لب اس کے لبوں پر جمائے وہ ساری دنیا کو بھلا چکا تھا

مجھے اس دن کا بے چینی سے انتظار ہے جب تمہارے پور پور سے میں اپنی دیوانگی کی تشنہ مٹاوں گا۔وہ گہری سانس لیتا ڈرائیونگ کی طرف متوجہ ہو چکا تھا

اور اس کے بعد گھر پہنچنے تک اس نے نظر اٹھا کر بھی اسے نہ دیکھا تھا وجہ بس اتنی تھی کہ اس کے صرف چہرے کو دیکھ کر اور مزید بے خود ہو جاتا تھا۔

اور وہ جانتا تھا کہ وہ نازک سی لڑکی اس کی شدت برداشت نہیں کر پائے گی

نہیں سر یہ دو تین لوگ نہیں ہیں مجھے لگ رہا ہے کہ کالج میں اندر ہی اندر بہت سارے سگریٹ ایجنٹس ہیں۔

لیکن ایک بات گرنٹی ہے سر شام کا تعلق ضرور ان لوگوں میں سے ہے انہیں ابھی کالج میں آئے ہوئے مشکل سے ایک ڈیڑھ ماہ ہوا ہے لیکن سر شام کی ہم پر کچھ زیادہ ہی نظر ہے

وہ ہر وقت ہمیں اپنے دھیان میں رکھتے ہیں مجھے لگتا ہے کہ سر شام بھی کوئی سیکریٹ ایجنٹ ہیں

سر کچھ دن پہلے جب ہم واحد سے بات کر رہے تھے تب سے لے کر اب تک سر شام ہم پر 24 گھنٹے نظر رکھے ہوئے ہیں

سر ایک دو بار تو کالج کے بعد بھی میں نے انہیں اپنے پیچھے آتے ہوئے دیکھا ہے

لڑکے نے سامنے بیٹھے کنگ کو بتایا

ٹھیک ہے لیکن ایک بات یاد رکھو احتیاط بہت ضروری ہے ہمیں کسی بھی طرح ان لوگوں کی نظروں سے خود کو محفوظ رکھنا ہوگا

ہر گروپ کا ایک لیڈر ہوتا ہے پتہ کرو کہ یہ شام کے گروپ کا لیڈر کون ہے اور کالج میں کتنے لوگ ہیں۔اور پھر پتا کرو اس لیڈر کی کمزوری۔دشمن کو ہرانے کا بس ایک ہی اصول ہوتا ہے اس کی کمزوری پر وار کرو

کنگ نے سامنے کھڑے لڑکے کو دیکھتے ہوئے کہا

آپ بے فکر ہو جائیں سر۔ میں ان لوگوں پر نظر رکھے ہوئے ہیں بس آپ اپنا وعدہ نبھائیے گا۔

وہ عجیب طریقے سے اپنے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا

جب کنگ سامنے ٹیبل پر پڑے ہوئے سفید پیکٹز میں سے ایک پیک اس کی طرف اچھالا

وہ عجیب سے انداز میں اسے کیچ کرتے ہوئے اپنے سینے سے لگاتا اور کبھی سونگھتے ہوئے وہاں سے باہر نکل گیا۔

❤

سر پلیز مجھے کچھ نہیں پتا مجھے جانے دیں میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتا آپ پتہ نہیں کس چیز کے بارے میں بات کر رہے تھے۔

آج کالج سے چھٹی ہونے کے بعد شام اور زائم سب سے نظریں بچا کر واحد کو اپنے ساتھ اٹھالائے تھے

بکواس بند کرو واحد ہم سب جانتے ہیں۔ صرف کنفرمیشن چاہتے ہیں

اسی لیے بہتر ہو گا کہ تم ہمیں خود ہی ساری بات صاف صاف بتادو وہ لوگ تمیں بلیک میل کیوں کر رہے ہیں کیا تھا ارسلان کے موبائل میں جسے تم دیکھ کر گھبرا گئے۔

دیکھو واحد سمجھنے کی کوشش کرو تم ایک سمجھدار لڑکے ہو یہاں صرف تمہاری نہیں بلکہ اور نہ جانے کتنے نوجوانوں کی زندگی کا سوال ہے

یہاں سوال صرف ارسلان اور عامر کو سبق سکھانے کا نہیں لڑکیوں کی عزت کا ہے جنھیں ڈرگز کی لت لگا کر ان کی زندگی برباد کی جارہی ہے۔

لڑکیوں سے انتہائی گرے ہوئے کام کروائے جا رہے ہیں

واحد زائم نے تمہیں اپنی آنکھوں سے ارسلان کو پیسے دیتے ہوئے دیکھا تھا ہم سب جانتے ہیں کہ تم ان لوگوں کے بلیک میل کرنے پر یہ سب کچھ کر رہے ہو ہمیں سب کچھ بتا دو ہم تمہاری مدد کر سکتے ہیں

آپ لوگ ہیں کون اور یہ کنگ کون ہے اس کیس میں آپ کو اتنا زیادہ انٹرسٹ کیوں ہے سر شاید آپ لوگ غلط سمجھ رہے ہیں ایسا کچھ بھی نہیں ہے ارسلان دوست ہے اسے روپیوں کی ضرورت تھی میں نے دے دیے۔ آپ کو ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گی۔ اس نے گھبراہٹ چھپاتے ہوئے بولا

ہمارا تعلق آئی ایس آئی سے ہے

آج کل کالج میں ہونے والے غیر قانونی کام پر نظر رکھے ہوئے ہیں ہم

ہمارے دوشمن انڈیا اور سری لنکا سے ڈرگز لا کر ہمارے ملک کے نوجوانوں کو برباد کر رہیں ہیں۔ اور ہم اپنے نوجوانوں کو محفوظ کرنا چاہتے ہیں زاوق کی آواز پر واحد نے پلٹ کر اسے دیکھا

آئی ایس آئی مطلب آپ لوگوں کا تعلق آرمی سے ہے واحد نے بے یقینی سے ان کی طرف دیکھا تھا

ہاں چھوٹو ہم آرمی میں ہیں اور اس مسئلے میں تمہاری مدد کر سکتے ہیں تمہیں ہمیں سب کچھ بتانا ہو گا۔ زائم نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

سر میں آپ لوگوں کی مدد ضرور کروں گا اس سے اچھی اور کیا بات ہو گی کہ میں اپنے وطن کے کام آ سکا۔

واحد نے جوش سے کہتے ہوئے انہیں اپنا سارا مسئلہ بتایا۔

❤

حیدر نے کلاس میں قدم رکھا تو اس کے پیچھے ہی ایک اور لڑکی داخل ہوئی اور اس سے اندر آنے کی اجازت مانگنے لگی

حیدر نے خاموشی سے اندر آنے کی اجازت دی۔

سر میرا نام حجاب ہے۔ اور میں آپ کی نیو سٹوڈنٹ ہوں

آج ہی ایڈمیشن ہوا ہے وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

ویلکم ٹو کلاس حجاب بیٹھے بس لیکچر سٹارٹ ہونے والا ہے حیدر نے پہلی بار کسی اسٹوڈنٹ کو مسکرا کر دیکھا تھا

وہ صرف نام کی حجاب نہیں تھی بلکہ اپنے خوبصورت چہرے کو حجاب سے کور کیے ہوئے مسکراتی ہوئی بہت پیاری لگ رہی تھی

اس کے اس طرح سے مسکرانے پر سدرہ کے اندر جلن سی ہوئی تھی جسے اگنور کرتے ہوئے اس نے سرسری سی نظر اپنے سے کچھ فاصلے پر بیٹھی احساس کو دیکھا تھا اور اس کو دیکھتے ہی اس کے چہرے پر ایک پر سرار مسکراہٹ کی رکی

کیا ہوا تو پریشان کیوں ہے زارا اس کے کان میں بولی

میں کہاں پریشان ہوں بس اس لڑکی کو دیکھ رہی تھی اسنے سر سے پیر تک حجاب کو دیکھتے ہوئے سرگوشی میں جواب دیا

کتنی پیاری ہے نازارا نے اس کے کان میں سرگوشی کی تو اس نے گھور کر اسے دیکھا زاوق کا مسکرا کر اسے ویلکم کرنا احساس کو بالکل اچھا نہیں لگا تھا۔

آج تک ہمیں تو مسکرا کر نہیں دیکھا اور حجاب میڈم کے آتے ہی دیکھو کیسے مسکرا مسکرا کر اسے ویلکم کر رہے ہیں

وہ غصے سے بڑبڑ آئی جب اسے زاوق کی آواز سنائی دی

احساس تم پیچھے والی سیٹ پر چلی جاؤ حجاب تم یہاں سامنے والی سیٹ پر بیٹھ جاؤ نیو لیکچرز سمجھتے ہوئے تھوڑا ٹائم لگ جائے گا

زاوق نے اسے دیکھتے ہوئے آرڈر دیا تو احساس نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔

آنکھوں ہی آنکھوں میں اس کا غصہ سمجھتے ہوئے زاویے بے اختیار مسکر آیا جب کہ وہ منہ بناتی ہو بھی پچھلی سیٹ پر جا بیٹھی

❤

گھر انے سے پہلے اس نے زاوق کو میسج کیا زارا آج آپنے بھائی کے ساتھ گھر جارہی ہے تو آپ مجھے چھوڑ آئیں جس کے جواب میں فوراً ہی زاوق نے میسج کرکے کہا تھا کہ ڈرائیور کو بلا لو میں بیزی ہوں

اس وقت سے لے کر اس وقت تک احساس کا غصہ ٹھنڈا نہیں ہو رہا تھا

اس کا دل چاہ رہا تھا کہ حجاب کا سر پھاڑ دے جو ہر تھوڑی دیر میں کسی نہ کسی بہانے سے زاوق کے روم میں جا کر سوال سمجھ رہی تھی

گھر آنے کے بعد کھانا بھی نہیں کھایا ماما نے وجہ پوچھی تو کہہ دیا طبیعت خراب ہے

صبح کالج جانے کا بھی کوئی ارادہ نہ تھا جب اسے حیدر کی بات یاد آئی تمہیں ایک دن نہ دیکھوں تو دل تڑپ اٹھتا ہے شرم کی سرخی اس کے گالوں پر کھلی تھی لیکن اگلے ہی پل وہ اپنی سوچوں کو جھٹلا کر سونے کی کوشش کرنے لگی

کل کالج نہیں جاؤں گی رہیں اپنی اسی حجاب میڈم کے ساتھ وہ غصے سے واپس لیٹ گئی جب موبائل پر میسج آیا

گڈ نائٹ جان آج اتنا بزی تھا کہ تمہیں دیکھنے کا بھی وقت نہیں ملا کل کالج کے بعد ہم دونوں لنچ کرنے چلیں گے صرف میں اور تم کل جلدی آنا

میسج پڑھتے ہی وہ کھل اُٹھی لیکن پھر غصے سے فون رکھ دیا

میں کیوں آوں جلدی جائیں اپنی حجاب میڈم کے ساتھ۔

منہ کے ٹیڑے میڑے ڈیزائن بناتی واپس لیٹ گئی اس کا صبح کالج جانے کا کوئی ارادہ نہ تھا

❤

ہیپی برتھ ڈے میری جان۔ لیکن تیرا برتھ ڈے تو کل ہے تو آج سلیبریٹ کر رہا ہے۔ ہوٹل کے خوبصورت سے ایریا میں اپنے لیے ایک خوبصورت لاچ اور اس کے ساتھ برتھ ڈے کیک آرڈر کر کے جیسے ہی وہ پلٹ کر فون بند کیا شام نے پوچھا

یار پتا نہیں کل احساس کے ساتھ وقت گزارنے کا وقت ملے گا یا نہیں اسی لئے سوچا آج ہی اپنی احساس کے ساتھ اپنی برتھ ڈے سیلیبریٹ کر لیتا ہوں

اور کل سے صرف کام کریں گے۔

اس نے اپنے سیکرٹ روم سے نکلتے ہوئے کہا

اب ان کا ارادہ سیدھے کالج جانے کا تھا۔

اور آج تو وہ جلدی کالج جانا چاہتا تھا کیونکہ اسے پتہ تھا کہ احساس جلدی آجائے گی اس نے کالج میں قدم رکھا تو ٹھرڈائیر کی سٹوڈنٹس کے بارے میں پوچھا تو پیون نے کہا کہ ابھی تک صرف ایک ہی سٹوڈنٹ آئی ہے

وہ مسکراتا ہوں اپنی کلاس کی طرف گیا اس وقت وہاں کوئی نہیں تھا سوائے احساس کے۔ دل تو اس کا چاہ رہا تھا کہ احساس کو ابھی اپنے ساتھ لے جائے لیکن یہ اتنا آسان بھی نہ تھا یہ کالج تھا اور اس کالج میں وہ دونوں ایک دوسرے کے لئے انجان تھے

اس نے خوشی سے کلاس روم میں قدم دیکھا لیکن احساس کی جگہ حجاب کو بیٹھا دیکھ کر خاموش ہو گیا

السلام علیکم سر کچھ کام تھا آپ کو اسے اتنی جلدی کلاس میں دیکھتے ہوئے حجاب نے فوراً اٹھ کر اسے سلام کیا

وعلیکم سلام نہیں کچھ کام نہیں تھا تم کرو اپنا کام اٹس اوکے اسے کچھ کام میں بزی دیکھ کر وہ فوراً ہی پلٹ گیا

شاید ابھی نہیں آئی لیکن تھوڑی دیر میں پہنچ جائے گی اس نے اپنے دل کو سمجھایا

لیکن پھر ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اپنا غصہ کنٹرول کیے وہ کل کی صبح کا انتظار کرنے لگا

آج کی رات اگر اس کی بیزی نہ ہوتی تو وہ اس کے ٹھیک سے ہوش ٹھکانے لگانے کا بھی ارادہ رکھتا تھا

❤

احساس زاوق! کل کہاں تھی آپ کالج کیوں نہیں آئی۔ حیدر اس کے چہرے کو گھورتے ہوئے پوچھنے لگا

اس کے انداز سے وہ کل والے غصے کا اندازہ لگا سکتی تھی

سر طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔ جانے کیا تھا اس شخص کی آنکھوں میں جو احساس دیکھ کر کانپ اٹھتی

کان کھول کر سن لو احساس تمہارے ٹیسٹ ہونے میں صرف ایک ماہ باقی ہے۔

اور اگر تم ان ٹیسٹ میں پاس نہیں ہوئی ناتو تمہیں ایگزیمز میں بھی نہیں بیٹھنے دیا جائے گا اور اگر میری کلاس کے کسی بھی اسٹوڈنٹ کی طرف سے مجھے شکایت کا موقع ملا تو۔۔۔حیدر سخت الفاظ استعمال کرتے کرتے رہ گیا

ایم سوری سر آئندہ ایسا نہیں ہو گا احساس نظریں زمین میں گاڑے ہوئے بولی

مس احساس میں نے آپ کو کتنی بار کہا ہے کہ نظر اٹھا کر بات کیا کریں کانفرنس نام کی کوئی چیز نہیں ہے آپ کے اندر اس کے اس طرح سے نظر چرانے پر زاوق کو مزید غصہ آیا

اور یہ کیا پہن کے آئی ہو یہ کالج ہے یا فیشن شو یہ دوپٹہ اگر گلے میں ہی ڈالنا تھا تو لینے کی زحمت ہی کیوں کی۔زاوق کے الفاظ نے اسے اپنے خلیے پر غور کرنے پر مجبور کر دیا اس نے فوراً ہی اپنا دوپٹہ پھیلا کر اپنے کندھوں پر ڈالا

تمہارے سارے نوٹس آج دن مجھے میرے ٹیبل پہ چاہیے تم میری کلاس کی سب سے نالائق سٹوڈنٹ ہو۔اس کے نالائق کہنے پر احساس نے ایک نظر اٹھا کر اس پر دیکھا

وہ اس سے یہ نہیں کہہ سکتی تھی سر باقی ٹیچرز سے پوچھیں۔

خیر اس کے سامنے تو اس کی بولتی ویسے بھی بند ہو جاتی تھی اور آج تو اس کی غلطی بھی تھی اسی لئے خاموش رہی صبح ماں نے اسے بریانی پیک کر کے دی تھی کے زاوق کی سالگرہ ہے اسے دے دینا لیکن اس وقت اسے غصے میں دیکھ کر وہ اسے کچھ بھی دینے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی

اب میر امنہ کیا دیکھ رہی ہیں یہاں سب نوٹس تیار کر کے بارہ بجے تک میرے ٹیبل پر رکھیں وہ غصے سے بولا

اس وقت اس پر اس کا غصہ اتنا حاوی تھا کہ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ احساس کو لے کر کہیں غائب ہو جائے لیکن یہ کالج تھا اس کے ہر قدم پر یہاں لوگ نظر رکھے ہوئے تھے وہ ہے احساس کو کسی کی نظروں میں نہیں آنے دینا چاہتا تھا

احساس فوراً وہاں سے باہر بھاگ گئی

احساس تم ٹھیک تو ہو سر کیا کہہ رہے تھے اندر زارا نے پوچھا جو کب سے باہر کا انتظار کر رہی تھی

کہہ رہے تھے کہ اس طرح دوپٹہ کرنے سے بہتر ہے کہ دوپٹے کی زحمت کی نہ کی جائے وہ اندر سے بہت ڈری ہوئی آئی تھی وہ اس پر بہت کم غصہ کرتا تھا زیادہ تر تو اپنا پیار ہی جاتا تھا

یار سر حیدر کو تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے

تمہاری ہر چیز پر کمنٹ کرتے تھے دوپٹہ جوتے کتابیں رائٹنگ جیسے باقی کلاس تو انہیں نظر ہی نہیں آتی

یار مجھے سمجھ نہیں آتا سر حیدر تم پہ اتنا کیوں غور کرتے ہیں۔ زارا نے اسے تنقیدی نظر سے دیکھتے ہوئے پوچھا کی جبکہ زارا کے اس انداز پر احساس تمتلا کر رہ گئی تھی

مجھے کیا پتا وہ سب کو ڈانٹتے ہیں صرف مجھے نہیں۔ اور باقی سب کی اتنی ہی انسلٹ کرتے ہیں۔ ایک دفعہ تو انہوں نے زاہد کو بھی کہا تھا کہ یہ وائٹ شوز پہن کے کالج مت آیا کرو

اور ناصر سے بھی اس کے بال کٹوانے کے لئے کہا تھا کہ یہ کالج اور کالج میں اس طرح سے نہیں آتے نہ جانے کیوں وہ زارا کی نظروں سے گھبرا کر وہ صفائی دینے لگی

جب کہ سچ تو یہی تھا سر حیدر جتنا اس پہ غور کرتے تھے اتنا کسی پے نہیں کرتے تھے اور یہ بات آہستہ آہستہ کالج کے بہت سارے لوگوں کے سامنے آگئی تھی جن میں سر فہرست سدرہ تھی

جس طرح سے اس نے کہا تھا اسی طرح سے احساس سارے نوٹس بارہ بجے سے پہلے اس کے ٹیبل پر لاکر رکھ چکی تھی اب ان میں سے کتنے کمپلیٹ تھے اور کتنوں میں غلطیاں تھیں ان سب کا فیصلہ زاوق نے خود کرنا تھا

مجال ہے جو بر تھڈے وشیگ کے لیے منہ بھی ہلا ہو اور ڈرتی ایسے ہے جیسے کھا جاؤں گا وہ غصے سے بڑبڑاتے ہوئے آکر اپنی چیئر پر بیٹھا۔

کل رات اس کا بہت دل کیا جاکر اسے بتائے کہ کالج نہ آکر اس نے کتنی بڑی غلطی کی ہے

آخر وہ اس کی بات مانتی کیوں نہیں تھی وہ خود اسے غصہ دلاتے تھی۔

یہ بات الگ تھی کہ ایسا پہلی بار ہوا تھا جو اس نے زاوق کی بات نہ مانی ہو ورنہ تو وہ اس کے ایک اشارے پر فوراً اس کا کام کر دیتی تھی

آج اسے یقیناً پتہ تھا کہ اس کی سالگرہ ہے آج کا دن اس کے لئے اہم ہونا چاہیے تھا وہ اس نے اس بر تھ ڈے کتنا اسپیشل بناتا تھا احساس کو اس بات کا احساس تک نہ کیا

ابھی بھی یہی ساری باتیں سوچ رہا تھا جب اس کا دھیان اس کے ٹیبل پر رکھے ہوئے ٹفن پر پڑا وہ مسکرا دیا

دنیا کا ہر انسان اس کی سالگرہ بھول سکتا تھا لیکن اس کی امی جان ہر گز نہیں

اس نے فوراڈبہ کھولا جس میں اس کی سب سے پسندیدہ ڈش بریانی تھی۔

اور اس کے ساتھ ہی رکھی ایک چھوٹی سی چٹ

میرا دل میری جان میرے جگر کا ٹکڑا اللہ تمہیں زندگی کی ہر خوشی دے میرا بچہ ہمیشہ ہنستا مسکراتا رہے چٹ پر لکھے خوبصورت الفاظ پڑھتے ہوئے اسے اندر تک سکون محسوس ہوا

کتنی پیاری تھی اس کی امی جان اور ایک ان کی بیٹی اس نے منہ بناتے ہوئے اس کے نوٹس اوپن کیے

جن میں زیادہ تر صفات خالی تھے اسے احساس کی لاپروائی پر بہت غصہ آرہا تھا

یہ لڑکی اپنی پڑھائی پر بالکل دھیان نہیں دے رہی وہ صفحے الٹتے ہوئے بولا

جب ان نوٹس میں سے کاڑ نکل کر زمین پر جا گیا

اس نے فورا اٹھایا تھا۔

ہیپی برتھ ڈے مسٹر ہسبینڈ۔ سمیلینگ ایموجی کے ساتھ سنہری رنگ سے لکھے گئے یہ الفاظ زاوق نے نہ جانے کتنی بار پڑھے تھے

لیکن فی الحال وہ اسے معاف کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا آخر اس نے کل نہ آکے اس کے پلان کی بینڈ بجادی۔ وہ کارڈ اپنے سامان میں رکھتے ہوئے ایک بار پھر سے اس کے نوٹس کی طرف متوجہ ہوا

جنہیں دیکھ کر اسے کافی مایوسی ہوئی تھی۔

نوٹس بند کرنے سے پہلے اس نے آخری صفحہ پر دیکھا

جہاں پڑے خوبصورت بیل بوٹوں کے ساتھ احساس کا نام لکھا تھا۔

اور اس کے ساتھ زاوق کا نام اس طرح سے لکھا گیا تھا کہ احساس کا نام پوری طرح سے کور ہو چکا تھا جیسے وہ اس نام کے ساتھ اپنی حفاظت چاہتی ہو زاوق کے چہرے پر خوبصورت مسکراہٹ کھلی کتنا حسین تھا یہ احساس کے احساس اسے اپنا محافظ سمجھتی ہے

اس نے مسکراتے ہوئے احساس کے نام پر اپنے لب رکھے

اب تو تم سے ملنا ہی پڑے گا میری برتھ ڈے پلاننگ خراب کی ہے تم نے اس کی سزا تمہیں ضرور ملے گی دلکشی سے مسکراتے ہوئے اس نے اپنا موبائل اٹھانے لگا

لاسٹ کلاس کے بعد کالج کے پچھلے میں انتظار کروں گا جلدی آنا میسج لکھ کر موبائل جیب میں ڈالا باہر نکل آیا

اس کا ارادہ احساس کی کلاس میں جانے کا کیا تھا اس کے بعد وہ احساس کو لونگ ڈرائیو ہے لے کر جانے کا ارادہ رکھتا تھا جس کے لیے اس نے عائشہ کو میسج کر کے بتادیا تھا

❤

اس نے کلاس میں قدم رکھتے ہی سب سے پہلے اس کو دیکھا تھا۔

جو اپنے کام میں مگن تیز تیز کچھ لکھنے میں مصروف تھی۔

اس نے نوٹس لا کر اس کے ڈیکس پر رکھتے ہوئے اسے گھورا

یہ آپ کی آخری غلطی کے ہونی چاہیے احساس حجاب سے نوٹس لیں اور کاپی کریں

۔ تین دن ہوئے ہیں حجاب کو آئے ہوئے اور سارے نوٹس تیار کر چکی ہے اور ایک آپ ہیں انتہائی افسوس ہوتا ہے آپ کو اپنی کلاس میں دیکھ کر وہ غصے سے گھورتے ہوئے بولا

جب کہ احساس تو یہ سوچ رہی تھی کہ کارڈ دیکھنے کے بعد وہ نوٹس کا غصہ بھول جائے گا۔

لیکن وہ تو یہاں اسے حجاب کی قابلیت کی مثالیں دے رہا تھا۔

جس انداز میں اس نے اسے نوٹس دیے تھے اسی انداز میں اس نے نوٹس اٹھا کر اپنے بیگ میں رکھ لیے

میں نے کہا کہ حجاب سے نوٹس لے کر کاپی کریں نا کہ بیگ میں ڈالیں۔ اس کی ہٹ دھرمی پر وہ پھر سے غصے سے بولا

افٹر کلاس لے لوں گی وہ منہ بناتے ہوئے بولی

نوٹس تیار کر کے میرے ٹیبل پر رکھ کو گھر جائیں گی آپ۔۔۔ اپنے آفس سے نکلتے ہوئے اس نے احساس کا ٹیکس پڑھا تھا جس میں اس نے کہا تھا کہ وہ زارا کے ساتھ گھر جا رہی ہے اسی لیے میرا انتظار کیے بنا آپ آرام سے اپنا کام کریں۔

احساس اب تک حجاب کی وجہ سے اس سے ناراض تھی اور وہ یہ بات جانتا بھی نہیں تھا اور وہ کارڈ تو اس نے چار دن پہلے بنایا تھا

تب اس کا ارادہ اسے وش کرنے کا تھا لیکن حجاب کو خود سے زیادہ اہمیت ملتے دیکھ کر نہ جانے کیوں اسے غصہ آرہا تھا زاوق کی نظروں میں اپنے علاوہ کسی کے لیے اور کا عکس نہیں دیکھنا چاہتی تھی

وہ حجاب کے لیے کچھ بھی فیل نہیں کرتا تھا یہ بات وہ بھی جانتی تھی لیکن وہ اسے اس سے زیادہ اہمیت دے رہا تھا ہر بات میں اس کی تعریف کرنا ہر بات میں اس کی مدد کرنا۔

احساس کو بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا

❤

چھٹی کے بعد وہ مسلسل کلاس میں نوٹس بنا رہی تھی کہ زارا نے ڈرائیور کو واپس جانے کو بولا تو اس نے منع کر دیا اس نے کہا کہ وہ چلی جائے اس کے بابا ابھی دیر میں آتے ہوں گے

اس کے کہنے پر زارا بھی اپنے گھر جا چکی تھی اس وقت وہ اکیلی کلاس میں بیٹھی تھی جبکہ حجاب اسے نوٹس دے کر باہر جا چکی تھی۔

حجاب کا غصہ وہ اپنی معصوم انگلیوں پر پینسل کو سختی سے پکڑے نکال رہی تھی

اللہ کرے اس کے نوٹس جل جائیں اس کے دماغ میں بھوسہ بھر جائے۔اسے جو بھی یاد ہے سب کچھ بھول جائے بڑی آئی لائق فائق۔ تیز تیز ہاتھ چلاتے ہوئے بڑبڑا رہی تھی جب زاوق کلاس میں داخل ہوا

اسے دیکھ کر ایک پل کے لئے وہ سہم سی گئی پھر یاد آیا کہ وہ غصے میں ہے۔اسی لئے بنا اس کو دوبارہ دیکھے اپنے نوٹس پر فوکس کیا

چلو میرے ساتھ باہر لانگ ڈرائیو پر چلتے ہیں اور اب بالکل نخرے مت دکھانا۔وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اس کے نوٹس بیگ میں ڈالنے لگا جب احساس نے اس کے ہاتھ سے نوٹس لیتے ہوئے واپس ڈیکس پر رکھے

آپ کو نظر نہیں آتا میں کام کر رہی ہوں۔ ویسے بھی میں بہت نالائق اسٹوڈنٹ ہوں اور نالائق اسٹوڈنٹس کو اپنی پڑھائی پر دھیان دینا چاہیے نا کہ باہر آوٹنگ کرنی چاہیے اب اب ہٹ جائیں میرے سامنے سے اور مجھے اپنا کام کرنے دیں۔

وہ غصے سے دوبارہ بوٹس کر جھکنے لگی

جب سے میں اس کالج میں آیا ہوں تب سے ایک بات بہت نوٹ کی ہے تمہارے بہت پر نکل آئے ہیں اور ایک منٹ نہیں لگاؤں گا ان کو کاٹنے میں بند کرو مجھے یہ نخرے دکھانا چلو میرے ساتھ تمہارا بر تھ ڈے کتنا اسپیشل بناتا ہوں میں اور تمہاری وجہ سے میرے بر تھ ڈے پر میرے چہرے پر سمائل تک نہیں آئی۔ کتنی لاپرواہ ہو تم احساس تمہیں ذرا فرق نہیں پڑتا میری خوشی سے نجانے کیوں اس سے شکوہ کرنے لگا

احساس نے ایک نظر اٹھا کر اس کے چہرے کو دیکھا

اسے فرق پڑتا تھا بہت فرق پڑتا تھا وہ اس شخص کو بے تحاشہ چاہتی تھی

آپ کو بھی فرق نہیں پڑتا مجھے کیا اچھا لگتا ہے کیا برا لگتا ہے۔ آپ ہر بات میں اس حجاب کو اہمیت دیتے ہیں ہر بات میں یہ ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ مجھ سے زیادہ لائق ہے۔ انٹیلیجنٹ ہے ہارڈورکنگ ہے اور میں زیرو ہوں۔ اس کے شکوہ کرنے پر وہ بھی خاموش نہیں رہی۔

جبکہ اس کی یہ شکایت سن کر زاوق کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ ہنسے یا اسے دو تھپڑ لگائے

وہ میری اسٹوڈنٹ تم بیوی ہو میری۔وہ ایک نیو اسٹوڈنٹ ہے اس کے پیچھے سے سب لیکچر مسک ہیں پھر بھی کتنے اچھے سے کور اپ کیا ہے اس نے وہ واقعی ایک بہت لائق اور انٹیلیجنٹ وہ ابھی بول ہی رہا تھا جب اسے گھورتے ہوئے دیکھ کر ہنس دیا

وہ صرف میری سٹوڈنٹ ہے۔زاوق مسکراتے ہوئے بولا تھا

مجھے کبھی بھی نہیں لگا تھا کہ ایک لڑکی کی وجہ سے تم مجھے میری برتھ ڈے وش بھی نہیں کرو گی۔

خیر اپنی وشز تو میں لے لوں گا۔وہ اس کے نوٹس بیگ میں ڈالتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام کر اسے زبردستی اپنے ساتھ باہر لگایا

اس کا پھولا ہوا منہ دیکھ کر وہ اپنی ہنسی کو کنٹرول نہیں کر پا رہا تھا۔صرف حجاب کی وجہ سے کہ وہ اس کی تعریف کر رہا تھا ۔وہ اس سے اس حد تک بدگمان ہو گئی۔یعنی کہ آگ دونوں طرف سے برابر لگی تھی۔

وہ مسکرایا۔

جب سامنے سے آتک حجاب کو دیکھ کر اس نے احساس کا ہاتھ چھوڑ دیا

تم چلو میں آتا ہوں وہ سرگوشی نما آواز میں بولا جب احساس اسے گھورتے ہوئے حجاب کے قریب سے گزر کر آگے جا چکی تھی جب کہ وہ زاوق کے پاس رک گئی

اس نے یہ ایک بات بہت نوٹ کی تھی کہ حجاب زیادہ تر سدرہ کے پاس رہتی تھی اور اس سے بیوٹی ٹپس کے ساتھ ساتھ نہ جانے کیا کیا سرگوشیاں کرتی رہتی

❤

ہر کلاس میں کنگ کا ایک گنگ ہے سدرہ کے باپ کا تعلق بھی انہیں لوگوں سے ہے۔ سدرہ نے آج رات مجھے کلب بلایا۔

کلب میں ہمیں بہت کچھ پتا چلے گا لیکن ایک اور بات مجھے پتہ چلی ہے وہ یہ ہے کہ یہاں پر بہت سارے لوگ جانتے ہیں کہ کالج میں ائی ایس ائی والے ہیں

اس کیس میں کون کون کام کر رہا ہے یہ وہ لوگ نہیں جانتے لیکن شام بہت سارے لوگوں کی نظروں میں آچکا ہے

اور اس میں شام کو خطرہ ہو سکتا ہے۔

اور میرے خیال سے اس وقت ہمیں شام کو منظر عام سے ہٹا دینا چاہیے۔

حجاب نے اسے دیکھتے ہوئے بتایا

ٹھیک ہے وہ میں دیکھ لوں گا تم سدرا پر نظر رکھو اور ارسلان اور عمر پر بھی

اور کلب میں اکیلے نہ جانا زائم کو اپنے ساتھ لے جانا۔ لیکن کسی کو پتہ نہیں چلنا چاہیے کہ تم زائم کو جانتی ہو۔

سر کسی کو کچھ پتہ نہیں چلے گا۔ آپ جائیں احساس گاڑی میں آپ کا انتظار کر رہی ہو گی۔

آپ بے فکر ہو کر آج کا دن سیلیبریٹ کریں یہاں ہم سب کچھ سنبھال لے گے۔ حجاب پر فیشنل انداز میں کہتے ہوئے مسکرائی اور آگے بڑھ گئی۔

حجاب کو کلاس میں اہمیت دینا ان کے مشن کا حصہ تھا لیکن اسے بالکل بھی پتا نہیں تھا کہ سے اس بات احساس اتنا سیریز لے گی

لیکن جو بھی تھا اس سے ایک بات اسے پتہ چلی تھی کہ احساس اپنے اور زاوق کے درمیان کسی کو بھی برداشت نہیں کر سکتی یہ بات سوچ کر زاوق بہت خوش تھا

آج کا دن اسپیشل بنانے کے لیے اس نے کچھ خاص نہیں کیا تھا۔

لیکن اپنی احساس کے ساتھ وہ آج کا سارا وقت گزارنا چاہتا تھا

یہ دن اس کی زندگی کا سب سے خوبصورت دن تھا وہ احساس کو لونگ ڈرائیو پر لے کر جا رہا تھا وہ آج کا سارا وقت صرف اور صرف احساس کے نام کر دینا چاہتا تھا اور احساس بھی خاموشی سے اس کے ساتھ بیٹھی کبھی اس کی شرارتیں نظروں کو دیکھتی تو کبھی اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ

کبھی کبھی وہ خود کو بہت خوش نصیب سمجھتی تھی ایسے چاہنے والے بھی زندگی میں کم ہی ملا کرتے ہیں

لیکن کبھی کبھی وہ اس کی دیوانگی سے گھبرا جاتی اس کا باپ نے شادی کے لئے تیار نہیں تھا اور زاوق ہر وقت اسے اپنے ساتھ رکھنا چاہتا تھا نہ جانے ان کی شادی اس کے باپ اور شوہر کے درمیان کیا ناچاقی پیدا کرے گی

لیکن ایک بات وہ اچھے سے جانتی تھی کہ اس کا باپ یہ شادی نہیں چاہتا

احساس جانتی تھی کہ اس کا باپ اس کی شادی زاوق سے کسی قیمت نہیں کروائے گا جب کہ وہ اپنی ساری جائیداد اس کے نام لکھ دے گا

لیکن سب سے ضروری تھا وہ مکان جس میں وہ لوگ رہے تھے زاوق ماں باپ کی آخری نشانی جو زاوق کبھی خود سے دور نہیں کر سکتا تھا

اگر اسے احساس اپنی زندگی میں چاہیے تو اپنی بہت ساری زندگی میں۔ بہت ساری چیزوں کی قربانی دینی پڑتی تھی
احساس سے وہ محبت کا دعوی تو کرتا تھا لیکن وہ اپنے ماں باپ کی آخری نشانی بھی اس طرح سے کسی کے حوالے نہیں کر سکتا تھا

رحمان صاحب اس کے آفس کو کس طرح سے سنبھال رہے ہیں اس کی دولت کا کس طرح سے استعمال کر رہے ہیں اس نے کبھی نہیں جاننا چاہتا تھا

وہ جہاں کہتے تھے خاموشی سے سائن کر دیتا تھا

رحمان صاحب نے ایک بار دھوکے سے اس کی ساری جائیداد اپنے نام کروانہ چاہی لیکن ویل ورکرز نے ایسا نہ ہونے دیا

وہ اسے پہلے ہی باخبر کر چکے تھے اور اس کے بعد زاوق خود ہی ہوشیاری سے کام لینے لگا اسے اپنوں کے بہت سارے چہرے نظر آ چکے تھے۔

❤

حجاب نے کلب میں قدم رکھا تو کلب دیکھ کر حیران رہ گئی کالج کے کہیں اسٹوڈنٹس یہاں پر موجود تھے نشے کی حالت میں ادھر سے ادھر گرتے اف اور یہ لڑکیاں بھی اجنبی نہیں تھیں۔

اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ اس کے کالج لڑکیاں ہیں جو اپنے آپ کو ڈھانپ کر رکھتی ہیں

حجاب تم یہاں کیا کر رہی ہو چلو آؤ وہاں چلتے ہیں۔سدرہ اس کا ہاتھ تھام کر زبردستی ایک ٹیبل کی طرف لے جانے لگی

نہیں نہیں ٹھیک ہوں حجاب نے اپنا ہاتھ چھڑانا چاہا سدرہ سمجھ گئی کہ وہ گھبرا رہی ہے

وہ اسے سمجھا بجھا کر اپنے ساتھ لے کر آنے لگی

تم یہاں بیٹھو میں تمہارے لیے کچھ پینے کو لاتی ہوں۔سدرہ مسکرا کر کہتی ایک طرف جا کر کسی لڑکے کے ساتھ کھڑی ہو گئی

حجاب اس کی ایک ایک حرکت لوٹ کر رہی تھی وہ اپنے آپ کو کافی سہما ہوا پیش کر رہی تھی وہ گھبرا کر ادھر ادھر دیکھ رہی تھی جسے دیکھ کر سدرہ کافی محفوظ ہو رہی تھی اسے لگ رہا تھا کہ اس کا مقصد پورا ہو رہا ہے

کافی امیر لڑکی ہے ہم اس سے کافی فائدہ ہو سکتا ہے اس کی ویڈیو بنا کر ہمیں فائدہ ہو گا جاؤ اس کے لئے ایک کک

گلاس تیار کر کے لاؤ

سدرا کے حکم کے مطابق وہ لڑکا فورن کانٹر کی طرف چلا گیا اور ایک گلاس لا کر اس کو دے دیا

وہ خاموشی سے گلاس اٹھایا اور واپس آ گئی

مجھے پیاس نہیں لگی ہے سدرہ تھینک یو سوچ حجاب نے گھبراتے ہوئے گلاس خود سے بری کیا

گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے صرف جوس ہے یہاں سب آزاد ہے آزادی تم جیسے چاہے رہ سکتی ہو وہ زبردستی جوس کا گلاس اس کے لبوں سے لگاتے ہوئے بولی

حجاب کو مجبوراً جوس پینا پڑا۔

تھوڑی دیر میں اس گلاس میں اپنا کام کر دیا تھا اسے ہوش و حواس سے بیگانہ ہوتے تھے سدرہ نے پیچھے کھڑے لڑکوں کو اشارہ کیا گیا اشارہ ملتے ہی اور اس کی طرف آئے تھے

❤

زاوق یہ کس کا گھر ہے۔۔۔؟

ہم یہاں کیوں آئے ہیں۔۔۔۔؟ احساس نے گھر دیکھتے ہوئے اس سے پوچھا یہ ایک بہت ہی خوبصورت مگر چھوٹا سا مکان تھا

جس میں ہر طرح کی جدید ترین آزائشیں سے سجایا گیا تھا

اس کے اس طرح سے سوال کرنے پر زاوق نے اس کا ہاتھ تھام اور اسے باہر لے آیا

ابھی تو گھر کے اندر قدم رکھے ہوئے دو منٹ بھی نہیں ہوئے تھے کہ وہاں سے واپس لے آیا تھا

کیا ہوا زاوق ہم واپس جا رہے ہیں یوں اچانک وہ باہر کے راستے اس کے ساتھ چلتے ہوئے پوچھنے لگی

جب زاوق نے اسے دروازے پہ لا کر اس کا ہاتھ چھوڑ کر دروازے کے بورڈ کی طرف اشارہ کیا

وہ پریشان نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بورڈ کو دیکھنے لگی

جہاں پر بڑے الفاظ میں احساس زاوق شاہ کا لکھا ہوا تھا

زاوق یہ ہمارا گھر ہے وہ بورڈ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بے یقینی سے پوچھنے لگی

ہاں میری جان یہ ہمارا گھر ہے میرا اور تمہارا شادی کے بعد ہم یہاں رہیں گے

یہ گھر میں نے صرف تمہارے لئے بلوایا ہے میں نے بہت سوچا ہے احساس پوپھا جان سے ضد لگانے کا کوئی مقصد نہیں ہے وہ یہ گھر چاہیے ہیں تو میں دینے کے لیے تیار ہوں مانتا ہوں میرے ماں باپ کی آخری نشانی ہے لیکن یادیں دل میں ہوتی ہیں

اور میرے ماں باپ میرے دل میں زندہ ہیں اسی لئے میں وہ مکان ان کے نام کرنے کے لیے تیار ہوں

بس اب تم یہاں آنے کی تیاری کرو وہ اس کے ماتھے پہ اپنے لب رکھتے ہوئے بولا

اس کے لئے وہ اپنے ماں باپ کی آخری نشانی تک دینے پر تیار تھا یہ سوچ اتے یہ اس کی آنکھوں میں پانی بھرنے لگا

خبردار احساس اگر تم نے ایک آنسو بہایا تمہیں معلوم ہے مجھے تمہاری آنکھوں میں آنسو بالکل اچھے نہیں لگتے اب چلو میرے ساتھ اندر ابھی ہم نے پورا گھر دیکھنا ہے لیکن سب سے پہلے میں تمہیں ہمارا روم دکھانا چاہتا ہوں جو سارا کا سارا میں نے خود ڈیکوریٹ کروایا ہے

تمہیں یقیناً بہت پسند آئے گا وہ اس کا ہاتھ تھامیں اس اوپر لے جاتے ہوئے بولا جب اس کا فون بجا

ذائم کا فون آتے دیکھ کر وہ ایک نظر احساس کو دیکھ کر تھوڑا سائیڈ پر رکھ کر فون اٹھالے گا

سر سدرہ نے حجاب کو زبردستی کوئی چیز پلائی ہے اس کے بعد دو لڑکے اسے کمرے میں ڈالے گئے ہیں

نہ جانے اس کے ساتھ کیا کرنے والے ہیں پلیز آپ جلدی آئیں زائم میسج دیتے ہوئے جلدی فون بند کر دیا تاکہ کسی کو شک نہ ہو

احساس تم گھر دیکھو تب تک ایک کام کر کے آتا ہوں اور اگر میں نہیں آسکا تو تم بیشک ڈرائیور کے ساتھ گھر چلے جانا وہ گھر کی چابی اسکے حوالے کرتے ہوئے بولا

یہ تمہارا گھر ہے تم جب چاہے یہاں آسکتی ہو اگر کام ضروری نہ ہوتا تو میں اس طرح چھوڑ کے نہ جاتا وہ اس کے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے فوراًباہر کی طرح بھاگ گیا

جب کہ اس کی مجبوری کو سمجھتے ہوئے مسکرائی اسے ساری زندگی اس کی مجبوریوں کو سمجھنا تھا

وہ صرف اس کا نہیں بلکہ پورے وطن کا تھا وہ اس کی سلامتی کی دعائیں مانگتی ڈرائیور کو گھر چھوڑنے کا کہنے لگی ہے کیونکہ یہ گھر وہ اس کے ساتھ دیکھنا چاہتی تھی

حجاب کمرے کے اندر بے ہوش پڑی تھی جب ایک لڑکے نے کیمرہ آن کیا اور دوسرا لڑکا شرٹ اترتے ہوئے اس کی طرف بڑھا تھا

سدرہ قریب ہی کھڑی کسی کی آبرو کو بے لباس ہوتے دیکھ رہی تھی

سب تیار ہے نالڑکے نے آخری بار پیچھے مڑ کر دیکھا تو دوسرے لڑکے نے اسے انگوٹھے کا نشان دکھاتے ہوئے یقین دلایا

شرٹ دور پھینکتے ہوئے وہ حجاب کے دوپٹے اس کو ہٹانے لگا اس سے پہلے کہ وہ حجاب کا دوپٹہ ہٹاتا حجاب نے پھرتی سے اس کا ہاتھ پکڑا اور جھٹکا دیتے ہوئے اس کا ہاتھ مروڑ کر پیچھے کمر پر لگا لیا

بہت جلدی ہے بچے۔۔۔۔پہلے اپنے باپ کو تو آنے دے حجاب نے اپنی پینسل ہیل والا پیر رکھ کے اس کے پیٹ پر مارا

جس سے وہ لڑکھڑاتا ہوا دور گیا

حجاب اب دوسرے لڑکے کو دیکھ رہی تھی جو اس کی ہمت پر غصے سے چلاتا ہوا آگے آیا۔

وہ نازک سی لڑکی کسی شیر ی کی طرح اس کی طرف بڑھ رہی تھی۔

وہ کوئی بے بس لڑکی نہ تھیں وہ جیتنی نازک دکھتی تھی اتنی ہی بہادر اور نڈل تھی

کراٹے چیمپئن باکسنگ میں بلیک بیلٹ ہولڈر لڑکی کو سمجھ کے کیا رکھا ہے تم لوگوں نے۔۔۔۔؟

اس نے زمین پر پڑے لڑکے کے قریب بیٹھتے ہوئے پوچھا

کیا سوچا تھا تم نے مجھے ہوش میں لا کر مجھ سے منتیں کرواؤ گے پلیز میرے ساتھ ایسا مت کرو میں کسی کو منہ دکھانے کے لائق نہیں رہوں گی نہ بیٹا اس معاملے میں تمہاری ماں ہوں میں کیوں کہ تمہاری ماں نے تمہیں سکھایا نہیں کہ عورتوں

سے کس طرح سے بات کی جاتی ہے لیکن تمہاری یہ ماں تمہیں ٹھیک سے سکھائے گی لیکن یہاں نہیں جیل کی چار دیواروں کے بیچ

وہ اپنی ہائی ہیل سینڈل اس کے سینے پر رکھتے ہوئے ذرا وزن ڈال کر بولی جبکہ اس دوران سدرہ نے وہاں سے چپکے سے نکلنے کی کوشش کی لیکن اس سے پہلے ہی زائم دروازہ بند کر چکا تھا

سدرہ ڈارلنگ کچھ زیادہ ہی جلدی نہیں ہے یہاں سے نکلنے کی۔ تم بھی تیار ہو جاؤ سسرال جانے کے لئے

کون ہو تم اس کے بات بھی مکمل ہی نہیں ہوئی تھی جب سدرہ نے پوچھا

ارے ارے بچی پا بھی تعارف کروایا تو سہی تمہاری اور ان سب کی ماں ہوں میں اور اب تمہارے پیچھوارے پر چھینٹی لگا لگا کہ بتاؤں گی کہ کون ہوں میں جو کام تمہاری کم عقل مائیں نہیں کر سکیں وہ میں کروں گی۔

چلو آج زیادہ باتیں نہیں میری اچھی بیٹی چل تجھے عقل کی الف ب پڑھاتی ہوں ایک زور دار تھپڑ لگا سدرہ کے منہ پر جھاڑتے ہوئے بولی۔

تمہیں کیا مجھے دیکھنے کے لیے بلایا گیا ہے وہ زائم کو گھورتے ہوئے بولی جو محبت پاش نظروں سے اسکا یہ انداز دیکھ رہا تھا

حجاب کبھی موسی کو تو اتنے پیار سے مخاطب نہیں کیا تم نے زائم نے اپنے معصوم بچے کا نام لیتے ہوئے کہا جس کی ماں کو اپنی اولاد سے زیادہ دوسروں کی اولاد کی ماں بننے کا شوق چڑھا تھا

زائم کتنی بار کہا ہے تم سے کام کے دوران پرسنل لائف مت لگایا کرو۔

۔ چلو باہر کلب میں ریڈ ڈال دی گئی ہے سارے اسٹوڈنٹ پکڑے گئے سر باہر ہیں حجاب کے غصے سے گھورنے پر زائم نے فورا کہا

ہاں جلدی چلو موسی انتظار کر رہا ہوں گا آج صبح ہی اس نے مجھ سے چاکلیٹ کیک کھانے کی فرمائش کی تھی حجاب آگے چلتے ہوئے بولی

آئی ایس آئی والوں کی بھی کیا زندگی تھی جو والدین اپنے بچوں کی خواہش دن کے اجالوں میں پورے کیا کرتے تھے

وہی وہ رات کے اندھیروں میں کرتے تھے اور صرف اپنے وطن کے لیے وہ اپنے بچوں تک کی زندگی اگنور کرتے تھے

اور ہماری قوم کہتی ہے ہمارے آرمی والے ہمارے معاوضہ پر پلتے ہیں۔ کیا یہ قوم کسی ایک شہید کی جان کا ازالہ کر سکتی ہے۔ نہیں یہ صرف باتیں کر سکتی ہے

❤

ایک ارب کے قریب کیش مال اور اسلحہ بر آمد ہوا ہے اس قلب سے جو سارا کا سارا انڈیا سے آیا تھا

بہت آسان سمجھ رکھا ہے انڈیا والوں نے ہمارے وطن کی جڑیں کاٹنا لیکن شاید وہ لوگ یہ نہیں جانتے ہیں کہ سرحدوں پر آج بھی جوان کھڑے ہیں جو ان کے ہر منصوبے کا منہ توڑ جواب دینے کے لیے ہر وقت تیار ہیں

ہم کنگ کو ایک بہت بڑا نقصان دینے میں کامیاب رہے ہیں

ادھا مشن ہم حل کر چکے ہیں کیونکہ گینگ کے آدھے لوگ ہمارے قبضے میں ہیں اور اس کی دولت کا سب سے بڑا حصہ بھی ہم ضبط کر چکے ہیں

حجاب نے بہت اچھا کام کیا ہے اس کی ہمت کی داد دینی پڑے گی ہمارے وطن کو تمہارے جیسے ہی آفیسر ز کی ضرورت ہے حجاب گولڈ جاب ویلڈن۔زاوق نے کھل کر اس کی تعریف کی تھی جب اس نے مسکراتی نظروں سے زائم کی طرف دیکھا جس کی تعارف میں زاوق نے ایک لفظ بھی نہیں بولا تھا اس نے کیا ہی کیا تھا صرف اینڈ پر زاوق کو فون کیا تھا۔

اور سب کچھ سمجھتے ہوئے پلان کے مطابق زاوق نے ٹائم پر ریڈ ڈال دی لیکن پھر بھی وہ اپنی بیوی کی کامیابی پر بہت خوش تھا

اور اس سے بھی زیادہ خوشی اسے چاکلیٹ کیک کی تھی جو گھر چل کر اسے ملنے والا تھا کیونکہ اگر یہاں کچھ الٹا سیدھا ہو جاتا اور حجاب کا موڈ آف ہو جاتا تو اسے اور اس کے معصوم بچے موسی کو کچھ نہیں ملنا تھا سوائے گھوریوں کے

زاوق تیری برتھ ڈے والے دن ہمیں اتنی بڑی کامیابی ملی ہے سلیبریشن تو بنتا ہے شام نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

نہیں نہیں بالکل بھی نہیں موسی ابھی تک جاگ رہا ہو گا ہمارا انتظار کر رہا ہوں گا آپ پارٹی کریں ہم گھر کے لیے نکلتے ہیں۔حجاب نے فوراً سے کہا

رائٹ سب سے پہلے فیملی شام نے اس کی بات پر مسکراتے ہوئے کہا

نو سر سب سے پہلے وطن پھر فیملی حجاب نے اس کی بات پر مسکراتے ہوئے کہا

جبکہ زاوق سر ہلا کر رہ گیا شاید آگے چل کر اس کی زندگی بھی ایسی ہی ہونی تھی لیکن وہ جانتا تھا احساس سب سمجھ جائے گی

❤

وہ شام کے ساتھ ہوٹل میں بیٹھا اپنا برتھ ڈے سیلیبریٹ کر رہا تھا جب اس کا فون بجا

ہیلو سر تھانے پہنچتے پہنچتے گاڑی سے تین لوگ بھاگ گئے ہیں ہم نے ہر جگہ ڈھونڈا لیکن وہ کہیں نہیں ملے مجھے لگتا ہے اس مشن میں وہ تین بہت اہم تھے

جس کی وجہ سے کنگ اور اس کے لوگ کافی ڈرے ہوئے تھے آفیسر نے اسے پوری بات بتائیں

بھاگنے والوں میں جاوید سدرہ اور ارسلان شامل ہیں۔فون رکھ کر اس نے شام کو ساری بات بتائی

لیکن اس کے لیے وہ اتنے پریشان نہیں تھے یہ ان کے لیے کوئی بہت بڑی بات نہ تھی اگر وہ قلب تک پہنچ کر اتنے لوگوں کو گرفتار کر چکے تھے تو کنگ تک پہنچنا بھی ان کے لئے مشکل نہ تھا کیونکہ اس کا بہت سارا مال ان کے قبضے میں تھا

جسے چھڑانے کے لئے وہ کچھ بھی کر سکتا تھا وہ لوگ جن کے لی خاص تھے کینگ انہیں بھگا چکا تھا۔

اور اب زاوق کو کنگ کو ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں تھی وہ خود اس پر حملہ کرنے والا تھا وہ اس کے گروپ کے چار لوگوں کی تفصیل لے کر ضرور ان کے ساتھ کچھ الٹا سیدھا کر کے اپنا پیسہ واپس لینے والا تھا

جس کے لئے زاوق شام حجاب اور زائم چاروں تیار تھے حجاب اور زائم اپنے بیٹے موسی کو کل ہی واپس بورڈنگ بھیجنے والے تھے۔

جبکہ شام کو اس بات کی کوئی ٹینشن نہ تھی۔

اس کی کوئی فیملی نہ تھی وہ یتیم تھا جو اپنے وطن کے لیے کچھ کرنے کی خاطر آرمی جوائن کر چکا تھا۔

جبکہ زاوق کے بارے میں انفارمیشن نکالنا اتنا بھی آسان نہ تھا زاوق کے بارے میں آرمی والے بھی بس اتنا ہی جانتے تھے کہ اس کے والدین نے ایکسیڈنٹ میں گزر چکے ہیں

❤

اس واقعے کو تقریبا ایک ہفتہ گزر چکا تھا احساس کے پیپر شروع ہونے والے تھے جس کی وجہ سے وہ اس سے بالکل تنگ نہیں کر رہا تھا

سدرا کا اتنے دن غائب رہنا سب نے نوٹ کیا تھا سدرہ کے ساتھ ساتھ کالج کے بہت سارے اسٹوڈنٹس کے بارے میں پتہ چلا تھا کہ وہ کسی کلب میں نشے کی حالت میں پائے گئے ہیں سب نے یہی کہا امیر باپ کی بگڑی ہوئی اولاد ہیں یہ کام ان کے لیے کوئی برا نہیں

ایسے معاملوں میں نہ پڑتے ہوئے سب اپنے اپنے کام سے کام رکھا تھا

وہ کلاس لے کر باہر آیا تو شام کلاس کے باہر کھڑا تھا

کیا بات ہے میرے مجنوں کیا ہوا زارا نہیں آئی کیا شام کی زارا کے لئے پسند گی وہ نوٹ کر چکا تھا جس کی وجہ سے وہ اکثر اسے چھیڑتا تھا وہ جانتا تو نہیں تھا کہ زارا کے ساتھ اس کی محبت سہی ہے یا غلط وہ کبھی اس کا نصیب بنے گی یا نہیں لیکن شام کی آنکھوں میں اس کے لیے احساس دیکھ کر اسے اچھا لگا تھا۔

وہ جانتا تھا کہ شام ایک بہت اچھا انسان ہے اور کسی بھی لڑکی کا نصیب بن سکتا ہے۔

اسے بہت خوشی ہوئی تھی جب شام نے کہا کہ میری بھابی ہر وقت تیری بھابھی کے ساتھ گھومتی رہتی ہے اور اس زاوق نے شام کی بہت درگت بنادی تھی

لیکن ایک دن شام نے پریشانی سے اس سے پوچھا یار میں تو اس کا ٹیچر ہوں وہ تو مجھے اپنا ٹیچر ہی سمجھتی ہو گی نا۔اور دنیا کی نظر میں یہ بات کتنی غلط ہے کہ ایک ٹیچر اپنے سٹوڈنٹ کے ساتھ۔۔۔۔شام کی پریشانی پر وہ مسکرایا

شام نہ تو زارا کا ٹیچر ہے اور نہ ہی میں احساس کا ٹیچر ہوں ہم بس اپنے مشن کے لئے اس کالج میں ہیں اور کچھ ہی دنوں میں یہاں سے چلے جائیں گے۔

ابھی ان کا مشن پوری طرح سے ختم نہیں ہوا تھا جس کی وجہ سے ابھی بھی وہ اسی کالج میں موجود یہاں کے غیر قانونی کام پر نظر رکھے ہوئے تھے

لیکن شام کی باتیں سن کر کبھی کبھی زاوق اک دل چاہتا کہ اسے دو لگا کے رکھ دے۔جو اکثر اس سے کہتا تھا کیا زارا اس کی محبت کو قبول کرے گی

جبکہ زارا کے بارے میں اس نے احساس سے جتنی بھی انفارمیشن لی تھی اسے یہ پتہ چلا تھا کہ وہ آرمی والوں کو بہت پسند کرتی ہے

آئی ہوئی ہے سامنے باہر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جہاں دور زارا ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئی تھی چہرے پر پریشانی لیے گھبرائی نظروں سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی جیسے کسی کی نظروں سے چھپ جانا چاہتی ہو

یہ اتنی گھبرائی ہوئی کیوں ہے زاوق نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا

پتہ نہیں مجھے لگتا ہے اسے کوئی پریشانی ہے بھابی کو بیج نا پوچھنے کے لئے شام نے جیسے اس کی منت کی تھی

جب کہ وہ اس کے بات پر سر ہلاتا اندر چلا گیا

مس احساس زاوق شاہ کیا زارا آپ کی دوست ہے وہ اس کے ڈسک پر دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھنے لگا اس وقت کلاس میں بہت کم اسٹوڈنٹ تھے اور وہ ان کے سامنے یہ سوال کیوں پوچھ رہا تھا احساس کو سمجھ ہی نہ آیا وہ تو بس اپنے نوٹس پر جھکی ہوئی تھیں جبکہ حجاب بھی اسی کو گھور رہی تھی

جی ہاں وہ میری بیسٹ فرینڈ ہے احساس نے بتایا

بہت اچھی بات ہے کہ وہ آپ کی دوست ہے لیکن شاید آپ نہیں جانتی کہ جب آپ کی بیسٹ فرینڈ پریشان ہو سٹریس میں ہو تو آپ کو اس کا ساتھ دینا چاہیے نہ کہ یہاں بیٹھ کر اپنے نوٹس بنانے چاہیے۔

شاید آپ کو اندازہ بھی نہیں کہ زارا کب یہاں آپ کے پاس سے اٹھ کر باہر درخت کے نیچے بیٹھی رو رہی ہے۔

کیا اس کی بات سن کر احساس پریشانی سے کھڑی ہو گئی وہ صبح سے جانتی تھی کہ ذارا پریشان ہے لیکن اس بات کو لے کر وہ اس سے کہیں بار پوچھ چکی تھی

اور اب زارا یہاں سے اٹھ کر کہاں چلے گی وہ خود بھی نہیں جانتی تھی وہ تو اپنے نوٹس بنانے میں مصروف تھی

زاوق کو ان دونوں کی دوستی سے کوئی مطلب نہ تھا اسے تو مطلب تھا اپنے دوست سے تھا جس سے زارا کی بے چینی ہضم نہیں ہو رہی تھی

نوٹس سے زیادہ فلحال آپ کے دوست کو آپ کی ضرورت ہے وہ اس کے نوٹس بند کرتے سے کلاس سے باہر چلا گیا۔

ویسے بھی بریک ٹائم تھا وہ آسانی سے زارا سے کچھ بھی پوچھ سکتی تھی

جبکہ اجازت ملتے ہی احساس فورا اپنا سامان وہی پر پھینکتی باہر نکل آئی

اور وہ واپس شام کے قریب کھڑا ہو گیا

اور اب وہ دونوں ان دونوں کو ایک ساتھ بیٹھے بات کرتے دیکھ رہے تھے اتنے دور سے وہ کیا باتیں کر رہی تھی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا

زارا اپنی آنکھیں صاف کرتے ہوئے ناکام سے مسکرانے کی کوشش کر رہی تھی کچھ تو تھا جو زارا کو بے حد پریشان کر رہا تھا اور اس کی یہی پرشانی شام دیکھ نہیں پارہا تھا

ذاوق اور شام نہ جانے کب سے ان دونوں کو باتوں میں مصروف دیکھ رہے تھے ایسا لگ رہا تھا کہ وہ اس سے وجہ جانے میں کامیاب رہی ہے لیکن وجہ جاننے کے بعد وہ خود بھی بہت پریشان ہو گئی تھی

اور اس کی یہی پریشانی شام کو پریشان کر رہی تھی

یار یہ لڑکی تو ہمیشہ ہنستی بولتی رہتی ہے اچانک اسے ہوا کیا ہے کہیں گھر میں کوئی مسئلہ نہ ہو شام کا دیہان باہر کی طرف تھا

آنے دے تیری بھابھی کو آکر بتائے گی کیا مسلہ ہے اس نے شام کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

یار یہ لڑکی ہمیشہ ہنستی مسکراتی اچھی لگتی ہے وہ سمجھ چکا تھا زارا کی اداسی شام کو اچھی نہیں لگ رہی۔شاید محبت ایسی ہی ہوتی ہے ایسی ہی محبت تو وہ بھی کرتا تھا اپنی احساس سے

تھوڑی دیر کے بعد وہ زارا کے قریب سے اٹھ کر اندر کی طرف آئی۔

جب شام نے اسے جانے کا اشارہ کیا وہ شام کو دیکھتا ہوا احساس کی طرف آگیا

سب ٹھیک ہے نہ وہ اسے گھبرائے ہوئے دیکھ کر پوچھنے لگا

زاوق وہ دراصل مجھے کچھ۔۔۔۔۔اساس سے بولا نہ گیا اس طرح کی سچویشن اس کی زندگی میں پہلی بار آئی تھی

بولو احساس کیا بات ہے زارا پریشان کیوں ہے کیوں رو رہی تھی وہ اتنا۔۔زاوق پھر سے پوچھنے لگا

اسے کچھ پیسوں کی سخت ضرورت ہے میں بابا یا ماما کو اس بارے میں نہیں بتا سکتی اور وہ بھی اپنے ماں باپ سے پیسے نہیں لے سکتی۔اگر اسے پیسے نہیں ملے تو کچھ بہت برا ہو جائے گا۔

احساس نے اداسی سے کہا

تم فکر مت کرو احساس بتاؤ مجھے کتنے پیسے چاہیے اسے زاوق نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

پچاس ہزار۔۔احساس نے ایک نظر دور بیٹھی زارا کی طرف دیکھتے ہوئے بتایا

اتنے پیسوں کا کیا کرے گی وہ۔۔؟ایک سٹوڈنٹس کا سارا خرچہ اس کے والدین اٹھا رہے تھے وہ اتنے پیسوں کا کیا کرے گی وہ سوچ میں پڑ چکا تھا

پتا نہیں بس اسے چاہیے اس نے مجھ سے مدد مانگی ہے اور میں اس کی مدد کرنا چاہتی ہوں۔۔

دو ڈھائی ہزار تو میرے پاس ہیں باقی آپ دے دیں میں آہستہ آہستہ آپ کو واپس کر دوں گی۔

اس کا انداز صاف ادھار مانگنے والا تھا اور اس کے انداز پر وہ مسکرائے بنا نہ رہ سکا

ٹھیک ہے تم مجھ سے پیسے لے لو لیکن کتنا آہستہ آہستہ واپس کرو گی یہ بتا کر وہ اپنی ہنسی دبا کر بولا

افف کتنے لالچی شخص ہیں اتنی دولت کے مالک ہیں پھر بھی 50000 کے لئے مرے جا رہے ہیں کنجوس کہیں کے۔ وہ دل ہی دل میں بولی

تین مہینوں میں واپس کر دوں گی احساس کو پتا تھا کہ تین مہینے میں اس کے اس سال کا رزلٹ آجائے گا اور پھر وہ جو بھی کچھ مانگے گی ماما بابا سے وہ اسے دے دیں گے۔

ٹھیک ہے لیکن اگر مجھے وقت پر میرے پیسے نہ ملے تو میں اپنے طریقے سے وصول کروں گا۔

وہ مسکراہٹ دبا کر اسے دیکھتے ہوئے بولا جبکہ احساس کو تو اس وقت صرف اپنے دوست کی پرواہ تھی۔

ٹھیک ہے تم جاؤ میں تھوڑی دیر میں پیسے بھیج دیتا ہوں تمہیں وہ مسکرا کر آگے بڑھ گیا

جبکہ وہ واپس زارا کے پاس جا چکی تھی

❤

چھٹی سے تھوڑی دیر پہلے زاوق نے احساس کو کالج کے پیچھے بلایا تھا جہاں وہ اپنی گاڑی کھڑی۔کیے اس کا انتظار کر رہا تھا وہ اپنے پاس کبھی کیش نہیں رکھتا تھا اسی لئے پیسے لانے کے لئے اسے بینک جانا پڑا تھا

ویسے تو شام نے بھی اسے آفر کی تھی کہ وہ پیسے خود دے دے گا ویسے بھی مسئلہ زارا کا ہے اور زارا کا مسئلہ اس کا مسئلہ ہے

لیکن زاوق نے کہا کہ پیسے زارا نے نہیں بلکہ اس کی بیوی نے مانگے ہیں اسی لیے یہ مسئلہ ہے تو شام خاموش ہو گیا

یہ لو اپنی دوست کو دو کہ وہ اپنا مسلہ حل کر سکے اس اس نے پیسے دیتے ہوئے کہا

تھینک یو زاوق میں آپ کے پیسے جلدی واپس کر دوں گی اس سے یقیناً زارا کی پرابلم دور ہو جائے گی وہ خوشی خوشی بولی

لیکن میری پریشانی بن جائے گی وہ اس کا حسین خوشی سے چہک کا چہرہ دیکھتے ہوئے بولا

آپ کی کون سی پریشانی زاوق۔۔۔۔۔وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگی کروڑوں کی جائیداد کا اکلوتا وارث 50 ہزار سے اسے کیا فرق پڑتا تھا

ہاں میرے پیسے جا رہے ہیں اور نہ ہی کوئی گارنٹی دی جا رہی ہے واپسی کی اور نہ ہی تم نے اپنی کوئی چیز میرے پاس ادھار رکھی ہے جس پر میں تم پر یقین کر کے یہ پیسے دے دوں۔وہ بھی سیریز انداز میں بول رہا تھا

اب وہ بات بات پر کہہ رہی تھی کہ وہ پیسے سے لوٹا دے گی تو وہ بھی تو موقع کا فائدہ اٹھا ہی سکتا تھا

آپ میرا یہ بریسلیٹ رکھ لے وہ اسی کا پہنایا ہوا بریسلیٹ اسے دکھاتے ہوئے بولی

تم ہاتھ سے نکالو تو سہی میں ہاتھ نہ کاٹ دوں تمہارا اسے بریسلیٹ کا ہک نکالتے ہوئے زاوق نے فوراً اس کا ہاتھ تھام کر سے آنکھیں دکھائی

بیس لاکھ کی مالیت کا بریسلیٹ وہ ایک سیکنڈ میں 50 ہزار کے لئے اتارنے کو تیار تھی

تو پھر میں آپ کو کیا دوں جس سے آپ کو یقین ہو جائے کہ میں یہ پیسے آپ کو واپس دے دوں گی۔احساس اسے دیکھتے ہوئے بولی جب کہ اندر ہی اندر اسے اس طرح سے دیکھ کر کھول اٹھی تھی وہ اسے اتنا بھوکا ٹائپ کبھی بھی نہیں لگا تھا

تم ایسا کرو ان پیسوں کے بدلے تم روز میرا ایک کام کر دیا کرو تین ماہ تک

مجھے منظور ہے احساس بنا سوچے سمجھے بولی جبکہ اس کے انداز پر وہ پھر سے مسکرایا تھا

گڈ تمہیں ایسے ہی میری ساری باتیں ماننی چاہیے خیر تمہیں روز مجھے کس کرنا ہوگا وہ اسے شاباشی دیتے ہوئے بولا جب کہ اس کی بات سننے کے بعد احساس کا منہ کھل چکا تھا

تمہارا تین ماہ کا وقت آج سے سٹارٹ ہو رہا ہے۔

وہ مسکراتے ہوئے اس کے قریب آیا

مجھے یہ شرط منظور نہیں ہے وہ احتجاج کرتے ہوئے بولی

دیکھو اب تم منظور کر چکی ہو اب کچھ نہیں ہو سکتا اسی لئے کہتا ہوں پہلے بات کو ٹھیک سے سنا کرو پھر قبول کیا کرو چل اب زیادہ ٹائم نہیں ہے میرے پاس

یا تو پیسے یہاں واپس رکھ دو یا میری شرط کو قبول کرو

اس کے انداز سے وہ یہ تو اندازہ لگا چکا تھا کہ زارا کو پیسوں کی جلدی ضرورت ہے اسی لیے وہ پیسے چھوڑ کر نہیں جانے والی تو کیوں نہ وہ اس موقع سے فائدہ اٹھالے اب اتنا حق تو اس کا بنتا تھا

زارا انتظار کر رہی ہے وہ اسے اپنے قریب آتی دیکھ کر بولی

کوئی بات نہیں انتظار کا پھل میٹھا ہوتا ہے اسے انتظار کے پھل میں پچاس ہزار ملے گے

وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے اسے کھینچ کر اپنے قریب کر چکا تھا اور پھر بنا اسے مزاحمت کا موقع دیئے وہ اس کے نرم و نازک لبوں پر جھک گیا

اس کے لبوں پر اپنے محبت کی مہر ثبت کرتے ہوئے وہ پیچھے ہٹا اور اسکا سرخ چہرہ دیکھنے لگا

اب تم یہی بیٹھی رہی تو میں اپنا شوہر والا حق بھی آج ہی وصول کرتے ہوئے ایک بار پھر سے تمہارے قریب آجاؤں گا کیونکہ یہ تو میرے پچاس ہزار کی قیمت ہے شوہر کا حق تو میں کبھی بھی کہیں پر بھی وصول کر سکتا ہے

وہ آنکھ دباتا ہوا ایک بار پھر سے اس کے قریب آیا جب کہ اسے ایک بار پھر سے اپنے قریب آتا دیکھ کر احساس نے فوراً گاڑی کا دروازہ کھولا اور باہر نکل گئی

جبکہ وہ اسے اس طرح سے بھاگتے دیکھ کر مسکرایا تھا

❤

ذاوق کسی قیمت پر احاس اس کو طلاق نہیں دیے گا

عائشہ پیپرز ایک طرف پھینک کر اٹھ کر جانے لگی

وہ کون ہوتا ہے میری بچی کو طلاق نہ دینے والا غلطی ہو گئی ہم سے جو اس کے ساتھ نکاح کر دیا لیکن اب مزید نہیں میں یہ غلطی دہراؤں گا نہیں بلکہ اپنی بیٹی کی شادی کسی بہت امیر انسان سے کر آؤں گا اسے کہو کہ جلد سے جلد میری بیٹی کو فارغ کریں رحمان غصے سے بولے۔

رحمان کیا ہو گیا ہے آپ کو اب تو وہ مکان بھی آپ کے نام کرنے کو تیار ہے ساری جائیداد دینے کو تیار ہے پھر کیوں آپ یہ سب کچھ کر رہے ہیں اب طلاق ضروری تو نہیں وہ آپ کی شرط مان تو رہا ہے عائشہ نے سمجھاتے ہوئے کہا

اب نہیں چاہیے مجھے اس کا یہ مکان اور اس کی وہ دولت کچھ نہیں چاہئے مجھے زاوق شاہ کا

کیونکہ اب میرے پاس اس گھر اور راوق کی دولت سے بھی زیادہ پیسہ ہو گا اتنا امیر شخص ہے دولتمند کروروں ربوں کا مالک اس کے سامنے تو زاوق کچھ بھی نہیں۔

وہ چاہے تو کھڑا کھڑا پورا ملک خرید سکتا ہے

ارے صرف حق مہر میں کروڑوں دے گا

بدبخت عورت سوچ اپنی بیٹی کے بارے میں ایش کرے گی رحمان اسے سمجھاتے ہوئے بولا

ہماری بچی کو ایش نہیں کرنی اس زاوق کے ساتھ ایک آسان زندگی گزارنی ہے خدارا آپ یہ ضد چھوڑ دیں

عائشہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی

بند کر اپنی بکواس میں اتنی کروڑوں عربوں کی جائیداد چھوڑ دوں صرف اس کے لیے اتنا بے وقوف نہیں ہوں میں وہ میری بیٹی ہے اور میں جہاں چاہوں گا اس کی شادی کروں گا کوئی مجھے روک کر دکھائے آج گھر آئی گی تو احساس سے کاغذات پر سائن لے لوں گا

اور ایک بار طلاق نامے پر سائن ہو جائے تو دنیا کی کوئی کوٹ کوئی کچہری ان کی طلاق اور روک نہیں سکے گی وہ اپنے ارادے بتاتا ہوں آکر سے باہر نکل گیا جب کہ عائشہ بہت پریشان ہو چکی تھی

❤

دیکھو یہ لو پیسے اور پلیز تصویریں ڈیلیٹ کر دو ذارا نے ہاتھ باندھتے ہوئے اس کی منت تھی

ارے زارا ڈارلنگ تم نے تو کہا تھا کہ میرے پاس پیسے نہیں ہیں مطلب ہم سے ہوشیاری جانتی نہیں ہو کیا کہ اگر یہ تصویر تمہاری ہم نے آگے پہنچا دیں تو تمہیں کتنا نقصان ہو گا

ذرا سوچو یہ تصویریں اگر میں نے تمہارے باپ یہ تمہارے بھائی کو دے دیں وہ تو تمہارا قتل ہی کر دیں گے

ایسے کیسز میں کوئی یہ دیکھنے کی غلطی نہیں کرتا کی تصویر اصلی ہے یا فیک اور یہ سب کچھ جاننے کے بعد بھی تم نے ہم سے جھوٹ بولا کہ تمہارے پاس پیسے نہیں ہیں

اسی لئے صرف پچاس ہزار مانگیں ہم نے تم سے۔ لیکن اب تمہیں ان تصویروں کو ہم سے ڈیلیٹ کروانے کے لیے تمہیں ،ہمیں ایک لاکھ روپیہ دینا ہو گا

آخر تم نے ہم سے پیسے چھپا کر رکھے ہوئے تھے

میں نے کچھ نہیں چھپایا یہ تو میں نے احساس سے لئے ہیں دیکھو میرے پاس اور بالکل بھی پیسے نہیں میں نے ان کا بھی بہت مشکل سے انتظام کیا ہے پلیز تمام تصویریں ڈیلیٹ کر دو

زارا نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا دو ماہ پہلے کالج میں ہونے والی پارٹی میں زارا نے بہت ساری تصویریں بنوائی تھی لیکن اسے یہ اندازہ ہرگز نہ تھا کہ ان تصویروں کو اس طرح سے استعمال کیا جائے گا

کچھ بے ہودہ قسم کی تصویروں پر زارا کی جھوٹی فوٹو لگا کر اسے بلیک میل کیا جا رہا تھا اور یہ کرنے والے کوئی اجنبی نہیں بلکہ اسی کے کلاس کے دو لڑکے تھے جس کی وجہ سے زیادہ بہت پریشان تھی

پہلے تم لوگوں نے بیس ہزار کا کہا جس کا انتظام میں نے بہت مشکل سے کیا تھا پھر تم نے پچاس ہزار مانگے وہ بھی میں نے جیسے تیسے کر کے دے دیے اب پلیز تصویریں ڈلیٹ کر دو میرے پاس مزید کوئی پیسے نہیں ہیں زارا نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا لیکن سامنے کھڑے دونوں لڑکے اس کی حالت پر ہنسے جا رہے تھے

ایسے کیسے بس کر دے بے بی تم تو سونے کا انڈا دینے والی مرغی ہو ایسے ہی تھوڑی نہیں جانے دیں گے

ابھی تو یہ شروعات۔۔۔

چٹاخ۔۔۔اس کے الفاظ امنہ میں ہی دھرے رہ گئے جب شام کا زور دار تھپڑ اس کے منہ پر لگا

کون سی شروعات ہاں کس بات کی شروعات ہے تیرے اپنے گھر میں ماں بہن نہیں ہے کیا بے غیرت انسان

تم جاؤ یہاں سے اس نے ایک اور زور دار تھپڑ اس لڑکے کو مارتے ہوئے زارا کو جانے کا اشارہ کیا

لیکن سر میرے فوٹوز۔۔۔۔

میں نے کہا جاؤ یہاں سے شام نے غصے سے گھورتے ہوئے کہا تو وہ نظر جھکا گئی

پر فوراً وہاں سے اپنی کلاس کی طرف چلی گئی

❤

احساس کو آتے ہی بابا نے اپنے کمرے میں بلا لیا

تو فوراہی چینج کر کے سب سے پہلے بابا کے کمرے میں چلی گئی ماماتو گھر پہ نہیں تھی پڑوس کی آنٹی کی طبیعت زیادہ خراب ہو جانے کی وجہ سے وہ انہیں دیکھنے چلی گئی تھی

آبیٹا اندر آجا اسے دروازے پر کھڑا دیکھ کر بابا نے مسکراتے ہوئے اسے اندر بلایا

جی بابا آپ نے بلایا مجھے ان کے قریب بیٹھتے ہوئے بولی

ہاں یہ کام تھا ان پیپرز پر سائن کر دے بڑے ضروری کاغذات ہے تیرے سائن چاہیے ان پر

بابا نے پیپر سامنے کرتے ہوئے کہا

بابا یہ کس چیز کے پیپرز ہیں۔۔۔بیوٹیشن کلاس کا ایڈمیشن فارم اس نے پیپر اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے پیپر پر لکھی تحریر پڑھی

ہاں بیٹا تو نے کہا تھا نہ کہ بیوٹیشن کا کورس کرنا چاہتی ہے اس کے پیپرز لینے گیا تھا میں

بس جلدی سے ان پر سائن کر دے تاکہ میں جمع کراوں پھر جلدی ہی تیرے پیپر شروع ہو جائیں گے اور اس کے بعد گھر پہ فارغ بیٹھنے سے بہتر ہے کہ تو کچھ سیکھ لے ویسے بھی تو لڑکیوں کو بڑا شوق ہوتا ہے نا یہ کورس کرنے کا

رحمان نے پینسل کے ہاتھ میں پکڑ آتے ہوئے کہا

اس سے پہلے کہ وہ ان پر سائن کرتی کسی نے اس کا ہاتھ تھام لیا

اپنے سامنے عائشہ کو کھڑے دیکھ کر وہ اس کا چہرہ دیکھنے لگی

ماما بابا بیو ٹیشن کورس کے پیپر زلائے تھے میں وہی سائن کر رہی تھی احساس نے مسکراتے ہوئے بتایا لیکن عائشہ نے اس کے ہاتھوں سے پیپر زلے کر دو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیے

ماما آپ نے کیا کیا احساس انہیں حیرانگی سے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی

جب کہ وہ غصے سے رحمان صاحب کو دیکھ رہی تھی

بالکل صحیح کیا ہے میں نے احساس یہ پیپر ز کسی بیو ٹیشن کورس کے نہیں تیری اور زاوق کی طلاق کے ہیں تیرے بیو ٹیشن کورس کے نام پر جو صرف تیرے بابا دکھاوے کے لیے لائے ہیں یہ دھوکے سے تمہاری اور زاوق کی طلاق کروانا چاہتے تھے

اگر میں وقت پہ نہ آتی تو نہ جانے کیا ہو جاتا۔

عائشہ نے رحمان صاحب کو گھورتے ہوئے احساس کو ساری بات بتائی

تو وہ بے یقینی سے اپنے باپ کو دیکھنے لگی

ہاں تو کیا غلط کر رہا ہوں میں ایک اچھی زندگی کے لیے یہ قدم اٹھانا بہت ضروری ہے

اب کیا ساری زندگی میں اس آدمی کے ساتھ اپنی بیٹی کو باندھ دوں جس کا اپنا نہ کوئی بھروسا ہے اور نہ ہی اس کی زندگی کا

مجھے میری بیٹی کے لیے ایک ایسا انسان چاہیے جو اسے ہمیشہ خوش رکھے

ہر حالات میں اس کے ساتھ رہے پیسے دولت کسی چیز کی کمی نہ ہو میری بیٹی کو۔ رحمان بنا شرمندہ ہوئے بولے

لیکن اب کیوں رحمان اب تو وہ آپ سب کچھ دینے کو تیار ہے یہاں تک کہ اپنے ماں باپ کی آخری نشانی تک آپ کے نام کرنے کے لیے تیار ہے۔ پھر۔۔۔۔

نہیں چاہیے مجھے اب چھوٹا سا گھر اب تو میں حویلی لوں گا حویلی۔ رضوان مرزا کو میری بیٹی پسند آ گئی ہے اور وہ اس سے نکاح کرنا چاہتا ہے رضوان مرزا کوئی چھوٹا موٹا نام نہیں ہے ارے مہرانی بنا کر رکھے گا میری بیٹی کو اور کہاں ہم اس زاوق کے پیچھے پڑے ہیں

رحمان صاحب ابھی نہ جانے کیا کیا اور کہتے کہ عائشہ نے موبائل نکالتے ہوئے زاوق کا نمبر ملایا

وہ بہت کم اسے فون کیا کرتی تھی۔ عائشہ کا فون آتا دیکھ کر زاوق مسکرایا

السلام علیکم امی جان کیسی ہیں آپ۔۔۔؟ زاوق نے سارا کام کاج چھوڑتے ہوئے سب سے پہلے عائشہ کا فون اٹھایا

زاوق آکر اپنی امانت لے جاؤ ابھی اور اسی وقت میں احساس کی رخصتی کرنا چاہتی ہوں۔

سب کچھ ٹھیک تو ہے امی جان ان کی بات سن کر وہ حیران ہوا تھا

کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے جو میں نے کہا ہے تم کرو عائشہ نے کہتے ہوئے فون بند کر دیا جب کہ وہ حیرانگی سے اپنے فون کو دیکھنے لگا

یہ تم ٹھیک نہیں کر رہی عائشہ اپنی بیٹی کے ساتھ کیسے زیادتی کر سکتی ہو تم۔۔۔ رحمان غصے سے بولے

زیادتی اس کے ساتھ تب ہو گی جب میں زاوق کے ساتھ دھوکے سے اس کی طلاق کروا دوں۔ نا تو میں ایسا کروں

گی اور نہ ہی میں ایسا کچھ ہونے دوں گی تھوڑی ہی دیر میں زاوق یہاں آنے والا ہے بہتر ہو گا کہ اچھے باپ کی طرح اپنی بیٹی کو رخصت کر دیں ورنہ احساس ویسے بھی اس کے نکاح میں ہے وہ۔ اسے لے جانے کا حق رکھتا ہے

عائشہ اس کے غصے سے ڈرے بغیر بولی اور احساس کا ہاتھ تھام کر اسے دوسرے کمرے میں لے گئی

احساس بہت عجیب سی کشمکش میں تھی

ایک طرف اسکا باپ تھا دوسری طرف اس کا شوہر وہ اپنے باپ کی مرضی کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہتی تھی وہ تو اس رشتے میں اپنے والدین ماں باپ دونوں کی رضامندی چاہتی تھی

بابا ماما دور کمرے میں لڑ رہے تھے جبکہ ماما نے اسے کمرے میں بھیجتے ہوئے یہ کہا تھا جا کر تم تیاری کرو

میں تمہیں ایک دلہن کی طرح اس گھر سے رخصت کرنا چاہتی ہوں

ماما کے کہنے پر وہ اپنے کمرے میں آ گئی ان کی کمرے سے ابھی بھی آوازیں آ رہی تھیں

آج وہ اپنے ماں باپ کی لڑائی کی وجہ بن گئی تھی

اس کا باپ چند پیسوں کے لیے اس کی زندگی مشکل میں ڈالنے کو تیار تھا

وہ آدمی احساس کے باپ کو گاڑی بنگلہ اور نہ جانے کیا کیا دینے کا وعدہ کر چکا تھا جس کی وجہ سے اس کے باپ نے لالچ میں آتے ہوئے اس کی شادی اس کے ساتھ کرانے کا فیصلہ کیا

اس رخصتی میں اس کے باپ کی مرضی شامل نہیں تھی لیکن اس کی ماں اسے دلہن کی طرح رخصت کرنا چاہتی تھی اس کی ماں کی کچھ خواہشیں تھیں جنہیں وہ اس طرح سے ادھورا چھوڑ کر نہیں جا سکتی تھی

لیکن باپ کی مرضی کے بغیر اس طرح سے تیار ہوتے ہوئے بھی اسے بہت عجیب لگ رہا تھا

ابھی بھی اپنے کمرے میں سامان پیک کرنے کے بعد تیاری کر رہی تھی جب دروازے کی بیل بجی یقیناً وہ آ چکا تھا

اس میں کوئی بہت شوخ تیاری نہ کی تھی بس سادہ سا سرخ رنگ کا سوٹ پہنا تھا اس کے ساتھ ایک کافی بھاڑی کام جالی کا ڈوپٹہ تھا

وہ اپنا بیگ اٹھا کر خاموشی سے باہر چلی آئی

❤

میں اپنی بیٹی کی رخصتی نہیں کروں گا خبردار جو تم نے میری بیٹی کو ہاتھ بھی نہ لگایا وہ غصے سے آگے بڑھتے ہوئے بولے

آپ روکیں گے مجھے۔۔۔وہ گھورتے ہوئے بولا جیسے کہہ رہا ہو اگر دم ہے تو روک لو

وہ میری بیوی ہے اللہ کے سوا اس دنیا کی کوئی طاقت اسے مجھے یہاں سے لے جانے سے روک نہیں سکتی

پلیز راستے سے ہٹائیں میں بہت ضروری کام چھوڑ کے آیا ہوں۔

آپ کی فضول بحث اور تکرار میں اپنا قیمتی وقت ضائع نہیں کر سکتا امی جان احساس کو بلایں وہ انہیں اگنور کرتے ہوئے بولا۔

ایک باپ کی مرضی کے بغیر تم اس کی بیٹی کی رخصتی نہیں کر سکتے یہ کسی کتاب میں نہیں لکھا وہ غصے سے بولے

اگر باپ اپنی بیٹی کا سودا کرنے پر آجائے تو ایک ماں حق رکھتی ہے اپنی بیٹی کی زندگی کا بہترین فیصلہ کرنے کا عائشہ اس کے سامنے ڈال بن کر کھڑی ہو گئی

احساس کو یہاں سے لے جاؤ وہ زاوق کو دیکھتے ہوئے بولی

یقین کرے مجھے آپ کی اجازت کے علاوہ موجود کسی کی اجازت درکار نہیں ہے

وہ ایک نظر رحمان صاحب کو گھورتا کمرے کی طرف جانے لگا تبھی احساس باہر آئی

سادہ سے سرخ جوڑے میں سیٹ جالی کا سرخ دوپٹہ کیے وہ دلہن تو نہیں لیکن دلہن سے کم بھی نہیں لگ رہی تھی

جیسے زاوق نے سوچا تھا بالکل سادہ سی بنا کسی آزائش کے بھی وہ قیامت ڈھا رہی تھی۔

زاوق نے مسکرا کر ایک نظر اس کے چہرے کو دیکھا اور اس کا ہاتھ تھام کر عائشہ کے سامنے لے آیا جس کے گلے لگ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی

جبکہ رحمان صاحب اپنی ہر کوشش کو ناکام ہوتے دیکھ کر اپنے کمرے میں چلے گئے

جب کہ وہ آنسو بہاتی ہے اپنی ماں کی دعاوں کے سہارے زاوق کے کندھے کا سہارا لیتے رخصت ہو چکی تھی

❤

آج وہ بے انتہا خوش تھا اور اپنی یہ خوشی وہ احساس کے ساتھ شئیر کرنا چاہتا تھا لیکن احساس کو اس قدر اداس دیکھ کر وہ کچھ بھی نہ بول پایا یا سفر خاموشی میں کٹ گیا

وہ ہر تھوڑی دیر کے بعد اس کے چہرے کو دیکھتا جہاں باپ کا ساتھ نا پانے کا غم تھا

وہ بھی اس کے درد میں برابر کا شریک تھا وہ بھی اس کے اپنے تھے

بے شک دولت کے لئے ہی سہی لیکن رحمان نے ایک باپ کی طرح اس کے سر پہ ہاتھ رکھا تھا وہ دل سے ان کی عزت کرتا تھا اور احساس کے والد ہونے کی وجہ سے وہ انہیں اپنے والد کے مقام پر رکھتا تھا

لیکن ان سے اسے یہ امید نہ تھی کہ وہ اپنی بیٹی کے ساتھ اس طرح سے کریں گے

اس سے ان کی حرکت پر غصہ تو بہت آیا لیکن اس نے انہیں کچھ نہیں کہا تھا وہ ان کی بیٹی تھی اس کے بارے میں بہتر سوچنے کا وہ حق رکھتے تھے

لیکن اب نہیں کیوں کہ اب وہ زاوق کی بیوی بھی تھی وہ کیسے اسے دھوکے میں رکھ کر پیپر سائن کروانے کی کوشش کر رہے تھے۔

یہ بات اسے عائشہ نے بتائی تھی اگر وہ غلطی سے بھی ان پر سائن کر دیتی تو زاوق کا تو سب کچھ لٹ جاتا

لیکن اس سب کے باوجود بھی اس نے بہت ہمت اور حوصلے سے کام لیا تھا وہ رحمان صاحب کے ساتھ کوئی بد تمیزی نہیں کرنا چاہتا تھا

اسی لئے خاموشی سے گیا اور اپنی احساس کو اپنے ساتھ لے آیا بنا کسی سے کچھ کہے

وہ رحمان صاحب سے بالکل ملنا ہی نہیں چاہتا تھا لیکن پھر بھی ان کے راستے میں آئے جسکی وجہ سے وہ کچھ حد تک ان کے ساتھ بدتمیزی کر گیا تھا

لیکن اس کے لئے بھی انہوں نے ہی اسے مجبور کیا تھا

❤

سر میں نے ساری انفارمیشن نکال لی ہے آپ کا سارا پیسہ پاک آرمی سب کر چکی ہے

کراچی میں جتنے بھی کالجز ہیں جہاں ہمارے لوگ ہیں فل لوگوں نے سب سے بڑے کالج کو ٹارگٹ کیا تھا ہر کالج میں چار لوگوں کی ٹیم ہے جو صرف اور صرف آئی ایس آئی والوں کے لیے کام کر رہی ہے

ان لوگوں کا مقصد ڈرگز کو ختم کر کے جوان نسل میں نشہ ختم کرنا ہے

یہ ٹوٹل چار ٹیمیں ہیں جو کہ کراچی کے چار بڑے کالجز میں موجود ہیں سب سے بڑی ٹیم کا لیڈر رزاوق حیدر شاہ تھا۔

جس کی ٹیم میں شام حجاب اور زائم شامل ہیں۔شام کے بارے میں پتا کروایا ہے ہم نے اس کی کوئی فمیلی نہیں ہے جب کہ حجاب اور زائم کا ایک بیٹا بھی ہے

سر اگر آپ کے ہیں تو بچے کو اٹھالیں سدرہ اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے بولی جب کنگ نے نفی میں سر ہلایا

مجھے میرا پیسہ واپس چاہیے اور اپنا پیسہ واپس حاصل کرنے کے لئے مجھے درخت کے پتوں کو نہیں بلکہ جڑروں کو پکڑنا ہو گا۔

ان کے گروپ کا لیڈر رزاوق ہے جس کی کمزوری کو میں جڑ سے پکڑ چکا ہوں اب بس اکھارنا باقی ہے کنگ نے ایک بلند قہقہ لگاتے ہوئے کہا

اندھیرا دھیرے دھیرے چھا رہا تھا ابھی شام اپنے گھر واپس جا رہا تھا

جب اچانک اسے سڑک کے کنارے زارا کھڑی نظر آئی

زارا اس وقت یہاں کیا کر رہی ہے وہ حیرت سے سوچتا ہوا گاڑی کو آگے بڑھا کر اس کے سامنے لے آیا

ویسے تو آج کل اسے ہر طرف زارا ہی نظر آتی تھی۔ لیکن اس وقت اسے زارا کے ساتھ ایک اور لڑکی بھی کھڑی نظر آئی اور کچھ فاصلے پر ایک ڈرائیور گاڑی ٹھیک کرنے میں مصروف تھا

دونوں کے چہرے کے تاثرات اکتاہٹ سے بھرپور تھے

شام نے گاڑی ان کے سامنے روکی اور دوسری طرف سے گاڑی کا شیشہ کھولتے ہوئے اپنے دل کے جذبات کو کنٹرول کیا اور ذرا سے جھک کر زارا سے یہاں رکنے کی وجہ پوچھنے لگا

خیر وہ تو اس کے سامنے تھی کہ گاڑی خراب ہو چکی ہے جس کی وجہ سے وہ یہاں سڑک کے کنارے کھڑی ہے لیکن پھر بھی زارا سے بات کرنے کا کوئی نہ کوئی بہانہ تو چاہیے تھا

شام سر کیسے ہیں آپ ذارا نے مسکراتے ہوئے کہا دو دن پہلے جب شام نے اس لڑکے کے موبائل سے اس کی ساری تصویریں ڈیلیٹ کر کے اسے یقین دلایا تھا کہ اب وہ لڑکا اسے بلیک میل نہیں کرے گا وہ اسی دن سے اس کا شکریہ ادا کرنا چاہتی تھی

لیکن اسے موقع ہی نہیں ملا

جی میں یہاں سے اپنے گھر جا رہا تھا۔ آپ کو کھڑے دیکھا تو پوچھنے کے لئے رک گیا سب خیریت ہے نا۔

جی سر سب خیریت ہے۔ وہ دراصل ہم شاپنگ کے لیے آئے تھے کہ گاڑی خراب ہو گئی

اور ایسی منحوس جگہ ہے یہاں پر سروس بھی نہیں کہ گھر میں فون کر کے ہی بتا دوں ڈرائیور چاچا کب سے گاڑی ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن شاید نہیں ٹھیک ہو گی زارا نے مایوسی سے کہا

ارے اس میں پریشان ہونے والی کونسی بات ہے۔۔۔ آیئے میں آپ کو آپ کے گھر ڈراپ کر دیتا ہوں۔ ویسے بھی بہت اندھیرا ہو رہا ہے۔

تھینک یو سو مچ سر ابھی گاڑی ٹھیک ہو جائے گی زارا نے معذرت کرنا چاہی

اس طرح سے وہ کسی کے ساتھ گھر تو نہیں جا سکتی تھی جب کہ اس کے گھر والوں نے اسے ڈرائیور کے ساتھ بھیجا ہوا تھا

ڈرائیور چاچا ان کے گھر کے بہت پرانے ڈرائیور تھے اور ان کے گھر والوں کے لئے کابل اعتماد بھی

زارا چلو نا گھر چلتے ہیں یار میرے گھر والے انتظار کر رہے ہوں گے ذارا کی سہیلی بولی جو کہ ایسی کے محلے میں رہتی تھی۔

کچھ ہی دن میں اس کی شادی ہونے جا رہی تھی اور وہ آجکل بازاروں کے چکر کاٹنے میں مصروف تھی

اس وقت وہ بیوٹی پارلر سے آئی تھی ان کی اپوائنمنٹ کافی لیٹ تھی جس کی وجہ سے وہ اتنی لیٹ ہو گئی اور پھر راستے میں گاڑی خراب ہو گئی

زارا میں کوئی اجنبی انسان نہیں ہوں آپ مجھ پر اعتماد کر سکتی ہیں زارا کا انکار کرنا شام کو بالکل اچھا نہ لگا تھا

نہیں سر ایسی کوئی بات نہیں ہے میں تو بس۔۔

اگر ایسی کوئی بات نہیں ہے تو میرے ساتھ چلنے میں کیا مسئلہ ہے دیکھیں آپ کی دوست بھی کافی لیٹ ہیں انہیں بھی جلدی گھر پہنچنا ہے اس لڑکی کی باتوں سے اندازہ لگا چکا تھا کہ وہ اس کی کوئی فیملی ممبر نہیں بلکہ دوست ہے

زارا نے ایک نظر اپنے ساتھ کھڑی لڑکی کو دیکھا جو اس کی ہاں کی منتظر کھڑی تھی

سارا نے اسے ہاں کا اشارہ کیا تو وہ خوش ہو گئی

وہ بس جلد از جلد گھر جانا چاہتی تھی

ویسے تیرے سر بہت ہینڈسم ہیں وہ گاڑی میں بیٹھتے ہوئے سرگوشی نما آواز میں بولی

ہینڈسم تو ہیں زارا نے خوشی سے کہا

شاٹ اپ تو ایسا نہیں بول سکتی تمہارے ٹیچر ہیں وہ اسے گھورتے ہوئے شرارتی انداز میں بولی تو زارا بھی مسکرا دی

تم بھی اس طرح سے نہیں بول سکتی دو دن میں تمہاری شادی ہے زارا نے بدلہ چکایا

ویسے کیا کر رہی تھی آپ لوگ اس وقت یہاں پر شام نے بات کرنے کی غرض سے کہا

جب زارا ڈرائیور چچا کو اعتماد میں لیتی گاڑی میں آ بیٹھی تھی

وہ دراصل سر یہ میری سہیلی ہے آسرا دو دن میں اس کی شادی ہے اسی کے سلسلے میں ہم پالر آئے ہوئے تھے ہماری اپوائنٹمنٹ بہت لیٹ تھی جس کی وجہ سے ہم بہت لیٹ ہو گئے

اور واپسی میں گاڑی خراب ہو گئی شکر ہے کہ آپ مل گئے ورنہ نہ جانے اور کتنی دیر اور وہاں رکنا پڑتا زارا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

شادی بہت بہت مبارک ہو اللہ تمہیں زندگی کی ہر خوشی نصیب کرے اس نے مسکراتے ہوئے سے دعا دی

جبکہ اسرا تھینکس کہتی شرما دی

ویسے اتنی کم عمر میں شادی تمہاری پڑھائی مکمل ہو گئی کیا اس نے آسرا سے پوچھا۔

سر پڑھائی پوری کر کے کیا کرنا ہے مجھے کون سا کوئی جاب کرنی ہے اور بابا کا فیصلہ ہے اور بیٹیوں کا فرض ہوتا ہے کہ اپنے باپ کے ہر فیصلے پر عمل کرے بیٹوں کا تو نہیں پتہ لیکن بیٹیوں کے معاملے میں باپ سے زیادہ نرم دل اور کوئی نہیں ہوتا۔

باپ اپنی ہر ممکن کوشش کے ساتھ اپنی بیٹی کو دنیا کی ہر خوشی دینے کی کوشش کرتا ہے۔ بدلے میں کیا چاہتا ہے صرف عزت کے ساتھ رخصتی۔ تو اس میں غلط کیا ہے جو اپنی بیٹیوں کی ہر خواہش پوری کر دے کیا اس کی بیٹی اس کے لیے اتنی نہیں کر سکتی

کیا تم اس شخص سے محبت کرتی ہو شام یہ سوال کیوں پوچھ رہا تھا وہ خود بھی نہیں جانتا تھا

نہیں سر میں نے تو ان کو دیکھا بھی نہیں ہے۔بس بابا کے فیصلے کے آگے سر جھکا دیا اس نے مسکراتے ہوئے کہا

محبت بھی کوئی چیز ہوتی ہے آسرا وہ اس لڑکی کی ہمت دیکھتے ہوئے بولا

میں اکثر سنتی اور پڑھتی ہوں محبتیں باپ کی پگڑی کے سامنے ہار جاتی ہیں۔

لیکن مجھے سمجھ نہیں آتا یہ محبتیں باپ کی پگڑی کے نیچے پیدا کیسے ہوتی ہے۔باپ کی پگڑی بچانے کے لیے بیٹی نے محبت کو قربان کر دیا۔لیکن مجھے سمجھ نہیں آتا کہ جب یہ محبت پیدا ہوئی تب باپ کی پگڑی کا خیال نہیں آیا

اللہ ہر بیٹی کو ایسی نا محرم محبت سے دور رکھے۔جو باپ کی پگڑی کے نیچے پیدا تو ہو جاتی ہے لیکن اس پگڑی کو بچانے کے لیے اس ناجائز محبت کی قربانی دینی پڑتی ہے۔

میرے نزدیک ہر لڑکی کو ایک بات یاد رکھنی چاہیے۔

تمہارا محرم تمہارا باپ تمہارا بھائی تمہارا شوہر۔کسی چوتھے انسان کی محبت تمہارے دل میں پیدا ہو کبھی اپنے دل کو اتنا نرم نہ کرو۔

کیوں کہ اپنے دل کو نرم کر کے ناجائز محبتوں کو دل میں پال کر ان کے بچھڑنے کا الزام باپ کی پگڑی اور بھائیوں کے مان پر لگا دیے جاتا ہے۔

لیکن جب یہ محبتیں پیدا ہوتی ہیں تب نہ باپ کی پگڑی کا خیال ہوتا ہے اور نہ ہی بھائی کے مان کا۔

آسرا کی باتوں نے اسے کافی متاثر کیا تھا وہ چھوٹی سی لڑکی کافی گہری باتیں کرتی تھی

انہیں گھر چھوڑنے کے بعد وہ اپنے راستے پر جا چکا تھا۔

جب کہ زارا اسے اصرار ہی کرتی رہی کہ وہ چائے تک رک جائے لیکن وہ نہیں رو کا

لیکن زارا کو آتے آتے بتایا کہ وہ بہت جلد یہاں آئے گا زارا نہ وجہ نے پوچھی تھی اور نہ ہی اس نے بتائی تھی۔

❤

اس نے گھر میں قدم رکھا تو گھر میں بالکل اندھیرا چھایا ہوا تھا۔زاوق نے اسے اندر جانے کا کہتے ہوئے گاڑی روکنے کرنے چلا گیا اس کا سامان ابھی تک گاڑی میں ہی تھا زاوق نے کہا تھا کہ وہ لے آئے گا

اس نے موبائل کی روشنی سے سوئچ بورڈ ڈھونڈا جو دروازے کے بلکل ساتھ تھا اس نے لائٹ آن کی

صاف ستھرا جگمگاتا گھر جیسے وہ اس دن بھی نہیں دیکھ پائی تھی اس دن اس نے یہی سوچا تھا کہ وہ یہ گھر وہ زاوق کے ساتھ دیکھے گی۔

کیا ہوا احساس تم یہاں کیوں رکی ہو۔۔۔وہ بھی دروازے کے نزدیک کھڑی تھی جب وہ لوٹ آیا

کچھ نہیں بس آپ کے ساتھ اندر جانا چاہتی ہوں آپ کے ساتھ ہی یہ گھر دیکھنا چاہتی ہوں احساس نے مسکرا کر کہا

اس وقت اس کے چہرے پر کوئی مایوسی نہ تھی وہ کچھ حد تک ریلیکس ہو چکی تھی

زاوق نے مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ تھاما

چلو آؤ میں تمہیں یہ گھر دکھاتا ہوں میں جانتا ہوں اس دن بھی تم نے یہ گھر نہیں دیکھا تھا

آئی ایم سوری میں تمہیں اس دن ایسے ہی چھوڑ کر چلا گیا۔ لیکن بہت ضروری کام تھا اگر ضروری نہ ہوتا تو نہیں جاتا وہ اس کا ہاتھ تھام کر اسے گھر کا کونا کونا دکھاتے ہوئے بتانے لگا

آج بھی آپ ضروری کام چھوڑ کر آئے تھے نا میں کوشش کروں گی کہ میں آپ کے کام کے بیچ بالکل بھی نا آؤں مجھے پتا ہے آپ اپنے کام سے بہت پیار کرتے ہیں اور میں چاہتی ہوں کے آپ کا یہ پیار آپ کے کام اور اس وطن کے لیے ہمیشہ بنا رہے ہیں

احساس نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ بھی مسکرا دیا

تھینک یو میری میٹھی سی جان اب اگر اجازت ہو تو کچھ کھا لیں مجھے بہت سخت بھوک لگی ہے احساس کو پتا تھا کہ راستے میں ہوٹل میں اس نے اپنے اور اس کے لئے کھانا پیک کروایا تھا

بھوک تو مجھے بھی بہت سخت لگی ہے آج ہم باہر کا کھانا کھائیں گے. لیکن کل سے کھانا میں گھر پر بنایا کروں گی۔ احساس نے کیچن کی راہ لیتے ہوئے کہا تو وہ مسکرا دیا بالکل بھی نہیں جب تک تمہارے پیپر نہیں ہو جاتے تب تک تم گھر کا کوئی کام نہیں کرو گی پیپرز کے بعد جو چاہے کرو اور ویسے بھی کچھ عرصے بعد تم بچوں میں بیزی ہو جاؤ گی

وہ مسکراتے ہوئے بول کر اس کے آگے چل دیا جبکہ بچوں کا نام سنتے ہی احساس کے قدم وہیں رک گئے

چہرہ لال ٹماٹر ہو چکا تھا جبکہ زاوق بنا اس کی حالت پر غور کیے آرام سے کھانے کے لئے پلیٹس نکال رہا تھا

کیا ہوا جانم تم وہاں کیوں رک گئی کیا بھوک نہیں لگی زاوق مسکراتے ہوئے بولا جب کہ احساس بنا کچھ بولے اس کے قریب آ بیٹھی

زاوق کے ہزار پر منع کرنے کے باوجود اس نے برتن اٹھا کر نہ صرف کچن میں رکھے بڑے اچھے سے دھو کر واپس سلیقے سے وہیں رکھ دیا جہاں پہلے تھے

وہ جانتی تھی کہ زاوق صفائی کو پسند کرتا ہے

وہ خود بھی صاف ستھرا رہتا ہے اور اپنے رہنے کی جگہ کو بھی صاف ستھرا رکھتا ہے یہ اس کے بچپن کی عادت تھی اسنے کبھی زاوق کا کمرہ گندہ نہیں دیکھا تھا اور نہ ہی یہ گھر

سارا کام ختم کر کے اس نے اپنے کمرے میں جانے کا سوچا جہان زاوق اس کا انتظار کر رہا تھا

ایک طرف زاوق کے بارے میں سوچتے ہوئے اس کے گال سرخ ہو رہے تھے جبکہ دوسری طرف نہ جانے کیوں اس کے اندر ایک خوف تھا

آج سے اس کی زندگی بدل جائے گی کیا وہ عام لڑکیوں کی طرح زندگی گزرے گی کیا وہ ایک اسٹوڈنٹ کی زندگی گزار سکے گی

بہت سارے سوالوں کے ساتھ اس نے کمرے میں قدم رکھا جہاں وہ بیڈ پر لیٹا ہوا کوئی فائل دیکھ رہا تھا اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے اپنی ساتھ سائڈ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا

وہ آہستہ آہستہ چلتی بیڈ کے ایک کونے پر آبیٹھی

اس کی گھبراہٹ کو دیکھتے ہوئے زاوق نے مسکرا کر اس کا ہاتھ تھاما اور اپنی طرف کھینچ لیا

کیا کیا سوچ رکھا ہے اس چھوٹے سے دماغ میں کونسی سوچ سوار ہے مجھے بتاؤ

وہ اس کا سر تکیہ کے ساتھ لگاتا خود اس پر جھکا ہوا تھا

کچھ نہیں۔۔۔کچھ بھی تو نہیں۔۔۔وہ پہلی بار تو اس کے اتنے قریب نہیں آیا تھا پھر اتنا ڈر نہ جانے کیوں اس کے ہاتھ پیر کانپ رہے تھے دل زور زور سے دھڑک رہا تھا

جب زاوق نے اس کے دل کی دھڑکن کو اور بھی سلو کر دیا وہ اس کے لبوں پر جھک کر اور اس کو بوکھلانے پر مجبور کر گیا

کمرے کی خاموشی میں اس کی سانس کا قطرہ قطرہ پیتے ہوئے وہ مدہوش ہونے لگا تھا

جب اس کے لبوں کو آزادی بخشی تو اس کے چہرے سے جیسے خون نچڑنے والا تھا

میری جان اتنا سوچنے کی ضرورت نہیں ہے۔میں جانتا ہوں تمہارے دماغ میں کون سے سوال اٹھ رہے ہیں

یہی سوچ رہی ہونا کہ اس رشتے میں آنے کے بعد کیا تم ویسے ہی رہو گی جیسی اب ہو۔۔۔وہ جیسے اس کی رگ رگ سے واقف تھا

نہیں میری جان اس رشتے میں آنے کے بعد ہر لڑکی بدل جاتی ہے اس کی زندگی کی ایک نئی شروعات ہو جاتی ہے

جس میں اسے بہت ساری چیزوں پر کمپرومائز کرنا پڑتا ہے

لیکن آئی پرامس تمہیں کوئی کمپرومائز نہیں کرنا پڑے گا

میں نہیں چاہتا کہ تمہارے ان ایگزام سے پہلے میں تم پر کسی بھی قسم کا کوئی بوجھ ڈالوں

اسی لئے میں نے سوچا ہے کہ ہم اپنے اس نئے رشتے کی شروات تمہارے پیپرز کے بعد کریں گے

تب تک مجھے اپنے قریب آنے سے روکنا مت کیونکہ حد سے میں بھروں گا نہیں۔لیکن تمہیں یہ ضرور یاد دلاؤں گا کہ تمہاری ہر سانس پر صرف میرا حق ہے وہ نرمی سے اس کے لبوں کو چھوتا پرسوں کون ساہو کر بیڈ پر لیٹ گیا

جب کہ وہیں سے دیکھے جارہی تھی

جان اب تو تمہارا ہی ہو ساری زندگی دیکھتی رہنا اسے کھینچ کر اگلے ہی لمحے اپنی باہوں میں لیتے ہوئے وہ اس کا سر آپنے سینے پر رکھ کر سرگوشی نما آواز میں بولا

جب کہ وہ اس کے سینے سے لگ کر پر سکون سی مسکرائی۔

اس کی ماں نے کہا تھا زاوق تمہیں سمجھتا ہے تمہیں جانتا ہے تمہیں پہچانتا ہے اس کے سامنے وضاحتیں دینے کی تمہیں کبھی ضرورت نہیں پڑے گی

اس نے اپنے دونوں بازو زاوق کے گرد پھیلائے اور پورے حق سے اس کے سینے پر سر رکھ کر پر سکون نیند سونے لگی

❤

اس کی آنکھ کھلی تو باہر سے کھٹ کھٹ کی آواز آرہی تھی

زاوق کے سینے پر سر رکھے رات اتنی گہری نیند سے سوئی کے صبح کی نماز قضا ہو گئی

جب کہ باہر سے آتی آواز اسے کنفیوز کر رہی تھی

اس نے ایک مسکراتی نظر زاوق کے چہرے پر ڈالی اور اٹھ کر باہر نکل آئی جہاں سے آواز آرہی تھی

اس نے کچن میں جھانکا تو ایک درمیانی عمر کی عورت ناشتہ بنانے میں مصروف تھی اسی اندازہ لگانے میں زیادہ وقت نہ لگا کہ وہ میڈ تھی۔

بی بی جی آپ جاگ گئی بیٹھیں میں آپ اس کے لئے چائے بناتی ہوں کل رات صاحب جی کا فون آیا تھا کہ صبح جلدی آ جاؤں ویسے تو میں جلدی آتی ہوں لیکن جس دن صاحب جی کو صبح صبح کام پر جانا ہوتا ہے اس دن جلدی بلاتے ہیں۔

تاکہ جلدی گھر کی صفائی کر سکوں اور تالا لگا کر جاسکے

لیکن کل رات صاحب جی نے بتایا کہ وہ اپنی دلہن کو لائیں ہیں ماشاء اللہ بہت خوب صورت ہیں آپ لیکن یہ کیا کوئی زیور نہیں کوئی لالی نہیں نئی نویلی دلہن اتنی سادہ اچھی نہیں لگتی۔

اور پھر شوہر کے دل پر بھی تو خوبصورت بیوی راج کرتی ہے اسی لئے آج سے ہی تیار رہنا شروع کر دیجئے ویسے تو آپ ہیں بہت خوبصورت کہ صاحب جی بھول کر بھی کسی اور کو نہ دیکھے لیکن پھر بھی بیوی کو احتیاط کرنی چاہیے وہ نان سٹاپ بولے جارہی تھی جب کے احساس کی بات سن کر مسکراتے ہوئے ٹیبل پر بیٹھ گئی

آپ ایسا کریں کہ صفائی کر دیں ناشتہ میں بنالیتی ہوں اس نے مسکراتے ہوئے کہا تو ملازمہ اسے دیکھ کر رہ گئی

ایک دن کی دلہن کو کام ہر گز نہیں کرنے دونگی نئی نویلی دلہن گھر پر راج کرتی ہے اور بعد میں بھی تو یہ سب کچھ آپ نے ہی سنبھالنا ہے چار دن آرام کریں وہ اس کی بات کی نفی کرتے ہوئے بولی

ارے نہیں میں کر لوں گی کوئی بات نہیں ویسے بھی دیکھیں کام کافی زیادہ ہے اور ناشتہ بنانے میں ویسے بہت وقت لگ جائے گا آپ جائیں کام ختم کر لیں تب تک میں ناشتہ بنالوں گی۔

اس نے زبردستی ملازمہ کو صفائی کے لیے بھیجا۔

جب کہ وہ مسکراتے ہوئے ناشتہ بنانے لگی اسنے بہت دل سے زاوق کے لیے ناشتہ بنایا تھا کل رات زاوق کے بارے میں سوچتے ہوئے اس کے لبوں سے مسکراہٹ ایک سیکنڈ کے لئے بھی جدا نہیں ہو رہی تھی کتنا اچھا تھا زاوق

اس کی ہر بات کو سمجھتا تھا چاہے وہ بولے یا نہ بولے

اس رشتے کو سمجھنے کے لئے اسے تھوڑے سے وقت کی ضرورت تھی جو زاوق نے اسے دیا تھا۔

❤

زاوق کی آنکھ کھلی تو احساس اس کے ساتھ نہیں تھی باہر سے آواز آرہی تھی مطلب کہ وہ باہر تھی شاید ملازمہ کے ساتھ۔

وہ خاموشی سے بیٹھ فور کر باہر آگیا

جہاں ملازمہ صفائی میں بیزی تھی اوف وہ کچن میں کھڑی نظر آئی

یہ تم کیا کر رہی ہو میں نے تمہیں منع کیا تھا کہ کسی کام کو ہاتھ مت لگانا۔

ایک بار میری بات مان جاؤ ایسا ممکن ہے کیا وہ اس کے سر پر کھڑا اسے غصے سے گھورتے ہوئے بولا

زاوق غصہ مت کریں ہم پہلے ہی کالج کے لیے لیٹ ہو رہے ہیں۔ایک تو آج کی آنکھ اتنی دیر سے کھولی اور ایک آپ ہیں

چلیں آپ جلدی سے یہاں بیٹھ کر ناشتہ کریں اچھے بچے غصہ نہیں کرتے وہ اس کی گھوروں کو نظر انداز کرتے ہوئے اسے چھوٹا بچہ بنا چکی تھی

جبکہ اس کے انداز پر وہ مسکراتا اس کے گال پر جھک گیا

زاوق۔۔۔اس کی جسارت پر وہ چلائی اور آگے پیچھے دیکھنے لگی کہیں ملازمہ نہ دیکھ لیا ہو

بولو جان دوسری سائیڈ بھی چاہیے کیا وہ مسکراتے ہوئے اس کی دوسری سائیڈ کے گال پر جھکنے لگا جب احساس نے دھکا دے کے پیچھے کیا

بہت بے شرم ہیں آپ وہ اپنے چہرے کے دونوں گالوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے جھینپ کر بولی۔

لیکن وہاں کیسے پروا تھی

میں نہا کر آتا ہوں وہ مسکرا کر جانے کے لئے مڑا جب احساس نے اپنے گالوں پر سے ہاتھ ہٹا

لیکن اگلے ہی لمحے وہ اس کے چہرے کو پیچھے کی طرف سے پکڑتا اس کے دوسرے گال کو بھی اپنے جارحانہ پیار سے سرخ کر چکا تھا

جب کہ اس کے جاتے ہی وہ اپنے دل کی سپیڈ پر ہاتھ رکھ کر اس کی چھوڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی

اس شخص کے ساتھ گزارہ مشکل تھا۔اپنے دونوں گالوں الٹا ہاتھ رکھ ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گئی

❤

وہ واپس آیا تو احساس اس کی تھوڑی دیر پہلے والی جسارت بھلا کر اس کے سامنے ناشتہ رکھنے لگی

یہ صرف آج کے لئے آج کے بعد تم کوئی کام نہیں کرو گی گھر میں ملازمہ ہے وہ سب کچھ کرنے کے تم بس اپنی پڑھائی پر دھیان دو

میں نہیں چاہتا کہ تم فیل ہو جاؤ اور اشادی کے بعد اگر تم فیل ہو گئی تو امی جان کیا سوچیں گی کہ میں نے تمہیں پڑھنے نہیں دیا

جب کہ میں تو صاف کہوں گا اس کہ اپنے دل میں چور تھا یہ ٹھیک سے پڑھتی ہی نہیں

زاوق اب میں دن رات صرف پڑھ تو نہیں سکتی نہ ٹھیک ہے زیادہ کوئی کام نہیں کروں گی اس کے اس طرح سے بولنے پر زاوق نے اسے گھور کر دیکھا تھا جب وہ اپنی بات بدل گئی

صرف صبح کا ناشتہ بنایا کروں گی آپ کے لئے اپنے ہاتھوں سے پلیز۔۔وہ منت بھرے لہجے میں بولی

زاوق نے ایک نظر اس کے چہرے پر دیکھا پھر ہاں میں گردن ہلا دی

لیکن اس سے تمہاری پڑھائی پر اثر نہیں پڑنا چاہیے۔زیادہ سے زیادہ دھیان اپنی پڑھائی پر دو شوہر تمہارا آئی ایس آئی میں مینیجر ہے اور تم بھی بی اے فیل کیا سوچیں گی دنیا وہ اسے تپاتے ہوئے بولا۔جبکہ وہ اسے گھور کر رہ گئی

میں پاس ہو جاؤں گی اس نے جوش سے کہا تھا جس پر زاوق نے مصنوعی مسکراہٹ سے داد دی

زاوق ناشتہ کرنے کے بعد تیار ہونے چلا گیا کیونکہ پہلے اسے اپنے سیکرٹ روم میں جانا تھا

کالج کے گھر کے بہت نزدیک تھا وہ اکیلے ہی کالج آچکی تھی جب کہ نہ جانے زاوق کہاں تھا جو ابھی تک نہیں آیا تھا

اس نے آتے ہی سب سے پہلے زارا کو بتایا کہ اس کی رخصتی ہو چکی ہے اور وہ یہاں کالج کے بالکل قریب ہی رہتی ہے۔

زارا اس کی رخصتی کا سن کر بہت ایکسائٹڈ تھی لیکن جب اس نے پوری بات بتائی تو بہت پریشان ہو گئی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ رحمان انکل اس حد تک کیسے جاسکتے ہیں وہ تو اپنی بیٹی سے بہت محبت کرتے تھے

وہ زارا سے کبھی بھی کچھ بھی نہیں چھپاتی تھی اسی لیے یہ بات بھی اس نے چھپائی نہیں تھی لیکن پھر بھی یہ نہیں بتا پائی کے اس کا باپ دولت کی لالچ کی وجہ سے اس کی شادی کسی اور کے ساتھ کروا رہا تھا

اس نے بس یہی بتایا تھا کہ وہ زاوق کے ساتھ اس کی شادی پر راضی نہیں ہے۔

مجھے تمہارے شوہر سے ملنا ہے سب جانے کے بعد زارا کا پہلا جملہ یہی تھا جو سننے کے بعد وہ مسکرائی

ضرور ملاؤں گی بلکہ انہیں دیکھ کر نا تم شوکڈ ہو جاؤں گی

ارے شاکڈ ہی تو ہونا چاہتی ہوں میں ان صاحب کو دیکھ کر آخر دکھتے کیسے ہیں نیچر کیسی ہے میری سہیلی کا دل کیسے چڑایا ایک ایک سوال پوچھوں گی

اور سالی ہونے کے سارے حق بھی ادا کروں گی میرا نیگ بھی دیں گے وہ بڑے آئے چھپا کر رخصت کروانے والے جانتے نہیں ہیں مجھے زارا افضل خان نام ہے میرا زارا اپنی دھن میں بولے جارہی تھی

جب زاوق کلاس میں داخل ہوا

❤

سر آج تو کوئی ٹیسٹ نہیں تھا زاوق نے کلاس میں داخل ہوتے ہی ٹیسٹ کے لیے کہا تو سارے اسٹوڈنٹس پریشان ہو گئے

آپ لوگوں کو ٹیسٹ کے لیے تیار رہنا چاہیے میں کبھی بھی کسی بھی وقت پیچھے پڑھائے گئے سارے چپٹر کا ٹیسٹ لے سکتا ہوں جیسے آج رہا ہوں

مجھے جاننا ہے کہ یہ سب آپ کو صرف وقتی طور پر سمجھ میں آرہے ہیں کیا پیپرز میں بھی کچھ کر پائیں گے آپ لوگ چلیں اب جلدی سے ٹیسٹ شروع کرتے ہیں۔زاوق نے ان کے سوال کا جواب دیتے ہوئے بورڈ پر سوال لکھنا شروع کر دیا

جبکہ کچھ سٹوڈنٹس سمجھ بھی نہیں پا رہے تھے کہ یہ سوال کون سے چپٹر کا کون سا فارمولا ہے

بس پتہ تھا تو اتنا کہ آج زاوق کے چہرے پر جو سختی اور غصہ ہے وہ سب پر نکالنے والا ہے

سب اسٹوڈنٹس بہت پریشان تھے اور انہیں میں وہ دونوں بھی بہت پریشان تھی سب کی طرح ان کا بھی وہی حال تھا

جبکہ وہ سوال لکھنے کے بعد حل کرنے کا کہتا ہوا تھوڑی دیر کے لیے باہر جا چکا تھا

سب کو الگ الگ سوال الگ الگ فارمولا سولر کرنے کا کہہ کر وہ نہ جانے کہاں غائب ہو چکا تھا۔

جبکہ ساری کلاس مایوسی سے ایک دوسرے کا چہرہ دیکھ رہی تھی

❤

سر بہت بڑی گڑبڑ ہو گئی ہے وہ لڑکی جو زاوق حیدر شاہ کے نکاح میں تھی اس کی رخصتی ہو چکی ہے اب اس لڑکی کو غائب کرنا بہت مشکل ہو چکا ہے اب وہ زاوق حیدر شاہ کے گھر پر رہتی ہے

اب ہم اپنے پیسے کیسے نکلوائیں گے سر

حجاب اور زائم بھی اپنا بچہ غائب کر چکے ہیں۔ وہ ہر طرح سے تیار ہو کر ہم پر حملہ کر رہے ہیں

اور اگر ہمارے پیسے ہمیں نہیں ملیں گے ہمارا آگے کیسے پہنچائیں گے

وہی پیسے تو ہم انہیں دینے والے تھے۔ آرڈر بک ہو چکے ہیں چالیس من ڈرگز پاکستان پرائیویٹ جیک کے ذریعے ٹرانسفر کروائی جارہی ہے

ہم پیسے کہاں سے لائیں گے کہاں سے دیں گے اس آرڈر کی رقم ان لوگوں کو ہمارے پاس تو فلحال کچھ نہیں ہے

جتنا ہے اتنا دے دو باقی میں ان لوگوں سے نکلوانے کی کوشش کرتا ہوں کنگ نے پریشانی سے کہا اسے لگا تھا

احساس کو غائب کر کے وہ اپنا مقصد آسانی سے پانے والے تھے اور اپنے پیسے بھی واپس لینے والے تھی لیکن ایسا نہ ہو سکا

احساس اب زاوق کے گھر پر رہتی تھیں اور زاوق کے گھر پر گھسنا اتنا بھی آسان نہ تھا وہ چیل سے تیز نظر رکھنے والا شخص اپنے چاروں طرف کی نگرانی کرنا ہوا اچھے سے جانتا تھا

اور کنگ کو اس وقت اپنے پیسے سے مطلب تھا وہ زاوق سے پنگا لے کر اپنے پیسوں پر رسک نہیں لے سکتا تھا

ابھی تک وہ پیسے ان کے گینگ کے پاس تھے اگر وہ پاکستانی سرکاری خزانے میں جمع ہو گئے تو ان پیسوں کو نکلوانا ناممکن ہو جائے گا

اس لیے اس نے جواب دیا تھا ان تین دنوں میں ہی کرنا تھا

❤

زاوق بہت پریشان تھا بورڈنگ سکول میں حجاب اور زائم کے بچے پر کوئی انجان لوگ نظر رکھے ہوئے تھے

جس کی خبر ملتے ہی اس نے موسی کو سکول سے نکلوا کر غائب کر دیا صبح سے لے کر اب تک وہ لوگ اسی کام میں لگے ہوئے تھے

وہ تو شکر تھا کہ وہ موسی کو وقت پر وہاں سے نکالنے میں کامیاب رہے تھے ورنہ جانے وہ لوگ اس معصوم بچے کے ساتھ کیا کرتے

اسے صبح سے اسی بات کا غصہ تھا ڈر گز اور پیسہ ان لوگوں کے لئے اتنا اہم تھا کہ ایک چھوٹے سے بچے کی جان بھی ان کے سامنے کوئی اہمیت نہیں رکھتی تھی وہ غصے سے اپنے کلاس روم میں واپس آیا جہاں سب لوگ ٹیسٹ دینے میں مصروف تھے

پتا نہیں وہ جو لکھ رہے تھے وہ صحیح تھا یا غلط لیکن اسے دیکھتے ہیں سب الرٹ ہو کر اپنی پنسل کو پیپر پر چلانے لگے

اس نے ایک سٹوڈنٹ کے سامنے سے پیپر اٹھایا اور دیکھنے لگا اوپر صرف ریاضی کے چند الفاظ لکھے تھے اس نے ایک نظر سامنے کھڑے لڑکے کو دیکھا اور پھر آوٹ کہہ کر کلاس سے آؤٹ کر دیا

اور پھر اسی لسٹ میں نہ جانے کتنے ہی سٹوڈنٹ کلاس سے آؤٹ ہو گئے۔

جب احساس کے پاس آیا احساس نظریں نیچے کئے ہوئے اسے اپنا ٹیسٹ دکھا رہی تھی جس پر صرف تین ہی لفظ لکھے تھے

ایک دو تین۔۔۔

گڈ مس احساس آپ تو بورڈ میں ٹاپ کریں گی وہ اسے غصے سے گھورتے ہوئے بولا

اسی طرح سے وہ کلاس کے سارے سٹوڈنٹ کی اچھی خاصی بے عزتی کر کے آیا تھا

کلاس سے باہر جائیں اور آج کی تاریخ میں 50 ہزار تک گنتی لکھ کر لائیں کیونکہ آپ کالج کے لیول کی سٹوڈنٹ نہیں ہیں سکول کے لیول کی سٹوڈنٹ ہیں

اس نے اس کا پیپر ٹیبل پر پٹختے ہوئے زارا کا پیپر اٹھایا

سر میں باہر جاؤں زارا شاید اپنی بے عزتی سننے کے لیے تیار نہ تھی اسی لیے پہلے ہی بول اٹھی

زاوق نے سکون سے اس کا پیپر اس کے ہاتھ میں پکڑایا اور باہر جانے کا اشارہ کیا

دیکھا میں کیسے بچ گئی بندے کو اپنی قابلیت کا اندازہ خود ہونا چاہیے اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے اس کے ساتھ باہر آ گئی

جبکہ احساس اپنے ہزار تک گنتی لکھنے میں مصروف ہو چکی تھی

کیا زندگی ہے تیری احساس آج ہی تیری شادی ہوئی ہے اور آج تو یہاں بیٹھ کر گنتیاں لکھ رہی ہے۔ آج چھٹی مارلی تو کیا جاتا اب جب گھر جا کے جیجو کو بتائے گی کہ اس ہٹلر نے تیرے ساتھ کیا کیا تو تیرا کتنا مذاق کر آئیں گے کیا کہیں گے ان کی بیوی اتنی نالائق اور وہ خود آرمی آفیسر

زارا اس کے ساتھ بیٹھے اگلے چند صفحے چھوڑ کر 1000 سے آگے لکھنے میں مصروف تھی۔

جبکہ احساس اندر ہی اندر خود کو کوس رہی تھی کل تو اس کی شادی ہوئی تھی اسے کالج آنا ہی نہیں چاہیے تھا کم از کم اتنی بے عزتی تو نہیں ہوتی جتنی آج ہوئی تھی آج تو اگلے پچھلے سارے ریکارڈ ٹوٹ گئے

آج تو اس نے یہ بھی بول دیا کہ وہ سکول لیول کی سٹوڈنٹ ہے۔ غلطی بھی اسی کی ہے اسے زاوق کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے میتھس لینی ہی نہیں چاہیے تھی

❤

زاوق کا میسج آتے ہی وہ باہر جانے کے لیے اٹھی

اور زارا کو خدا حافظ کہتے ہیں وہ باہر آگئی موڈ خراب تھا جبکہ اب زاوق کا موڈ ٹھیک ہو چکا تھا

زاوق نے اس کا پھولا ہوا چہرہ دیکھا تو مسکرا دیا

دو منٹ رکو شام فائل دینے آئے گا وہ گاڑی کا دروازہ کھولنے لگی تو زاوق نے کہا

شام سر کو پتہ چل جائے گا۔۔

اسے سب پتا ہے تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا

کیابات ہے جانے من آج موڈ بہت آف ہے اس کا پھولا ہوا چہرہ دیکھ کر وہ اس کی طرف آیا

دور رہیں مجھ سے بالکل بھی بات نہیں کرنی مجھے آپ سے ایسی کیسے اتنا سارا ڈانٹ دیا وہ بھی سب کے سامنے میں کالج لیول کی سٹوڈنٹ نہیں سکول کی سٹوڈنٹ ہوں میں وہ اس کے الفاظ دہراتے ہوئے بولی تو وہ بے اختیار مسکرایا

میری جان تم تو میرے دل کی سٹوڈنٹ ہو۔۔۔۔بہت جلد

تمہیں وہ والے چیپٹر پڑھاوں گا جو اگے ساری زندگی کام آئیں گے وہ اس کے سرخ گال کھینچتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام کر اپنے قریب کر چکا تھا

جب کہ احساس آگے پیچھے دیکھتی اسے خود سے دور کرنے میں مصروف ہو چکی تھی

وہ ہر ممکن کوشش سے مزاحمت کر رہی تھی لیکن سامنے زاوق حیدر شاہ تھا جس کے سامنے اس کی مزاحمت کبھی بھی نہ چلی تھی ابھی وہ اس کا روٹھا ہوا انداز انجوائے کر رہا تھا جب کسی نے اسے اپنی طرف کھینچتے ہوئے اپنے نازک ہاتھ سے رکھ کر ایک طمانچہ اس کے منہ پر مارا

جبکہ زاوق حیران اور پریشان نظروں سے سامنے کھڑی نازک لڑکی کو دیکھ رہا تھا

اس کے ہاتھ کا تھپڑ کھانے کے بعد اب وہ اسے گھور کر دیکھ رہا تھا جو بنا اس سے ڈرے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے غصے سے بولنا شروع ہوئی تو چپ ہونے کا نام ہی نہیں لیا

کیا سمجھ کے رکھا ہے آپ نے کہ آپ ٹیچر ہیں تو ہم اسٹوڈنٹ کے ساتھ کچھ بھی کر سکتے ہیں بہت ہی ڈیسنٹ قسم کے انسان لگتے تھے مجھے آپ لیکن مجھے نہیں پتا تھا کہ آپ اس طرح کے گھٹیا گرے ہوئے انسان ہوں گے

آپ کی ہمت کیسے ہوئی میری دوست کو اس طرح سے ٹچ کرنے کی کیا سمجھ رکھا ہے آپ نے اسے معصوم ہے کچھ نہیں بولے گی جو چاہے کر لیں گے آپ۔

سوچیئے گا بھی مت اگر میں چاہوں تو ایک منٹ میں سارے ٹیچرز کو یہاں اکٹھا کر کے آپ کی اس گھٹیا حرکت کے بارے میں بتا سکتی ہوں۔

لیکن نہیں میں ایسا نہیں کروں گی میں یہ سب کچھ ٹیچرز کو نہیں بتاؤں گی بلکہ زاوق شاہ کو بتاؤں گی۔

شاید کسی آرمی آفیسر سے آپ کا پالا نہیں پڑا ہو گا لیکن اب پڑے گا۔ کہاں ہیں زاوق بھائی بتاؤ مجھے پہلے ان صاحب کی مرمت کرواتے ہیں

وہ غصے سے بولے جا رہی تھی جب شام نے پیچھے سے آ کر اسے چپ کرانے کے لئے ہاتھ باندھے

بس کر جاؤ بے وقوف لڑکی تمہیں کیا لگتا ہے ہم لوگ اتنے برے ہیں جو کسی کو بھی اس طرح اسے ٹچ کر لیں گے۔ جس کا ڈراوا تو اسے دے رہی ہو وہ یہ زاوق شاہ ہے

میرا مطلب ہے یہی تمہاری سہیلی کا شوہر ہے۔ بنا جانے بنا سمجھے تم نے رکھ کر لگا دیا اس کے مہ پر شام نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تو ذارا نے ایک نظر اٹھا کر زاوق کے چہرے پر دیکھا جہاں اسے غصے میں دیکھ کر وہ ایک بار پھر سے نظریں جھکا گئی

❤

!! یااللہ یہ زاوق بھائی ہیں میرا مطلب ہے حیدر سر

ہاں سر حیدر ہی میرے شوہر زاوق حیدر شاہ ہے اور یہی بات میں تمہیں بتانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن جب تم شروع ہوتی ہو آگے پیچھے دیکھتی کہاں ہو؟؟

احساس نے منہ بنا کر کہا اس وقت وہ دونوں زاوق کے گھر پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ زاوق اپنے کمرے میں تھا اور شام بھی اس کے ساتھ ہی تھا جب احساس نے اسے پوری بات بتائی تو زارا پریشان ہو گئی

یعنی کہ وہ لوگ ہمارے کالج میں کسی مشن کو پورا کرنے آئے ہیں واو مطلب شام سکریٹ ایجنٹ ہیں کوئی ٹیچر نہیں زارا ایکسائیڈ ہو کر بولی تو احساس نے ہاں میں سر ہلایا

واو یار ہمارے کالج میں سیکریٹ ایجنٹ گھوم رہے ہیں اور ہمیں پتا ہی نہیں کتنے نکمے ہیں ہم لوگ

خیر کوئی بات نہیں میں زاوق بھائی سے معافی مانگ لوں گی میں نے بنا سوچے سمجھے ان پہ ہاتھ اٹھایا مجھے لگا وہ تمہارے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تمہیں ہراس کر رہے ہیں اسی لیے میں نے انہیں تھپڑ مار دیا

وہ شرمندہ سی اس کا ہاتھ تھامے ہوئے بولی جب زاوق کمرے سے باہر آیا

تم نے غلط نہیں کیا زارا ہر لڑکی میں اپنا یا اپنی دوست کا بچاو کرنے کی ہمت ہونی چاہیے

اپنی سہیلی کے لیے تم نے اتنا بڑا قدم اٹھایا یہ کوئی چھوٹی سی بات نہیں ہے

!!آج تم نے جو کیا وہ قابل تعریف تھا۔

لیکن سر پھر بھی مجھے آپ پر اس طرح سے ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا پتہ ہے کیا میں آگے پیچھے دیکھتی ہی نہیں ہوں جو دماغ میں آتا ہے وہی کرتی ہوں اب آپ کو احساس کے ساتھ اتنا قریب دیکھ کر میں نے بنا سوچے سمجھے آپ پر ہاتھ اٹھایا آئی ایم سوری

وہ سر جھکا کر بولی تو زاوق مسکرایا

کوئی بات نہیں۔۔مجھے برا نہیں لگا لیکن تھپڑ کافی زور کا تھا۔اس نے اپنا گال مسلتے ہوئے کہا تو زارا کھکھلا کر ہنس دی

اب ہمت دکھاؤ تو زور کی ہی دکھانی چاہیے وہ کھکھلاتے ہوئے بولی۔

جبکہ اس کے گھر جانے کا وقت ہوتے ہوئے زاوق خوف اسے گھر ڈراپ کر کے آیا تھا

لیکن گھر آتے ہی اسے ایک اور بات بتا چلی گئی اس کا رشتہ آیا ہے اور اس کے پیپرز کے فوراً بعد ہی اس کی شادی کر دی جائے گی

زارا پریشان نہیں تھی یہ فیصلہ اسے ہمیشہ سے اپنے ماں باپ کو دیا ہوا تھا وہ جب چاہے جیسے چاہے اس کی زندگی کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔

لیکن وہ ان لوگوں سے دود نہیں جانا چاہتی تھی۔وہ ہمیشہ اپنی فیملی کے قریب رہنا چاہتی تھی اتنا قریب کے وہ جب بھی چاہے اپنے والدین سے آکر مل سکے اب پتہ نہیں اس کی یہ خواہش پوری ہونی تھی یا نہیں

❤

سر جی میں نے بہت کوشش کی کہ دونوں کی طلاق ہو جائے لیکن وہ زاوق اور میری بیوی نے مل کر سب کو خراب کر دیا میری بیٹی تو طلاق نامے پر سائن کرنے والی تھی

مجھے معاف کر دیجیے میں آپ کی خواہش پوری نہیں کر سکا۔

کوئی بات نہیں رحمان انکل اس طرح سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اب بھی آپ کو ایک شاندار زندگی دینے کے لئے تیار ہوں۔ میرا مطلب ہے آپ کو گاڑی چاہیے بنگلہ چاہیے سب کچھ ملے گا لیکن اس کے لیے آپ کو میرا ایک کام کرنا ہو گا

عہ انہیں دیکھتے ہوئے مسکرا کر بولا تو رحمان صاحب اسے دیکھنے لگے

کہیں میں آپ کے لیے کیا کر سکتا ہوں

مجھے زاوق حیدر کی بیوی چاہیے فکر مت کیجئے آپ کی بیٹی کو میں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا صرف اپنی رقم واپس نکلوانے کے لئے اس کا تھوڑا سا استعمال کروں گا

دیکھیں میرا سارا بزنس داؤ پر لگا ہوا ہے۔ زاوق نے دھوکے سے مجھ سے سارا پیسہ لے لیا ہے وہ پاکستان کے سارے بڑے لوگوں کو ٹارگٹ کر کے ان کا پیسہ پاکستانی سرکاری خزانے میں ٹرانسفر کر دے گا اس سے پہلے مجھے میرا پیسہ واپس چاہیے میں نے سنا ہے کہ وہ اپنی بیوی سے بہت پیار کرتا ہے اس کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتا ہے

پلیز میری مدد کریں یقین کریں آپ کی بیٹی کو کچھ نہیں ہو گا بس مجھے میرا پیسہ واپس مل جائے گا اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ اس کے بعد میں آپ کو منہ مانگی قیمت دونگا

وہ ان کے ہاتھ تھامتے ہوئے بولا تو رحمان صاحب سوچنے پر مجبور ہو گئے

ایک طرف پیسہ دولت بے شمار تھا اور دوسری طرف ان کی بیٹی کا سوال تھا جس سے وہ بے تحاشہ محبت کرتے تھے

لیکن وہ کون سا ان کی بیٹی کو کوئی نقصان پہنچانے والا تھا

یہی سوچتے ہوئے انہوں نے اس کی آفر کو قبول کر لیا اور واپس جانے کے لئے مڑے۔

سر آپ کیا سچ میں اس بڈھے کو اتنا پیسہ دیں گے اور کیا ہم زاوق سے بدلہ نہیں لیں گے۔ ارسلان نے پوچھا

لینگے ضرور لیں گے اور اس بڈھے کو تو میں پھوٹی کوڑی نہیں دوں گا اور اس زاوق سے بدلہ تو میں اپنے انداز میں لوں گا

جس طرح سے اس نے میری کمزوریوں پر حملہ کیا ہے میں اس کی کمزوری پر حملہ کروں گا اس کی بیوی کو جان سے مار کر

کنگ کا پیسہ مار کر اس نے بہت بڑی غلطی کی ہے اور اب وہ بہت پچتائے گا۔

کنگ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تو ارسلان قہقہ لگا کر ہنس دیا

لیکن فون پر ملنے والی اگلی خبر نے ان کے رونگٹے کھڑے کر دیے تھے

انڈیا سے پاکستان آنے والا بحری جہاز زاوق حیدر شاہ کے ہاتھ لگ چکا تھا جس میں موجود 40 من ڈرگس پانی میں بہا کر ضائع کر دی گئی تھی

اس بار نقصان اربوں کا نہیں کھربوں کا ہوا تھا

زاوق حیدر شاہ میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ سفیان مرزا دہارتے ہوئے چلایا تھا

❤

اسے یہاں رہتے ہوئے چار دن گزر چکے تھے

زاوق ہر ممکن طریقے سے اس کا خیال رکھتا اور اسے پڑھائی پر دھیان دینے کے لیے زیادہ سے زیادہ کہتا اور خود بھی پڑھائی میں اس کی بہت مدد کرتا تھا

آج زاوق بہت خوش تھا اس کا بہت بڑا مقصد کامیاب ہو گیا تھا

انڈیا سے پاکستان شیفٹ کرنے والی خفیہ ڈرگز کا جہاز ر پکڑ چکا تھا

اس نے جان بوجھ کر ساری ڈرگز ضائع کی تھی اس نے خود ساری ڈرگز کو سمندر میں بہایا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ پاکستان میں بہت سارے ایسے لوگ ہیں جو اندر ہی اندر ایسے گھٹیا لوگوں کے لیے کام کرتے ہیں۔

اگر وہ سب کچھ ضابط کرتا تو یقینا بہت جلد وہی کوئی نہ کوئی اسے یہاں سے نکلوا کر واپس ان لوگ تک پہنچا دیتا اس لیے اس نے جان بوجھ کر سب کچھ ضائع کر دیا اور بعد میں کہہ دیا کے حملے کے دوران سب کچھ ضائع ہو گیا

ایک اس کی خوشی کی یہ وجہ تھی اور دوسری وجہ یہ تھی کہیں حجاب اور زائم کو شام کے رشتے کی طرف سے اچھی خبر مل چکی تھی

وہ لوگ شام اور زارا کی شادی شام سے کروانے کے لیے تیار تھے

لیکن اسے حیرت اس بات کی تھی کہ زارا کو اس رشتے سے کوئی پرابلم نہ تھی کیا وہ جانتی تھی کہ اس کی شادی شام سے ہونے والی ہے یا وہ انجان تھی ان سب باتوں سے جو بھی تھا شام اس شادی کو لے کر بہت خوش تھا اور اس کی خوشی دیکھ کر وہ بہت خوش تھا

❤

بس میری جان یہ آخری سوال حل کرو پھر سو جانا وہ اسے پیار سے پچکارتے ہوئے پھر سے سوال سمجھانے لگا جب کہ احساس کی آنکھیں نیند سے بھری ہوئی تھی

زاوق مجھے اچھے سے سمجھ آ گیا ہے کل ٹیسٹ بہت اچھا ہو گا پلیز اب مجھے سونے دیں مجھے بہت نیند آ رہی ہے وہ منتیں کرنے والے انداز میں بولی

کہہ رہا ہوں کہ یہ آخری سوال جلدی سے حل کرو پھر سو جاؤ وہ تو کب سے اسے پیار سے سمجھا رہا تھا اس کی ضد پر غصے سے بولا تو وہ منہ پھولا کر بیٹھ گئی

میں نہیں بولتی آپ سے جب دیکھے مجھ پر غصہ کرتے رہتے میں جا رہی ہوں اپنے گھر مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ سب بتاوں گی ماما کو وہ کتابیں ایک طرف رکھتی اٹھنے لگی جب زاوق نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی طرف کھینچا

وہ کسی ٹوٹی ہوئی ڈالی کی طرح کھینچتی ہوئی اس کے سینے میں آ لگی جب زاوق نے اسے بیڈ پو لیٹتے ہوئے خود اس کے اوپر آ گیا احساس کا دل زور زور سے دھڑکا تھا

یار ایک تو تم روٹھتی بہت ہو کہہ تو رہا ہوں کہ آخری سوال سو جانا پھر پلیز سمجھنے کی کوشش کرو

وہ محبت سے اس کے بال سوارتے ہوئے اسے اپنے بالکل نزدیک کر چکا تھا

جبکہ اس کی قربت سہتے ہوئے نظر تک نہیں اٹھا رہی تھی

صبح نماز کے وقت سمجھ لونگی پکا وعدہ اور ویسے بھی فریش مائنڈ کے ساتھ زیادہ اچھے سے سمجھ آتا ہے وہ اپنے نیند کا خیال کرتے ہوئے بہت بھی مدھم لہجے میں بولی تو زاوق کو بھی احساس ہوا کہ پچھلے دو گھنٹے سے وہ مسلسل اپنا سر کھپا رہی ہے

جیسی میری جان کی مرضی وہ اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھتا اس کی کتابیں سمیٹ کر ایک طرف رکھ کر بیڈ پر لیٹ گیا

اور اس کا سر اپنے سینے میں رکھتے ہوئے اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا

جبکہ احساس روز کی طرح اس کے گرد اپنی باہیں پھیلائی اپنی آنکھیں بند کر چکی تھی

کبھی کبھی تمہیں اپنے اتنے قریب دیکھ کر سوچتا ہوں سارے وعدے ارادے ایک طرف رکھ کر سب سے پہلے اپنا حق وصول کروں لیکن پھر سوچتا ہوں۔!!اس سے پہلے کہ وہ پھر سے کوئی بے باکی شروع کرتا احساس نے چہرہ اس کے سینے سے اٹھاتے ہوئے اس کے لبوں پر ہاتھ رکھ دیا

سو جائے زاوق مجھے بہت نیند آرہی ہے۔'اور اس وقت آپ نے کسی بھی قسم کی کوئی بھی فضول بات کی تو میں کبھی آپ سے بات نہیں کروں گی بلکہ یہ کمرہ بھی چھوڑ کر چلی جاؤں گی وہ نیند سے ڈوبی آنکھیں لیے اسے دیکھ کر دھمکی دینے والے انداز میں بولی تو وہ بے اختیار مسکراتے ہوئے اس کا سر ایک بار پھر سے اپنے سینے سے لگائے سونے کی کوشش کرنے لگا

اس کی باتوں سے اس کا یہی حال ہوتا تھا۔

کبھی چہرہ شرم کے مارے سرخ تو کبھی غصے کے مارے تپ کر رہ جاتا۔جب کہ وہ اس کا یہ انداز بہت انجوائے کرتا تھا کچھ ہی دنوں میں اس کی زندگی بہت حسین ہو چکی تھی

ماما آپ کو پکا پتا ہے میرا رشتہ ان کے لیے آیا ہے وہ صبح سے شام کی تصویر لیے کبھی ادھر کبھی ادھر گھوم رہی تھی

اور نہیں تو کیا اور سب سے مزے کی بات یہ ہے بیٹا جی کہ یہ ہمارے وطن کے لیے لڑتا ہے ہمارے وطن کے لیے کام کرتا ہے یہ لڑکا آرمی میں ہے تمہارے ابو نے یہ بات سنی تو فوراً ہی راضی ہو گئے

اب اس سے زیادہ خوشی کی اور کون سی بات ہو سکتی ہے کہ جس کے ساتھ ہماری بیٹی کی شادی ہو گی وہ وطن کا سپاہی ہے

امی تو صبح سے شام کی تعریفیں کی جا رہی تھی جب کہ وہ شام کی تصویر لیے بہت غور سے دیکھ رہی تھی شاید یقین کرنا چاہتی تھی کہ یہ شام ہی ہے کوئی اور نہیں

بیٹا اب اس کو گھور کے نظر مت لگا دینا پتہ ہے مجھے بہت خوبصورت دکھتا ہے لاؤ تصویر واپس دو تمہارے بھائی کو دکھانی ہے

زارا کے ایک بھائی نے تو شادی کے لیے ہاں کر دی تھی دوسرے بھائی کی طرف سے بھی ہاں تھی بس وہ تصویر دیکھنا چاہتا تھا

ہائے اللہ اب میں کیسے صبح ان کے پاس جاؤں گی کیسے ان کی کلاس لونگی یہ تو میرے منگیتر نکل آئے زارا کبھی شرما رہی تھی تو کبھی خوش ہو رہی تھی

❤

کچھ کھاتی پیتی ہو نہیں اپنا حال دیکھو ترس آتا ہے مجھے اپنے آپ پر کیسے گزارا کرو گی تم میرے ساتھ اسے تھوڑا سا کھا کر اٹھتے دیکھ کر کر بولا

میرا ہو گیا میں کھانا کھا چکی ہوں

اور میں اتنا ہی کھاتی ہوں

اسے آہستہ اسے بولتے دیکھ کر وہ معصومیت سے بولی

وہی تو میں کہہ رہا ہوں میری جان تھوڑا زیادہ کھایا کرو اپنی جان بناؤ مجھے برداشت کرنا بچوں کا کام نہیں ہے وہ سمجھاتے ہوئے اینڈ پر شرارت سے بولا

جس پر وہ جھنبپ کر رہ گئی

آپ نا بہت وہ ہیں اسے کوئی بات سوج نہیں رہی تھی رومینٹک ہاں میری جان میں جانتا ہوں میں بہت رومنٹک ہوں لیکن ابھی تم نے مجھے رومینٹک ہونے کا موقع کہاں دیا ہے وہ اس کی بات پکڑتے ہوئے بولا جب کہ وہ منہ کھول کر رہ گئی۔

میں نہیں بات کروں گی آپ سے آپ ایک انتہائی بے شرم انسان ہیں وہ اپنے گالوں کی سرخی چھپاتے ہوئے اٹھ کر بھاگنے لگی جب زاوق نے اسے کمر سے پکڑ لیا

ایسے کیسے میری جان ابھی تو تم باتوں پر گھبرا رہی ہوں جب میں عمل کر کے دکھاؤں گا تب تمھارا کیا بنے گا وہ شرارت سے اس کے گال کھینچتے ہوئے بولا

آپ مجھے چھوڑ دیں ورنہ میں۔۔۔۔

ورنہ تم مجھے کس کرو گی ہے نا ذرا سوچو ہماری شادی کو ایک ہفتہ ہو چکا ہے اور ابھی تک تم نے مجھے ایک چھوٹی سی کسی بھی نہیں دی کتنی بورنگ ہو تم ایسے تو میرا گزارہ نہیں ہو گا اگر تم یہاں سے جانا چاہتی ہو تو تم میری خواہش پوری کرو ورنہ آج میں اپنی خواہشیں پوری کرنے کے موڈ میں ہوں۔

وہ اس کے لبوں پر انگوٹھا پھرتا بہکے ہوئے انداز میں بولا

زاوق مجھے جانے دیں پلیز وہ نظریں جھکائے معصومیت سے بولی تو اس کی اس معصومیت پر اسے ٹوٹ کر پیار آیا

ایسے مت کرو جان ورنہ میں خود ہی تو میں کس کرلوں گا

اور میری کس تمہاری کس طرح چُونی مونی کسی نہیں ہو گی۔ مکمل کس ہو گا جو ہو سکتا ہے تم برداشت نہ کر سکو

اب وہ مکمل اسے اپنی باہوں میں قید کر چکا تھا

زاوق پلیز وہ ہلکی سی مزاحمت کرتے ہوئے بولی لیکن آج سامنے والا مزاحمت کے موڈ میں نا تھا۔

اس سے پہلے کہ وہ مزید مزاحمت کرتی وہ بہکے ہوئے انداز میں اس کے لبوں پر جھکا تھا

اور اس کا اندازہ وہی تھا ہمیشہ سے شدت والا احساس نے سختی سے اس کے شرٹ کے کالر کو پکڑا نہ جانے کتنی دیر یہ میٹھا لمس محسوس کرتے ہوئے تو پیچھے ہٹا۔

احساس کے سامنے آنکھیں بند کی ہے تیز تیز سانس لے رہی تھی اس نے نرمی سے اس کے ماتھے کو چھوا

جاؤ آرام کرو شام کو ملتے ہیں۔

وہ اس کے ماتھے کو چومتا فورا باہر نکل آیا۔

❤

سر کنگ کا اصل نام سفیان مرزا ہے اور اس کا تعلق انڈیا سے ہے وہ یہاں پر صرف پاکستان کی تباہی کے لیے آیا تھا

نوجوان نسل کو تباہ کر دینا اس کا مقصد ہے وہ پچھلے چھ سال سے پاکستان میں رہ کر اندر ہی اندر سے پاکستان کی جڑیں کاٹ رہا ہے

کہنے کو مسلمان ہے لیکن کام انڈیا کے لئے کر رہا ہے۔

اس کا تعلق کسی سیکریٹ ایجنسی سے نہیں بلکہ انڈیا میں بھی اس کا کام سمگلنگ تھا

یہاں تک کہ وہ دبئی اور سعودیہ میں لڑکیاں فروخت کرنے کا کام بھی کرتا ہے

اور سب سے اہم بات جو مجھے پتہ چلی ہے اس نے آپ کی بیوی کے لیے اپنا رشتہ بھی مانگا تھا آپ کی بیوی کے والد کا ایک مہینے سے ان سے ملنا جلنا ہے

اور وہ آپ کی وائف کے والد کو کافی پیسہ بھی دے چکا ہے اس کا مقصد آپ کی بیوی کے ذریعے آپ کو بلیک میل کرنا ہے

اور انہیں یقین ہے کہ آپ اپنی بیوی کے لئے کوئی بھی حد پار کر جائیں گے اسی لئے ان کا پہلا ٹارگیٹ حجاب اور زائم کا بیٹا موسی تھا

لیکن جب موسی کو کسی بھی طرح سے اٹھا نہیں پائے تو انہوں نے آپ کی وائف کے والد کو اپنی باتوں میں لگا لیا

اور اب تک وہ آپ کی وائف کے والد کو کافی زیادہ پیسے دے چکے ہیں اور رحمان ان کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار ہے

سر آپ کوشش کریں کہ رحمان کی ملاقات آپ کی وائف سے نہ ہو کیوں کہ اگر ایسا ہوا تو ہم بہت برے طریقے سے پھنس سکتے ہیں

اس کے خفیہ آدمی نے ساری خبر دی تھی جو اندر ہی اندر کنگ کے لیے کام کرتے ہوئے ان کی مدد کر رہا تھا

تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے میری بیوی میرے گھر پہ ہے اور وہاں میری اجازت کے بغیر کوئی نہیں جا سکتا۔

اس نے بے فکر ہو کر فون بند کیا اس کے ذہن میں ایک بار رحمان کا خیال آیا

واچ مین رحمان صاحب کو اچھے سے جانتا تھا اگر رحمان صاحب گھر پر احساس سے ملنے کے لیے آتے ہیں تو وہ اندر جانے کی اجازت ضرور دے دے گا

اس نے فکر مندی سے جیب سے موبائل نکالتے ہوئے اپنے واچ مین کو فون کیا لیکن اس کا فون بند ہونے کی صورت میں

اس نے خود ہی گھر جانے کا فیصلہ کیا تھا۔

کیوں کہ اسے پتا تھا رحمان پیسے کے لیے کوئی بھی حد پار کر جائے گا شاید اپنی بیٹی کی زندگی بھی مشکل میں ڈال دے گا اور اس وقت اس کے لئے یہ مشن بہت اہم تھا جو اپنی آخری سرحدوں کو چھو رہا تھا اس وقت تو احساس پر کوئی رسک نہیں لے سکتا تھا

❤

اس نے دروازہ کھولا تو سامنے بابا کو کھڑے دیکھا

ایک پل کے لئے اس کے چہرے پر کتنے ہی رنگ آئے تھے اس کا باپ اس سے ملنے کے لیے یہاں آیا تھا یہ کتنی خوشی کی بات تھی اس کے لئے

بیٹا چلو یہاں سے میرے ساتھ مجھے تم سے ایک بہت ضروری بات کرنی ہے بابا کافی زیادہ گھبر ائے ہوئے لگ رہے تھے

کیا بات ہے بابا آپ اتنے پریشان کیوں ہیں اور کہاں لے کے جانا چاہتے ہیں مجھے ماما ٹھیک تو ہیں احساس نے پریشانی سے کہا

ہاں بیٹا عائشہ بالکل ٹھیک ہے پر تم میرے ساتھ چلو مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے۔

بابا اس کا ہاتھ پکڑ کر زبردستی اسے اپنے ساتھ لے جانے لگے

واچ مین نے راستے میں آکر ان سے پوچھا کہ وہ کہاں جا رہے ہیں

میں اپنی بیٹی کو لے کر جا رہا ہوں ساری باتیں بعد میں بتاؤں گا فلحال میں اسے لے کر جا رہا ہوں وہ گھبر ائے ہوئے لہجے میں بولیں

لیکن کہاں لے کے جا رہے ہیں یہ تو بتائیں وہ ان کے گھبر ائے ہوئے لہجے کو دیکھ کر پریشانی سے بولا

میری بیٹی ہے میں لے کر جا رہا ہوں تم بیچ میں مت آو ہٹو راستے سے وہ غصے سے بولے تو واچ مین پیچھے ہٹ گیا

ظاہر سی بات تھی وہ ان کی بیٹی تھی وہ انہیں روک نہیں سکتا تھا۔ اور وہ کوئی غیر نہیں تھے جنہیں وہ جانتا نہ ہو وہ رحمان صاحب کو اچھے سے جانتا تھا

اسی لیے اس نے بھی زیادہ اصرار نہ کیا

جتنا جلدی ہو سکے زاوق گھر آیا تھا

لیکن باہر واچ مین سے اسے پتہ چل چکا تھا کہ رحمان صاحب احساس کو لے کر جا چکے ہیں

اس وقت غصے سے اس کے ماتھے کی رگیں باہر آنے لگی

اس نے واچ مین کو گریبان سے پکڑتے ہوئے جھنجھوڑ کر اپنا غصہ نکالا

صاحب جی وہ بی بی جی کے والد تھے میں انہیں روک نہیں سکتا تھا۔

اور وہ بہت زیادہ گھبرائے ہوئے اور ڈرے ہوئے تھے۔

مجھے ڈر تھا کہیں کوئی بڑی بات نہ ہو گئی ہو اسی لیے میں نے جانے دیا واچ مین نے اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے کہا

جبکہ زاوق فورا اپنی گاڑی کی طرف بھاگا تھا اس کا ارادہ سیدھے گھر جانے کا تھا

❤

امی جان خالو کہاں ہیں اس نے گھر میں داخل ہوتے ہیں پہلا سوال یہی پوچھا تھا

بیٹا ہو تو صبح سے گھر سے نکلے ہوئے ہیں کیوں خیریت تو ہے عائشہ نے پریشانی سے پوچھا

کچھ خیریت نہیں ہے وہ احساس کو اپنے ساتھ نہ جانے کہاں لے کر چلے گئے ہیں۔اور جو رشتہ احساس کے لئے آیا تھا وہ آدمی ہمارے ملک کا غدار ہے اسی لیے اس نے خالو جان کو اس کام کے لیے بہت پیسے بھی دیے تھے۔

وہ مجھے ٹریپ کرنے کے لئے یہ سب کچھ کر رہا تھا

جب اپنے مقصد میں نہ کامیاب ہو گیا اس نے خالو جان کو اپنی باتوں میں لگا کر احساس کو غائب کر دیا ہے

دیکھیے امی جان وہ شخص بہت خطرناک ہے احساس کو نقصان پہنچا سکتا ہے پلیز سمجھنے کی کوشش کریں وہ اس کی جان ۔احساس کی جان کا سوچتے ہوئے اس کا اپنا دل کانپ کر رہ گیا تھا

وہ کیسے جیے گا اس لڑکی کے بغیر کیسے رہے گا اس کے بغیر اس نے احساس کے بغیر کبھی جینے کا سوچا بھی نہ تھا

دیکھیں پلیز خالو جان سے رابطہ کرنے کی کوشش کریں میں کنگ کے پاس جا رہا ہوں اگر اس نے میری احساس کو ہاتھ بھی لگایا میں اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دونگا

وہ غصے سے کہتا ہے ایک بار پھر سے گھر سے نکل چکا تھا۔

❤

شام زائم اور حجاب ہر ممکن طریقے سے اس کی مدد کرنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن احساس کا کہیں کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا ان کے خفیہ آدمی نے بتایا تھا کہ وہاں احساس کا باپ احساس کو لے کر نہیں آیا

اور نہ ہی اس بارے میں کوئی خبر ملی ہے

زاوق کا ارادہ وہاں ریڈ مارنے کا تھا لیکن اس کے لیے اس کے پاس فی الحال لیگل نوٹس نہیں تھا

لیکن ایک طریقے سے وہ وہاں جاسکتے تھے اگر اس رات والے کلب میں موجود لوگو اور اس کے ملک کا اریسٹ وارنٹ ایشو ہو جائے تو۔۔ لیکن اس کام کے لئے بہت سارے لوگ پیچھے لگے ہوئے تھے یہ اتنا آسان نہ تھا سفیان مزرانے پاکستان میں اپنی ایک الگ پہچان بنا کے رکھی تھی

سفیان کے نام پر وہ نہ صرف اس کلب کو چلا رہا تھا بلکہ اس نام پر وہ نہ جانے کتنی کمپنیاں بھی چلا رہا تھا وہ پاکستان کا ایک بہت بڑا نام تھا جس پر اس طرح سے ہاتھ ڈالنا اتنا آسان نہیں تھا

لیکن احساس کے بارے میں سوچتے ہوئے زاوق نے اپنے ہیڈ سے بات کرنی چاہیے

اس وقت سے ایماندار لوگوں کی ضرورت تھی جو اس کی مشکل وقت میں اس کے کام آسکے

❤

زاوق کام ہو چکا ہے ریسٹورنٹ نہ سہی لیکن ہم اس کے گھر کے چیکنگ آرڈرز مل چکے ہیں۔

شام نے آتے ہی اسے گڈ نیوز سنائی تھی۔

اور چیکنگ آرڈرز ملتے ہیں وہ وہاں سے نکل کر سیدھا سفیان مرزا کے گھر پہنچے تھے

جانتے تھے یہ اتنا آسان نہیں ہے سفیان مرزا کو انکی آدمی پر پہلے ہی شک ہے

اسے یقین تھا کہ سفیان مرزا کو ان کے یہاں آنے کی خبر بھی پہلے سے لگ چکی ہو گی لیکن ان کے پاس چیکنگ آرڈر تھے جس کی بدولت انہوں نے اس کی کسی بھی آدمی کی پرواہ کئے بغیر ان کے گھر کا چپا چپا چھان مارا تھا سفیان آرام سے صوفے پر بیٹھا ان لوگوں کو یہ سب کچھ کرتا ہوا دیکھ رہا تھا

جب وہ ہر طرح سے ناکامیاب ہو گئے زاوق کے غصے کا پارہ ہائی ہو گیا اس نے ایک جھٹکے سے سفیان مرزا کی گردن پکڑی

احساس کہاں ہے۔۔۔؟

اس نے غصے سے دھارتے ہوئے پوچھا جب کہ اس کے اس انداز پر سفیان مرزا مسکرا دیا تھا

مجھے پہلے ہی پتہ تھا تم یہاں اس کام کے لیے ہرگز نہیں آئے۔

لیکن کبھی بیڈ کے نیچے کبھی صوفے کے نیچے چیک کرنا کیا تمہاری احساس یہاں پر پڑی ہو گی کہیں کیا

دماغ کا استعمال کرو میجر تمہاری بیوی کو اگر میں اغوا کرتا تب بھی اسے یہاں تو کبھی نہ لاتا۔سفیان مرزا اپنے اصل انداز میں بولا تھا اس کے سامنے ڈرامہ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا وہ اس کی رگ رگ سے واقف تھا

لیکن تمہارے لئے ایک خوشخبری ہے تمہاری بیوی فی الحال میری پہنچ سے دور ہے اور کہاں گئی میں نہیں جانتا لیکن تمہیں بتا دیتا ہوں کہ بہت جلد وہ یہاں ہو گی

اور فی الحال ایک معزز انسان کا اس طرح سے گریبان پکڑنا ایک آرمی والے کو سوٹ نہیں کرتا اسی لیے بہتر ہو گا کہ وہ کام کرو جو تمہیں سوٹ کرتا ہے جاؤ اپنی بیوی کو ڈھونڈو

وہ اپنا گربان اس کے ہاتھوں سے چھڑواتا بے فکر انداز میں بولا تھا

❤

ڈھونڈو اسے آخر کہاں گیا وہ بڈھا خود احساس کو لے کر یہاں آنے والا تھا تو اس طرح سے اچانک غائب کہاں ہو گیا

کنگ زاوق کے جانے کے بعد بہت پریشان تھا وہ اپنی منزل تک پہنچتے پہنچتے رہ گیا

آخر رحمان احساس کو لے کر کہاں غائب ہو گیا تھا یہ سوال اس وقت ہر کسی کے ذہن میں تھا

لیکن اس کا جواب کوئی نہیں جانتا تھا

سر مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے اس کے ایک آدمی نے اس کے قریب آتے ہوئے کہا

بولو وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگا

سر اس دن جب آپ نے رحمان سے اپنی بیٹی کو یہاں لانے کے لئے کہا تھا اور اس کے جانے کے بعد آپ اس کی بیٹی کو مارنے کی بات کر رہے تھے نہ تو تب وہ گیا نہیں تھا بلکہ دروازے پر آپ کی ساری باتیں سن رہا تھا

مجھے لگا وہ آپ کا کیا بگاڑ اتھا اسی لئے آپ کو بتانا ضروری نہیں سمجھا

چٹاخ۔۔ آدمی کے بات ابھی پوری ہی نہیں ہوئی تھی کہ کنگ کا ہاتھ اٹھا

بے وقوف آدمی اتنی اہم بات تم نے مجھے بتانا ضروری نہیں سمجھی

ہو گیا اب کام مل گئی وہ لڑکی ہمیں اس کا باپ سب جان چکا ہے اب تک تو زاوق کو بھی سب کچھ بتا چکا ہو گا

کنگ پریشانی سے بیٹھتے ہوئے اپنی پیشانی مسلی

اب نہ جانے کیا ہو گا

❤

وہ ہر جگہ احساس کو ڈھونڈ چکا تھا صبح سے دن 'دن سے شام اور شام سے رات ہو چکی تھی

لیکن ناجانے اس کی احساس کہاں گئی تھی عائشہ بھی بے حد پریشان تھی اوپر سے اس کی دیوانوں جیسی حالت دیکھ کر اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کریں

وہ بار بار رحمان کے فون پر کال کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن رحمان کا فون مسلسل بند جا رہا تھا ٹریک کرنے پر پتہ چلا کہ اس کا فون گھر سی ہی بند ہو چکا تھا جب وہ اپنے گھر سے نکلا

فکر مت کرو زاوق احساس جہاں بھی ہو گی بالکل ٹھیک ہو گی وہ اس کا باپ ہے مانا وہ دولت کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہے لیکن اپنی بیٹی کی جان کبھی خطرے میں نہیں ڈالے گا

عائشہ خود بھی پریشان تھی لیکن یہ سوچ کر کہ وہ اپنے باپ کے ساتھ ہے ایک تسلی سی تھی دل میں

ایک بار احساس واپس آجائے میں ساری زندگی اس شخص کو احساس کی شکل نہیں دیکھنے دوں گا اس بار اس نے حد کر دی امی جان اس بار میں اسے کبھی معاف نہیں کروں گا

اس نے غصے سے کہتے ہوئے اپنا فون نکالا

ارسٹنگ آرڈر ایشو ہوئے اس نے شام سے پوچھا تھا

نہیں زاوق میں ہر ممکن کوشش کر چکا ہوں لیکن کنگ کے اریسٹنگ آرڈر پاس نہیں کیے جا رہے ہیں

کوئی بات نہیں اب ہم اپنے طریقے سے اس سے احساس اور رحمان کا پتہ کروائیں گے

اس نے فون بند کرتے ہوئے کہا اور اس کا فون بند ہوتے ہی اس نے حجاب اور زائم کو فون کیا تھا زاوق کا اگلا پلان بتانے کے لئے

❤

وہ بالکل بے فکر ہو چکا تھا احساس اس کے پاس نہیں تھی لیکن جہاں بھی تھی نہ جنا آسان تھا رحمان کا پتہ لگانا اس کے لئے مشکل نہ تھا

اگر اس سے پہلے اندازہ ہو جاتا کہ رحمان نے اس کی ساری باتیں سن لی ہے وہ تب ہی رحمان کو ٹھکانے لگا دیتا

لیکن کوئی بات نہیں اس نے اپنے بہت سارے آدمی رحمان کے پیچھے چھوڑ دیے تھے

جو رحمان کا پتہ لگانے کی ہر ممکن کوشش کر رہے تھے اب اس کا ارادہ اس کو یہاں لانا نہیں بلکہ اسے جان سے مارنا تھا۔

کیونکہ اسے پتہ چل چکا تھا کہ اس کا سارا پیسہ پاکستان سرکاری خزانے میں ایڈ کر دیا گیا ہے اب وہ چاہے کچھ بھی کیوں نہ کر لے وہ پیسہ کبھی واپس نہیں آ سکتا تھا

اور یہ سب کچھ ہوا تھا میجر زاوق حیدر شاہ کی وجہ سے

اسی لئے اب کنگ اس سے بدلہ لینے کے لیے کوئی بھی حد پار کرنے کو تیار تھا اور اس کا بدلہ تب ہی پورا ہونا تھا جب وہ زاوق کے چہرے پر ہار دیکھے اور زاوق کے چہرے پہ ہار صرف احساس کی موت لا سکتی تھی

وہ یہی سب سوچتے ہوئے سنسان گلی گلی کی طرف بڑھا تھا وہ یہاں اکثر آتا تھا اپنی رات رنگین کرنے کے لئے

لیکن اس سے اندازہ بھی نہ تھا کہ آج اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے اسے دو تین بار ایسا محسوس ہوا کہ کوئی اس کے پیچھے آ رہا ہے لیکن اس نے زیادہ دھیان نہ دیا اس کے لئے یہی سب سے بڑی بات تھی کہ وہ زاوق کے چہرے پر ہار

دیکھنے کے لیے احساس کو مارنے کا فیصلہ کر چکا تھا اور کل صبح تک اس کے آدمیوں نے کہیں سے بھی رحمان کو ڈھونڈ کر ختم کر دینا تھا

اب اس نے دو قدم ہی آگے بڑھ کر آئے تھے جب اسے اپنی سر پر کوئی بہت بھاری چیز لگتی ہوئی محسوس ہوئی

اس نے مڑ کر دیکھا تو اس کے پیچھے ایک خوبصورت سی لڑکی کھڑی تھی

چلو کنگ ڈارلنگ تمہارا باپ تمہارا انتظار کر رہا ہے حجاب نے مسکراتے ہوئے ایک سو دار ڈنڈا دوبارہ اس کے سر پر مارا

حد ہے یار میں تو اسے بہت بڑا ڈان سمجھ رہی تھی یہ تو دو ڈنڈوں میں ہی بے ہوش ہو گیا حجاب کو افسوس ہوا تھا وہ اس پر کافی زیادہ ہاتھ صاف کرنے کا ارادہ رکھتی تھی

زائم ڈارلنگ میری شکل کیا دیکھ رہے ہو اٹھاؤ اسے۔اس نے زائم کو گھورتے ہوئے کہا

سارے کام تم نے خود کر لیے ہیں تو یہ بھی تمہیں کر لو ویسے بھی تمہیں میری ضرورت کہاں پڑھتی ہے غنڈی کہیں کی

۔

زائم نے اسے گھورتے ہوئے کنگ کو اپنے کندھوں پر اٹھایا۔

یار یہ ڈان تو بڑا بھاری ہے زائم ایک پل کے لئے اس کا وزن اٹھاتے ہوئے لڑ کھڑایا تھا

یہ ٹریننگ ملی ہے تمہیں آرمی میں میں نے تو سنا ہے وہاں تم پانچ من ایک ہاتھ اُٹھاتے تھے

اور یہاں ایک بندہ تک اٹھایا نہیں جا رہا تم سے لعنت ہے تم پر وہ غصے سے کہتی آگے بڑھی

حجاب ڈامر تھا یہ بندہ ہے اور پتہ نہیں کیا کھاتا ہے زائم اسے اپنے کندھوں پر اٹھائے آہستہ آہستہ چل رہا تھا

جبکہ اس کی سست روی پر بہت تیزی سے آگے بڑھ گئی

❤

پانی کے گلاس کو پھینکنے والے انداز پر گرایا گیا

وہ بلبلا کر ہوش میں آیا تھا لیکن آنکھیں کھولتے ہی اپنے سامنے زاوق کا چہرہ دیکھ کر اس نے آگے پیچھے دیکھتے ہوئے اس جگہ کا خوب نظارہ کیا اس کے ہاتھ پیر بندھے ہوئے تھے اور اسے کرسی پر بٹھایا گیا تھا

یہ کون سی جگہ ہے۔۔۔؟

کہاں لائے ہو مجھے۔۔۔؟

اس نے شام کو گھورتے ہوئے کہا یقیناً اس بے بسی میں وہ زاوق کو نہیں دیکھنا چاہتا تھا

تمہارے جیسے مجرموں کو ہم جیل میں نہیں یہاں لے کے آتے ہیں زاوو نے اس کے سر کے بالوں کو جھٹکا دیتے ہوئے پیچھے کیا اور اس کے منہ پر دہاڑتے ہوئے بولا

دیکھو میجر میں تمہیں بتا چکا ہوں تمہاری بیوی کے بارے میں کچھ نہیں جانتا مجھے بے کار میں یہاں لائے ہو

چٹاخ۔

زاوق کے زوردار تھپڑ نے اس کے منہ کو بند کر دیا تھا

مجھے بس ایک سوال کا جواب دو احساس کہاں ہے ورنہ۔

ارے نہیں جانتا میں وہ لڑکی کہاں ہے اس کا باپ اسے لے کر نہ جانے کہاں چلا گیا ہے میں بھی پریشان ہوں اسے ہر جگہ ڈھونڈا چکا ہوں لیکن وہ کہیں نہیں مل رہی

جھوٹ بولتے ہو تم ایک اور تھپڑ کے ساتھ زاوق نے پھر سے اس کے بالوں کو پکڑ کر کرسی کے ساتھ لگایا تھا

زاوق میرے خیال میں اس کے ساتھ کام نمبر دو کرنا چاہیے تب یہ سارا سچ بولے گا

شام نے اپنے ہاتھ میں موجود کٹر سامنے کیا

یہ کیا کرنے والے ہو تم لوگ میرے ساتھ دیکھو تم لوگ ٹھیک نہیں کر رہے بہت پچھتاؤ گے میں کوئی مجرم نہیں ہوں جس کے ساتھ تو میں اس طرح کا سلوک کرو گے

بہت بڑا آدمی ہوں میں پاکستان میں بہت بڑا نام ہے میرا

چٹاخ۔ خبر دار جو میرے ملک کا نام اپنی گندی زبان سے لیا زاوق نے ایک اور زور دار تھپڑ اس کے منہ پر لگایا

سر آپ نے اپنا ہاتھ صاف کر لیا تو ذرا سا موقع مجھے بھی دیں۔

حجاب کب سے لوگوں کو گھورے جا رہی تھی نہ رہ پائی تو بول اٹھی

ہاں کیوں نہیں اب جب تک یہ اپنا منہ نہیں کھلتا تم ہاتھ صاف کر سکتی ہو

اور اگر تب بھی اس نے احساس کا پتا نہیں بتایا تو پھر یہ کٹر جانے اور اس کے ہاتھ کی انگلیاں۔

اور یقین کرو اگر تمہاری زبان میرے کام نہیں آئی کہ تمہاری انگلیوں کے بعد میرا نشانہ تمہاری زبان ہو گی

شاید وہ اسے ڈرانا چاہتا تھا ایسا کنگ کو لگا۔

لیکن یہ کنگ کی غلط فہمی تھی زاوق بالکل سیریس تھا

دیکھو میں اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا پلیز مجھے جانے دو اگر مجھے پتا چلا تو میں تمہیں بتا دوں گا۔ کنگ نے منت کرتے ہوئے کہا

گڈ آئیڈیا لیکن وہ لڑکیاں جو پاکستان سے اسمگل کی گئی ہیں 22 لڑکیاں تھی ناوہ لڑکیاں کون سے ملک بھیجی ہیں یہ بتاؤ اور ان لڑکیوں کی کتنی قیمت لگائی ہے تم نے ان کی۔ اور سب سے اہم سوال جو پوچھنے کے لیے میں تمہیں یہاں اٹھا کر لایا ہوں پاکستان کے خلاف انڈیا کا اگلا پلان کیا ہے۔ اگلے ہفتے کتنی ڈر گز یہاں آرہی ہے اور کون کون سے لوگ سب کا نام دو اور تم کن کن لوگوں کے ساتھ ڈیل کرتے ہوئے پاکستان کے خلاف انڈیا اور سری لنکا کے علاوہ اور کونسا ملک سازشیں کر رہا ہے

شام اس کے سامنے بیٹھا پوچھنے لگا

وہ فائل میں اس کی ساری بائیو گرافی لکھ کر لایا تھا

شاید وہ اگلے پچھلے سارے حساب برابر کرنے کے موڈ میں تھے

دیکھو یہ سب کچھ بھی نہیں۔ ایک بار پھر سے کنگ کی زبان کو تالا لگ گیا جب زاوق نے اس کا ہاتھ ٹیبل پر رکھتے ہوئے اگلے ہی لمحے کٹر کو اس کے ہاتھ میں گھسیڑ دیا دردناک چیخ بلند ہونے سے پہلے ہی زائم نے اس کے منہ کو سختی سے دبوچ لیا

اچھے بچے شور نہیں مچاتے۔ حجاب نے ہنستے ہوئے کہا

میں کچھ نہیں جانتا مجھے جانے دو۔۔۔ اس کا منہ آزاد کرتے ہی وہ درد سے تڑپتا ہوا بولا

جب ذاوق نے دیکھتے ہی دیکھتے اس کا ہاتھ ایک بار پھر سے ٹیبل پر رکھتے ہوئے اس کٹر چلایا

اور اس بار بھی اس کی چیخ زائم کے ہاتھوں سے بند ہوئی تھی

تمہارے پاس دس منٹ کا وقت ہے۔ اگر تم نے ہمارے سارے سوالوں کے جواب نہیں دیے تو تمہیں قبر تک پہنچانے میں ہم ایک سیکنڈ نہیں لگائیں گے

میں پہلے سے جانتا تھا کہ احساس تمہارے پاس نہیں ہے اسی لیے میں تمہارے گھر آیا ساری چیکنگ کی اور وہیں پر مجھے ایک لسٹ ملی تھی

جس میں 22 لڑکیوں کی سمگلنگ کیلئے ان کے نام لکھے گئے تھے یہ لڑکیاں آج دوپہر میں سمگلنگ کی گئی ہے بتاؤ مجھے ان کو کہاں بھیجا ہے تم نے ورنہ۔

زاوق جانتا تھا وہ اتنی آسانی سے انہیں کچھ نہیں بتائے گا اسی لیے زاوق نے اس کے سر پر ریوور رکھا تھا

اور اسے چلانے کا موقع بھی نہیں دیا جا رہا تھا

لگتا ہے تم اسے نہیں بتاؤ گے ان لڑکیوں کا بازیاب تو ہم کروا ہی لیں گے لیکن اس سے پہلے تمہیں تمہارے اصل مقام تک پہنچا دیں زاوق نے اس کے ماتھے پر پسپول لوڈ کر کے رکھتے ہوئے کہا تو وہ چلا

رک جاؤ میں سب کچھ بتاوں گا پلیز مجھے مت مارو تم جو کہو گے میں کروں گا پلیز مجھے چھوڑ دو میں پوری مدد کروں گا اس کے اس میں تمہاری پلیز جان سے مت مارو زاوق کے انداز سے وہ اندازہ لگا چکا تھا کہ وہ جلد ہی اپنی موت سے ملاقات کرنے جارہا ہے اسی لئے اس نے سوچا کہ باقی سارے کام وہ بعد میں کرے گا فی الحال اپنی جان بچانا ضروری ہے

ارے سر کا کا تو سمجھدار ہے حجاب نے مسکراتے ہوئے کہا

اور اس کے ساتھ ہی کنگ نے بولنا شروع کیا

پچھلے چھ سال سے اس نے کیا کیا اور کیسے کیسے کیا تھا اسنے سب کچھ بتا دیا جو زائم نے ایک کیمرے میں ریکارڈ کیا تھا اور شام نے وہیں بیٹھ کر ایک فائل تیار کی تھی

دیکھو تم لوگوں نے جو بھی کہا وہ میں نے کر دیا اب مجھے یہاں سے جانے دو کنگ بولا

ہاں کیوں نہیں تم جیسے غدار کو جانے نہیں دینا چاہیے زاوق نے بس اتنا ہی کہا اور ٹریگر دبایا۔ اور چھ سال سے پاکستان میں تباہی مچاتا سفیان مرزا اپنی آخری سانسیں گن چکا تھا

سر اس کا کام تمام ہو گیا اپنے احساس کے بارے میں کیسے پتا کریں گے حجاب نے پریشانی سے پوچھا

دیکھو حجاب خالو جان احساس کے بابا ہے وہ دولت کے لئے کچھ بھی کر سکتے ہیں لیکن احساس ان کی بیٹی ہے وہ اس کی جان کو خطرے میں ڈالنے کی غلطی کبھی نہیں کریں گے۔

مجھے لگتا ہے میری احساس جہاں بھی ہو گی بالکل ٹھیک ہو گی ہمیں تلاش جاری رکھنی ہو گی۔ اور اس کی لاش کو سمندر میں پھینک دو کسی کو بھی اس کی لاش نہیں ملنی چاہیے دنیا کی نظر میں کنگ کہیں غائب ہو گیا۔

اور جانے سے پہلے اپنا اسٹیٹمنٹ دے گیا جس میں پاکستانیوں کے بہت بڑی بڑی ہستیوں کے نام بھی موجود تھے

ان کا یہ مشن کامیاب ہو چکا تھا لیکن اس مشن میں وہ اپنے احساس کو نہ جانے کہاں گم کر چکا تھا

کل کا دن بہت اہم تھا اور وہ یہ دن اپنی احساس کے ساتھ سیلیبریٹ کرنا چاہتا تھا شادی کے بعد بھی وہ احساس کے قریب صرف اس لیے نہیں گیا کیونکہ خالو جان اس رشتے کے لئے تیار نہیں تھے زاوق کی خواہش تھی کہ خالو جان اور امی جان دونوں مل کر احساس کو رخصت کریں اور وہ اپنی رونقیں اور برکتیں لے کر اس کے گھر آئے

لیکن نہ جانے وہ اس کا گھر ویران کر کے کہاں جا چکی تھی اب سوائے دعاؤں کے وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا

زاوق بہت سارے لوگوں کو ان کے انجام تک پہنچا چکا تھا اندر ہی اندر پاکستان کے خلاف کام کرنے والے لوگ اس وقت سلاخوں کے پیچھے تھے

زاوق نے دو ہفتوں کے اندر ہر ایک انسان کو ڈھونڈ نکالا تھا اور سب کے سب اس وقت میں اپنے انجام کو جا پہنچے تھے

کوئی کرپشن کے کیس میں تو کوئی سمگلنگ کے کیس میں حجاب اور زائم دونوں سعودیہ عرب گئے ہوئے تھے سمگل کی ہوئی لڑکیوں کو بازیاب کروانے

جہاں قانون کے لیے یہ بہت ہی بڑی کامیابی تھی وہی پچھلے پندرہ دنوں سے احساس کا کچھ پتہ نہ چلا تھا

ایک یہ امید کے احساس اپنے باپ کے ساتھ ہے اسے کچھ بھی غلط سوچنے سے روکے ہوئے تھی

لیکن پھر بھی احساس کا نا ملنا پریشانی کی وجہ تھی

اگلے پانچ دنوں میں احساس کے ایگزام شروع ہونے والے تھے۔

شام اور زارا کا نکاح ان کے پیپرز کے بعد تھا زارا ابھی بہت پریشان تھی۔

اور اس نے گھر میں سب کو کہا تھا تب تک شادی نہیں کرے گی جب تک اس کی شادی میں اس کی سہیلی شامل نہیں ہوگی

جب کہ شام سے اپنے دوست کی حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی۔ اس کی آنکھیں بتاتی تھیں کہ وہ ساری رات نہیں سوتا۔ ہر وقت چڑچڑاپن اس کی طبیعت کا حصہ رہتا۔ داڑھی بڑی ہوئی تھی۔ آنکھوں کے نیچے ہلکے پڑ چکے تھے۔ وہ خوبصورت سازاوق جو سب کو اپنی پرسنیلٹی سے متاثر رکھتا وہ کہیں کھو سا گیا تھا۔ احساس کے ٹھیک ہونے کی امید کے باوجود بھی وہ بے فکر نہیں تھا

رات دو بجے کا وقت تھا روز کی طرح وہ آج بھی جاگ رہا تھا احساس کی گمشدگی اسے سکون سے سونے نہیں دیتی تھی

اس وقت بھی وہ چھت کو گھورتے احساس کے بارے میں یہ سوچ رہا تھا جب اس کا فون بجا

انجان نمبر دیکھ کر اس نے فون نہ اٹھانے کے بارے میں سوچا لیکن پھر احساس کے بارے میں سوچتے ہوئے اس نے فون اٹھا لیا کہ ہو سکتا ہے کہ احساس کی کوئی خبر مل جائے۔

اور اس نے فون اٹھا کر بہت اچھا کیا تھا کیونکہ فون پر اور کوئی نہیں بلکہ رحمان صاحب تھے

ہیلو زاوق میں بات کر رہا ہوں زاوق تم سن رہے ہو نہ میری آواز آرہی ہے نہ گھبرائی ڈرئی ہوئی رحمان صاحب کی آواز اس کے کانوں میں گھونجی۔

کہاں ہیں آپ اور احساس کہاں ہے زاوق نے غصے سے پوچھا۔

زاوق کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ ابھی اس کے سامنے ہوں اور وہ سارالحاظ ایک طرف رکھ کر کسی مجرم کی طرح ان سے اپنی احساس کے بارے میں پوچھے

زاوق میں تمہیں سب کچھ بتاوں گا میں تمہیں جہاں بلا رہا ہوں وہاں آجاؤ۔ رحمان صاحب نے کہا۔

میں جو پوچھ رہا ہوں وہ بتائیں زاوق نے غصے سے کہا

زاوق میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرو پلیز جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو

رحمان صاحب نے منت بھری آواز میں کہا

اس وقت اسے ان پر بہت غصہ آرہا تھا لیکن احساس کے بارے میں ان کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا تھا اسی لیے اس نے وہاں جانے کا فیصلہ کیا اب وہ اپنی احساس سے زیادہ دور نہیں تھا۔

وہ ان کے بتائے گئے پتے پر پہنچ چکا تھا یہاں بہت اندھیرا چھایا ہوا تھا اور دور دور تک یہاں کوئی بھی نہیں تھا وہ کافی دیر وہیں کھڑا رہا جب ایک درخت کے پیچھے سے اسے کوئی آہٹ سی محسوس ہوئی

کون ہے وہاں۔۔۔؟ اس نے جلدی سے آگے بڑھتے ہوئے پوچھا

یقیناً وہ رحمان صاحب تھے جو چھپ چھپا کر یہاں آئے تھے

زاوق میں ہوں مجھے ڈر تھا کہ کنگ کا کوئی آدمی نہ آ گیا ہو اس لیے چھپ کر تمہیں وہاں سے دیکھ رہا تھا

انہوں نے زاوق کی آواز پہچانتے ہی باہر نکلتے ہوئے کہا

لیکن ان کی حالت دیکھ کر زاوق اچھا خاصا پریشان ہو چکا تھا

خالو جان یہ آپ کی کیا حالت ہے ان کا جسم زخموں سے چُور اور ان کے کندھے پر پٹی بندھی دیکھ کر وہ پریشانی سے پوچھنے لگا

جو بھی تھا جیسا بھی تھا اس کی یتیمی پر اسی شخص نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا تھا

زاوق میں ٹھیک ہوں بیٹا تم چلو میرے ساتھ میں نے بڑی مشکل سے احساس کو بچایا ہے وہ لوگ اسے جان سے مار دینا چاہتے تھے رحمان صاحب نے پریشانی سے بتایا

پہلے آپ مجھے پوری بات بتائیں اور یہ سب کچھ کیا ہے آپ کو گولی لگی ہے چلیں پہلے میں آپ کو ڈاکٹر کے پاس لے کے چلتا ہوں لگتا ہے آپ اپنا علاج نہیں کروایا ان کی حالت دیکھ کر بہت اچھا خاصا پریشان ہو چکا تھا

ان کا سارا جسم زخموں سے چُور تھا

نہیں بیٹا میں بالکل ٹھیک ہوں تم چلو میرے ساتھ میں تمہیں راستے میں سب کچھ بتاتا ہوں

اس دن کنگ باتیں سننے کے بعد رحمان صاحب کو احساس ہوا کہ وہ اس شخص کے ساتھ اپنی بیٹی اس کی شادی کرنا چاہتے تھے جو ان کے وطن کا دشمن ہے

شروع سے ہی وہ دولت چاہیے تھے انہیں لگتا تھا کہ دولت سے سارے مسائل حل ہو جاتے ہیں

زاوق کے سر پہ ہاتھ رکھنے کی سب سے بڑی وجہ اس کی دولت ہی تھی رحمان صاحب اس کی دولت حاصل کر کے بڑا آدمی بننا چاہتے تھے

دولت حاصل کرنا اپنی زندگی آسان کرنا ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے رحمان صاحب کی بھی تھی

لیکن اس خواہش کے حصول کے لیے وہ اپنی بیٹی کی زندگی داؤ پر نہیں لگا سکتے تھے

جب انہیں پتہ چلا کہ کنگ کے آدمی احساس کو جان سے مار دینا چاہتے ہیں تو وہ سیدھے ہی احساس کے گھر گئے تھے

انہیں پتہ تھا کہ ان کے پیچھے کنگ کے آدمی لگتے ہیں وہ احساس کو اپنے ساتھ لے کر زاوق کے پاس جانا چاہتے تھے

لیکن وہ سمجھتے تھے کہ کنگ احساس کو زاوق کی کمزوری کے طور پر استعمال کرنا چاہتا ہے اسی لئے انہوں نے زاوق سے احساس کو دور کرنے کا فیصلہ کیا

تاکہ وہ ایسے وطن کے دشمنوں کو ان کے انجام تک پہنچا سکے

وہ اس دن احساس کو اپنے ساتھ دوسرے شہر لے کے جانے کے بارے میں سوچ رہے تھے لیکن انہیں جلد ہی احساس ہو گیا کہ ان کے پیچھے کنگ کے آدمی لگے ہوئے ہیں

انہوں نے احساس کو ایک جگہ پر چھپایا اور کنگ کے آدمیوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی لیکن یہ ان کی غلط فہمی تھی

اب وہ لوگ احساس تک تو نہ پہنچ پائے لیکن ان کو دیکھتے ہی مارنے کی کوشش کی جس کوشش میں وہ ایک حد تک کامیاب بھی ہو چکے تھے

ان کے آدمیوں نے انہیں بری طرح سے زخمی کر دیا یہاں تک کہ ان کے کندھے پر دو گولیاں بھی چلائیں

وہ زخمی حالت میں جیسے تیسے احساس تک پہنچے اور اسے لے کر دوسرے شہر آ گئے

لیکن کسی بھی ڈاکٹر کے پاس نہیں گے وہ کسی قسم کا رسک نہیں لینا چاہتے تھے احساس سے جو کچھ بن سکا اس نے کرنے کی کوشش کی

انسانیت کے ناتے ایک ڈاکٹر نے ان کی جان بچانے کے لئے ان کے جسم سے گولیاں نکالتے ہوئے انہیں ہسپتال میں ایڈمٹ ہونے کا مشورہ بھی دیا لیکن وہ نہیں گئے تھے کیونکہ بات ان کی بیٹی کی زندگی پر آ رہی تھی

احساس نے انہیں بہت سمجھایا کہ زاوق سے رابطہ کریں

لیکن جب احساس کو یہ بات پتہ چلی کہ وہ لوگ اس اس کے ذریعے زاوق کو بلیک میل کرنا چاہتے ہیں تو وہ خود ہی اپنے باپ کا ساتھ دینے کا فیصلہ کر چکی تھی

اسے اس وقت اپنے باپ کا یہ فیصلہ بالکل ٹھیک لگ رہا تھا کے احساس کو زاوق کی ہمت بننا ہے اس کی کمزوری نہیں

اور اس نے اپنے باپ کی قسم کھائی تھی کہ چاہے جو بھی ہو جائے جب تک اس کا باپ نہیں کہے گا وہ زاوق سے رابطہ نہیں کرے گی

اس سب کے دوران ایک بار رحمان صاحب نے عائشہ کو فون کیا تھا اور کہا تھا وہ جہاں بھی ہیں بالکل ٹھیک ہیں لیکن انہوں نے عائشہ کو بھی قسم دی تھی کہ زاوق کو ان کے بارے میں کچھ بھی نہ بتایا جائے

جس کے بعد عائشہ نے اس کال کے بارے میں زاوق کو کچھ نہیں بتایا لیکن اسے حوصلہ دیتی رہی کہ وہ اس کا باپ ہے اس کے ساتھ کبھی کچھ غلط نہیں ہونے دے گا

اور ان کا یہی حوصلہ زاوق کو بہت ہمت دیتا رہا تھا

وہ اسے لے کر سیدھے اپنی اس خفیہ جگہ پر آئے تھے جہاں وہ پچھلے دو دن سے چھپے ہوئے تھے

انہیں پرسوں ایک نیوز چینل سے پتہ چلا تھا۔ کنگ کے سارے آدمی پکڑے جا چکے ہیں اور کنگ کے آخری سٹیٹمنٹ میں بہت سارے پاکستانی بڑی بڑی ہستیوں کے نام شامل ہیں

انہیں اندازہ ہو چکا تھا کہ زاوق اپنے مشن میں کامیاب ہو چکا ہے۔

لیکن انہیں ڈر اس بات کا تھا کہ کنگ کہیں غائب ہو چکا تھا کہاں گیا تھا یہ کوئی نہیں جانتا تھا سوائے زاوق کے اور اس کی ٹیم کے

انہیں ڈر تھا کہ کنگ کہیں واپس نہ آ جائے اور ان کی بیٹی کی جان لے لے

لیکن وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ کنگ تو اسی دن اپنے انجام کو پہنچ چکا تھا

زاوق تیزی سے اس ایک کمرے کے مکان میں داخل ہوا اسے یقین تھا وہ بھی بے چینی سے انتظار کر رہی ہو گی

لیکن رحمان صاحب اسے یہ نہیں بتا پائے تھے کہ وہ تو اس کو بتا کر ہی نہیں آئیں کہ وہ زاوق سے ملنے جا رہے ہیں

اس نے جیسے ہی اندر قدم رکھا وہ کھڑکی پر کھڑی باہر کی طرف دیکھ رہی تھی شاید اپنے بابا کی واپسی کا انتظار کر رہی تھی

زاوق نے سے پیچھے پلٹنے کا موقع دیے بغیر اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے سینے میں چھپا لیا

وہ اس طرح سے کسی انجان کے آنے پر گھبرا کر پیچھے ہٹنے لگی جب اس کی مہک پر اپنی آنکھیں بند کر گئی

زاوق اس کے منہ سے سرگوشی نما آواز نکلی

بیوقوف بد دماغ احمق لڑکی مجھے بتا کر یہ ساری پلاننگ نہیں کر سکتی تھی تم

جان سولی پر لٹکائی ہوئی تھی پچھلے پندرہ دنوں سے میری

بس ایک ہی سوچ مجھے بار بار تنگ کر رہی تھی کہ تمہیں کچھ ہو تو نہیں گیا

کہیں تم مجھ سے دور ۔۔ جانتی ہو یہ کہ سوچ بھی جان لیوا ہے میرے لیے

سختی سے اسے اپنے سینے میں بھیجے وہ اس سے بول رہا تھا

زاوق میں آپ کی طاقت بننا چاہتی ہوں آپ کی کمزوری نہیں اگر وہ گینگسٹر میرے ذریعے آپ کو بلیک میل کرنے کی کوشش کرتا تو میں اپنے آپ کو کبھی معاف نہیں کر پاتی

میں چاہتی ہوں آپ اپنے وطن کے لیے ہر وہ کام کرے جو ہر بہادر سپاہی کرتا ہے ۔ میں کبھی آپ کے اور آپ کی وطن کے بیچ میں نہیں آنا چاہتی

میں انتی ہوں آپ مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں۔ لیکن میں یہ بھی جانتی ہوں کہ یہ عشق یہ دیوانگی صرف میرے لیے نہیں ہے

زاوق میں نہیں چاہتی کہ میری محبت آپ کو کمزور کر دے میرا ہونا آپ سے آپ کی طاقت چھین لے

مجھے پتہ ہے میں نے جو کیا غلط کیا مجھے یہ سب کچھ آپ کو بتا کر کرنا چاہیے تھا لیکن ہمارے پاس بالکل وقت نہیں تھا بابا کے پیچھے اس گنگسٹر کے آدمی لگے ہوئے تھے

ہم میری مشکل سے دوسرے شہر پہنچے تھے راستے میں بابا پر حملہ ہوا اور ان لوگوں نے بابا کو گولیاں ماری

وہ لوگ مجھے بھی مار دینا چاہتے تھے لیکن بابا نے مجھے بچا لیا۔ آپ کو پتہ ہے میں بہت ڈر گئی تھی۔ لیکن بابا نے مجھے کچھ نہیں ہونے دیا اس نے زاوق کا دھیان رحمان صاحب کی طرف دلانے کی کوشش کی۔

جب کہ اس طرح سے احساس کو اپنے سینے میں بھیجے زاوق نے رحمان صاحب کو دوسری طرف چہرا کیے دیکھا تو خود ہی شرمندہ ہو کر رہ گیا

اس نے اگلے ہی پل احساس کو خود سے دور کیا تھا

چلیں آپ سب کچھ ٹھیک ہو چکا ہے گھر چلتے ہیں میں آپ کو گھر چھوڑ کر احساس کو صبح آپ سے ملوانے لاؤں گا اس نے رحمان صاحب کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو وہ مسکرائے

ایسے کیسے ملوانے لاؤ گے بھئی ابھی میں نے اپنی بیٹی کی رخصتی نہیں کی

تین دنوں میں اس کے پیپر شروع ہونے والے ہیں پیپر کے بعد سوچوں گا اپنی بیٹی کی رخصتی کے بارے میں فلحال میں اپنی بیٹی کو گھر لے کے جا رہا ہوں تم پیپرز کے بعد بارات لے کر آنا

رحمان صاحب نے کہتے ہوئے احساس کا ہاتھ تھام تو زاوق کا چہرہ اتر گیا

زاوق جو کچھ بھی میں نے کیا بہت غلط کیا مجھے لگتا تھا کہ دولت حاصل کر لینے سے ہر مسائل حل ہو جائے گا۔ مجھے لگتا تھا کہ غریب کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اسی لیے میں دولت حاصل کرنے کے پیچھے پڑا رہا لیکن جب مجھے احساس ہوا کہ اس دنیا میں اولاد سے بڑھ کر کچھ نہیں اولاد ہی ماں باپ کا آخری سہارا ہے جب احساس کی جان خطرے میں دیکھی تو مجھے پتہ چلا کہ اگر احساس کو کچھ ہو گیا تو میں اس دولت کا کیا کروں گا

یہ سب کچھ تو میں اسی کے لئے کر رہا تھا اسے آسان زندگی دینے کے لیے کر رہا تھا اگر میری بیٹی ہی نہیں رہے گی تو میں اس دولت کا کیا کروں گا

میں نے اپنی زندگی کے بہت سارے سال غربت میں گزار دیے دوسروں کے ہاتھ میں پیسہ دیکھتے ہوئے گزار دیے لیکن میں چاہتا تھا کہ میری بیٹی ایک پر سکون زندگی جئے ایک بہت امیر شخص کے ساتھ میری بیٹی کسی چیز کی فرمائش کرے تو وہ فوراً پوری کر دے

میری بیٹی کے پاس دنیا کی مہنگی کار ہو بڑے بڑے بنگلے ہوں لیکن زاوق میں بھول گیا تھا اللہ ہر انسان کو اس کے اوقات کے مطابق دیتا ہے اتنا ہی دیتا ہے جیسے وہ وہ سنبھال سکے۔

دولت۔ محبت۔ زندگی ہر چیز کی ایک لمنٹ ہے میں اس لمیٹ کو کراس کرنے کی کوشش کر رہا تھا

اللہ جتنا دے رہا تھا میں اس سے زیادہ مانگ رہا تھا۔ پھر اللہ نے مجھے احساس دلایا جتنا اللہ نے مجھے دیا ہے تو اسی میں خوش رہوں۔ کیونکہ اللہ نے اتنا دیا ہے جتنا میں سنبھال سکتا ہوں۔

مجھے معاف کر دو زاوق میں نے تمہارے ساتھ بہت برا سلوک کیا تمہاری کمپنی تمہارا گھر تمہاری دولت تم سے چھیننا چاہتا ہے۔

لیکن اب اور نہیں اب میں اپنی بیٹی کو دھوم دھام سے تمہارے ساتھ رخصت کر کے اپنی غلطیوں کا ازالہ کروں گا میں چاہتا ہوں کہ میں خود اپنی بیٹی کو اپنے ہاتھوں سے تمہارے ساتھ رخصت کروں ویسے تو عائشہ نے ایک اچھی ماں کا فرض نبھاتے ہوئے یہ کام کر دیا ہے

لیکن میں ایک بار پھر سے۔ وہ اجازت طلب نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولیں تو زاوق مسکرا دیا

کیوں نہیں خالو جان آپ کی بیٹی ہے آپ جب چاہے جیسے چاہے اسے رخصت کریں آپ جب حکم کریں گے میں بارات لے کے آجاؤں گا وہ مسکراتے ہوئے بولا

رحمان صاحب نے نم آنکھوں سے اپنے سینے سے لگا لیا

❤

ارے یار میں پکا میتھس میں فیل ہو جاؤں گی مجھ سے نہیں ہو رہا یہ سب کچھ وہ دائیں سے بائیں گھومتی زارا سے بول رہی تھی۔

آج سے ٹھیک سات دن کے بعد ایک ہی میرج ہال سے ان دونوں کی رخصتی ہونی تھی

اور یہاں وہ دونوں سنگھار کرنے کے بجائے اپنے پیپرز کی تیاریوں میں لگی ہوئی تھی

کل صبح میتھ کا پیپر تھا تین پیپرز گزر چکے تھے۔ جو ٹھیک ٹھاک ہوئے تھے دونوں کے پاسنگ مارکس آ ہی جانے تھے لیکن میتھس میں آکر ہمیشہ کی طرح وہ دونوں اٹک چکیں تھیں

عائشہ نے زاوق کو گھر انے سے سختی سے منع کیا ہوا تھا کیونکہ ان دونوں کا پردہ چل رہا تھا

اسی وجہ سے زاوق جب سے رحمان صاحب کے ساتھ اسے یہاں چھوڑ کر گیا تھا تب سے ہی اس کی شکل نہیں دیکھ پا رہا تھا

کیس مکمل ہو جانے کی وجہ سے اب بار بار کالج کے چکر لگانے کا بھی کوئی مقصد نہ تھا۔

شام نے تو بہت ہاتھ پیر مارے لیکن زارا کی فیملی کی طرف سے آرڈر جاری ہوا کہ نکاح رخصتی والے دن ہی ہو گا

جس کی وجہ سے اب ان دونوں کا ملنا جلنا ان لیگل ہو چکا تھا۔

جبکہ زاوق اپنی بے چینیوں کو دل میں سمیٹے اپنے گھر اور اپنی زندگی میں اپنی احساس کا انتظار کر رہا تھا

❤

ابھی مشکل سے اسے چند سوال ہی حل کیے تھے کہ اسے نیند آنے لگی۔

صبح جلدی جاگ کر باقی کی تیاری کر لوں گی اسے اپنا سر بھاری ہوتا محسوس ہوا کتاب ایک طرف رکھتی وہ بیڈ پر لیٹ گئی

اس سے سوئے ہوئے بھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی جب اسے اپنے چہرے پر گرم سانسوں کا احساس ہوا

اس لمحے کے لیے وہ بند آنکھوں سے پیچھے ہٹی جب اس کی خوشبو نے اسے قید کر لیا

اس نے نرمی سے نظروں کی جھالر اٹھائیں تو مسکراتا ہوا چہرہ ایسے نظر آیا

زاوق آپ آگئے آپ کو پتہ ہے آج میں آپ کو کتنا مس کر رہی تھی وہ مسکراتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گئی جب کہ اس کے الفاظ زاوق کا دل دھڑکا گئے تھے

کیا سچ میں میری جان مجھے اتنا مس کر رہی تھی وہ اس کے بال کان کے پیچھے کرتے ہوئے بولا

جب کہ اس کی بدلتی نظروں کا مطلب سمجھ کر احساس نے فوراً اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اسے خود سے ذرا فاصلے پر رکھا

اور نہیں تو کیا کل میرا میتھس سا پیپر ہے آپ خود آگئے یہ تو اچھا ہو گیا آپ میتھ کی ٹیچر ہیں آج آپ نہیں یاد آئیں گے تو کیا مس انعم ائیں گی۔

چلیں جلدی سے مجھے میرے پیپر کی تیاری کروائیں لیکن ایک منٹ آپ یہاں اندر کہاں سے آئے۔ ماما نے تو آپ کو مجھے دیکھنے سے منع کیا ہوا ہے ناہائے اللہ آپ نے شادی کا رول توڑ دیا

آپ میری شادی خراب کرنا چاہتے ہیں وہ اس کے کندھے پر مکا مارتی ہوئی بولی

کیا کیا خواب دیکھے تھے میں نے سب سے بیسٹ شادی ہو گی میری اور یہ میری بے صبرے خاوند صاحب جو میری شادی کے رولز توڑ رہے ہیں

اٹھیں یہاں سے اور نکلے میرے کمرے سے باہر کس نے بولا آپ کو یہاں آنے کے لئے ماما نے منع کیا تھا نہ ماما کی بات نہیں مانی آپ نے ابھی جا کے میں ماما سے شکایت کرتی ہوں وہ اسے گھسیٹنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے اب اس کی شکایت لگانے عائشہ کے کمرے کی طرف جانے لگی

جب زاوق نے اس کا ہاتھ ایک جھٹکے سے تھامتے ہوئے اسے اپنی طرف کھینچا

بیوی کیا کر رہی ہو میں تو تمہیں میتھ کے پیپر کی تیاری کروانے آیا تھا اچھی مصیبت ہے ایک تو میں تمہاری مدد کرنے آیا ہوں اور اوپر سے تم میری شکایت لگا رہی ہو۔

زاوق نے بہانہ بناتے ہوئے کہا

لگتا ہے تم نے کل پاس نہیں ہونا ٹھیک ہے اگر نہیں ہونا تو میں چلا جاتا ہوں بس اچھی مصیبت پالی میں نے مجھے ہی کیا ضرورت پڑی تھی اس طرح سے مدد کرنے کے لئے آنے کی اچھا خاصا نیند پوری کر رہا تھا پتا نہیں کیوں تمہارا احساس کرتا ہے یہاں آ گیا

جا رہا ہوں میں خدا حافظ لیکن اگر تم پیپر میں فیل ہو گی تو مجھے مت کچھ بھی کہنا۔

ایک تو مدد کرو اوپر سے باتیں بھی سنو وہ منہ بنا کر کہتا باہر جانے لگا جب اچانک احساس نے اس کا ہاتھ تھام لیا

سچی مچی صرف میری مدد کرنے آئے تھے وہ شاکی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی

ہاں میں سچی مچی تمہاری مدد کرنے کے لئے ہی آیا تھا لیکن اگر مدد کے دوران میری نیت زرا سی خراب ہو جائے تو تمہیں کمپرومائز کرنا پڑے گا۔ مطلب تمہیں پتا ہے میتھس سر کو کھپانے والا کام ہے اگر درمیان می چائے کی ضرورت پڑی تو تمہیں پلانی پڑے گی وہ اس کی گھوری کو دلچسپ نظروں سے دیکھتے ہوئے بات بدل گیا

تو آپ کو چائے پینی ہے ٹھیک ہے آپ مجھے میتھس سمجائیں میں آپ کو چائے پلا دوں گی۔

لیکن شرط یہ ہے کہ آپ یہاں چیئر پر بیٹھیں گے اور میں وہاں بیڈ پر۔ اور آپ میرا چہرہ نہیں دیکھیں گے اس سے شادی کے رولز خراب ہوں گے خیر میں گھونگھٹ کر لیتی ہوں۔

آخر میری بھی پہلی پہلی شادی ہے اتنا تو کر سکتی ہو نا احساس نے دوپٹے کا گھونگھٹ بناتے ہوئے اپنے آگے کیا تو زاوق اسے گھور کر رہ گیا

میڈم اور کتنی شادی کرنے کا ارادہ ہے آپ کا۔۔۔؟ وہ صدمے سے بولا

ابھی کچھ کہہ نہیں سکتی۔۔۔اسی لیے بہتر ہو گا کہ آپ اپنا دھیان میری بک پر لگائیں وہ اپنی ہنسی دبانے ہوئے بولی تو زاوق بھی مسکرایا

بہت پٹو گی تم میرے ہاتھوں۔ وہ مسکراتے ہوئے بولا تو احساس کھکھلا کر مسکرائی

اچھا پیارا بے بی نہیں کرتی اور شادی بس آپ سے ہی کروں گی پہلی اور آخری وہ اسے شرارت سے پچکارتے ہوئے بولی

شکریہ احسان کا اپنی پڑھائی پر دھیان دیں زاوق اسے ہلکے سے آس کے سر پر مارتا اس کا دھیان کتاب کی طرف لگانے لگا

احساس مسکراتے ہوئے اس سے اس کے سارے سوالات سمجھ رہی تھی جبکہ زاوق جو اتنے دنوں کے بعد اپنی نظروں کی پیاس بجھانے یہاں آیا تھا۔ اپنا دماغ کھپا کر رہ گیا

❤

نہیں بھائی میں آپ کو یہاں نہیں بیٹھانے دے سکتی۔ لیکن پھر بھی اگر آپ کا یہاں بیٹھنا ضروری ہے تو لائی میرا نیگ دیجئے۔

ورنہ ایسا کریں جہان دوسرا دلہا بیٹھا ہے اس کے پاس جا کر بیٹھ جائیں اسے تھوڑے سے فاصلے پر بیٹھے زاوق کی طرف اشارہ کیا

جہاں زاوق ہر ممکن طریقے سے زارا کو اٹھانے کے بعد جا کر بیٹھا تھا زارا کی بیٹی ڈیمانڈ پوری کرنے کے بعد جب زارا کی ڈیمانڈ مزید پر گئی تو وہ ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا اور اب شام بھی منہ لٹکائے وہی آ کر بیٹھا تھا یہ پہلی شادی تھی جس میں دلہے الگ اور دلہن الگ بیٹھی ہوئی تھی

ہائے کتنی بے چاری شکلیں ہیں دونوں کی احساس نے ان دونوں کے پھولے ہوئے منہ دیکھ کر زارا کے کان میں سرگوشی کی

کوئی بات نہیں اب ساری زندگی ان کے یہ بے چارے بنے ہی رہیں گے جانتے نہیں ہیں کہ کس سے پالا پڑا ہے زارا نے احساس کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہوئے قہقہ لگایا

یار مجھے یقین ہے یہ ہمیں دیکھ کر ہی ایسے ہنس رہی ہو گی۔ شام نے زاوق کو دیکھتے ہوئے منہ بنایا

کوئی بات نہیں یار ہنسنے دے آج ان کا دن ہے آگے ہم قہقے لگائیں گے۔

زاوق نے شام کے ہاتھ پہ ہاتھ مارا بالکل احساس کے انداز میں جب کہ اسے اپنی نقل اتارتے دیکھ کر احساس نے اسے زبان چڑائی۔

زاوق کو چند مہینوں پہلے والی وہ بولی سی احساس یاد آئی اس کے قریب آنے پر بھی سہم سے جاتی تھی۔اسی کے کالج میں اپنا مشن مکمل کرنے اور احساس کو کچھ دن اپنے پاس رکھنے کا ہی اثر تھا کہ اب وہ پہلے کی طرح اس سے ڈرتی اور گھبراتی نہیں تھی شاید اب اسے زاوق کی محبت کا احساس ہو چکا تھا

❤

ساری رسم ادا ہو چکی تھی بس ایک رسم کے علاوہ زارا کو شام کے گھر رخصت کر دیا گیا جس کی وجہ سے اس کی آخری رسم رہ گئی اور اب دونوں ہی افسوس سے ہاتھ ملتی بیٹھی ہوئی تھی

شام کے کمرے میں قدم اٹھنا چاہا تو دیکھا دروازے پہ زائم اور موسی کھرے ہیں

سوری ماموں آپ اندر نہیں جاسکتے تب تک نہیں جب تک جب تک آپ ماما اور احساس آنٹی کا نیگ نہیں دے دیتے

ماما یہاں پر نہیں ہیں وہ زاوق ماموں سے اپنا نیگ وصول کر رہی ہیں اسی لیے مجھے یہاں بھیجا ہے تا کہ آپ سے میں ان کا گفٹ لے سکوں چلیں اب جلدی کریں میرے پاس زیادہ ٹائم نہیں ہے مجھے سونا ہے الریڈی دو گھنٹے لیٹ ہو چکا ہوں اس کی ٹائم کی پابندی دیکھ کر شام نے گھور کر اسے دیکھا حجاب اسے ایک سیکنڈ بھی نہ تو زیادہ سونے دیتی تھی اور نہ ہی زیادہ جاگنے دیتی تھی یہ تو شام اور زاوق کی شادی کی وجہ سے اس کی عید ہو چکی تھی کہ یہ ابھی تک جاگ رہا تھا

کیا چاہیے شام نے گھور کر پوچھا۔

کچھ بھی دیتے بچہ ہے کون سا اس کو پتہ چلے گا زائم نے حل پیش کیا

مجھے بچہ سمجھنے کی غلطی مت کیجئے گا ماما نے کہا ہے ایک لاکھ سے ایک روپیہ بھی کم ہوا تو شام ماموں کو اندر مت جانے دینا موسی منہ پھلا کر بولا

اکاؤنٹنگ آتی ہے شام نے مسکرا کر اسے گود میں اٹھایا

فاسٹ فاسٹ نہیں آتی آہستہ آہستہ کر لونگا۔ موسی نے جلدی سے کہا

ویری گڈ بیٹا ہے یہ لو تمہارے ایک لاکھ روپے اب تم یہاں بیٹھ کر کاؤنٹنگ کرو تب تک میں اندر جا رہا ہوں شام نے پیسوں کے گڈی اس کے ہاتھ میں پکڑا اور اندر چلا گیا

زائم اس کی ہوشیاری پر قہقہ لگا کر ہنسا

بیس بیس روپے کی گڈی میں مشکل سے بیس ہزار روپے ہونے تھے

جب کہ موسیٰ بہت ہوشیاری سے ایک ایک روپے کا حساب کر رہا تھا آخر اس نے اپنی ماں کو پورا ایک لاکھ روپیہ دینا تھا

❤

شام نے کمرے میں قدم رکھا تو وہ سامنے بیڈ کر اپنا ہوش رُبا حسن لیے بیٹھی تھی

آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس کے قریب آ گیا تھا۔

میں تم سے کوئی بہت بڑی بڑی باتیں نہیں کروں گا زارا میں اپنی پہچان بنانا چاہتا تھا میں کیا ہوں کیسا ہوں کوئی مجھے جانتا ہی نہیں تھا سالوں سے اس یتیم خانے میں پڑے میں ہمیشہ اپنے ماں باپ کو ڈھونڈتا رہا

لیکن پھر مجھے کسی نے بتایا کہ یتیموں کے تم ماں باپ ہوتے ہی نہیں اور یتیم خانے میں صرف یتیم ہی رہتے ہیں۔ میں جہاں بھی گیا جس موڑ پر بھی مجھے کسی نے اپنا کہہ کر اپنے سینے سے نہیں لگایا۔

میرا دل چاہتا تھا کہ ہر کوئی مجھ سے پیار کرے سب کی نظروں میں میری بھی کوئی اہمیت ہو

پھر اب زاوق نے جب یہ پروفیشنل چنا تو میں نے بھی اس کا ساتھ دیا اور اس کے بعد ہر کوئی مجھ سے پیار کرنے لگا مجھے دیکھتے ہی مجھے سینے سے لگانے کے لئے میرے پاس آتے لوگ۔ مجھے احترام سے بلاتے عزت سے بات کرتے ہیں نہ کہ غصے سے گالی دیتے

تم نہیں جانتی ذارا ایک یتیم انسان کی زندگی کیا ہوتی ہے اس وطن میں اس وردی نے مجھے ایک پہچان دی ہے میں تمہیں اپنا پابند نہیں کر رہا بس یہ کہہ رہا ہوں کے اگر زندگی میں مجھے کبھی میرے وطن اور تم میں سے کسی ایک کو چننا پڑا تو میں اپنے وطن کو چنوں گا اور۔

اور میں اس میں آپ کا ساتھ دوں گی اس سے پہلے کے شام اپنی بات مکمل کرتا زارا نے اس کے بات کاٹتے ہوئے کہا

اسی لئے تو تمہیں چنا ہے۔ مجھے یقین ہے تم میرے اس فیصلے میں ہر قدم پر میرے ساتھ رہو گی

لیکن قدم سے قدم ملانے کے لیے اور بھی بہت سی چیزوں میں ایک دوسرے کا ساتھ نبھانا ہو گا

وہ اس کے ہاتھوں کی کلائی پر خوبصورت نفس سا بریسلیٹ پہناتے ہوئے شرارتی انداز میں بولا

آپ یہاں تک آ ہی گئی ہوں تو آگے میں آپ کے ساتھ ہوں لیکن پلیز آپ مجھے آگے پڑھنے کے لیے نہیں کہیں گے بری ہی الجھن ہوتی ہے مجھے اس پڑھائی سے

ویسے بھی پڑھائی کا ٹائم کہاں رہے گا اب میں شادی شدہ لڑکی ہوں اپنی زندگی میں مصروف ہو جاؤں گی ایک ڈیڑھ سال میں بچے پیدا ہو جائیں گے کہہ رہے گا ان سب چیزوں کا اتنا بڑا گھر ہے جو مجھے سنبھالنا ہے اور پھر بچوں کی پڑھائی ان کا اسکول ان کے کپڑے ان کا کمرہ کتنی چیزوں کا خیال رکھنا پڑے گا اور پھر جب بچے بڑے ہو گئے ان کی شادی بھی تو کرنی پڑے گی میرے پاس بالکل پڑھائی کا ٹائم نہیں ہے زارا بولنے پر آئی تو پھر بولتی ہی چلی گئی جبکہ شام خاموشی سے آنکھیں پھیلائیں اس کی فیوچر پلاننگ سن رہا تھا

ذارا اس رات سے آگے بڑھیں گے ان شاءاللہ بچوں کے بارے میں بھی سوچیں گے لیکن پلیز ابھی تم مجھے کنفیوز مت کرو

وہ اس کا ہاتھ تھام تھا اسے اپنے نزدیک کرتے ہوئے کنفیوز سے انداز میں بولا

تو میں پڑھائی نہیں کروں گی نا۔۔۔؟ وہ اس کے سینے سے سر اٹھائے معصومیت سے بولی

نہیں میری جان اب ہمارے بچے ہوں گے پھر بڑے ہوں گے شادی ہو گی ان کے بچے ہوں گے تمہارے پاس وقت کہاں ہے پڑھائی کا وہ اس سے بازوں میں بھیجتا شرارت سے مسکراتے ہوئے بولا

جبکہ بے دھیانی میں وہ کہاں سے کہاں آگئی تھی اس بات کا احساس ہوتے ہی اس نے شام سے پیچھے ہٹنے کی کوشش کی لیکن اب یہ ممکن نہ تھا

❤

یار میں کب سے زاوق سر کا انتظار کر رہی ہوں نہ جانے کہاں چلے گئے۔ حجاب نے اب زائم کو فون کر کے اسے بتایا

صبر کرو یار کہاں جانا ہے انہوں نے آنا تو نے اسی کمرے میں ہے زائم نے موسی کو اپنے سینے پر لٹاتے ہوئے کہا

لیکن اب تو ان کو آجانا چاہیے تھا اتنی دیر ہو چکی ہے لگتا ہے انہیں اپنی دلہن کا بالکل بھی دیدار نہیں کرنا حجاب منہ بنا کر بولی

ہاں جیسے تمھیں اپنے دلہے کا دیدار نہیں کرنا زائم شرارت سے بولا اس نے کتنی منتیں کی تھی گھر چلو لیکن مجال ہے جو وہ احساس کی بہن بننے کا موقع ہاتھ سے جانے دیتی احساس بیچاری کو تو آج ہی پتہ چلا تھا کہ جس حجاب کو اپنا دشمن بنائے ہوئے تھی وہ تو اسی کی ٹیم میں کام کرنے والی ایک ورکر تھی

زیادہ ہیرو بننے کی ضرورت نہیں ہے تمہارا دیدار کئے چار سال ہو چکے ہیں اب فون رکھو اور مجھے سکون سے سر کا انتظار کرنے دو وہ بس آنے والے ہی ہوں گے حجاب نے فون بند کرتے ہوئے کہا

لگے رہو حجاب بیٹا آج کوئی نہیں آنے والا کیونکہ جس کو اس کی منزل تک پہنچنا تھا وہ تو کب کا پہنچ چکا ہے زائم نے آنکھیں بند کرتے ہوئے مسکرا کر کہا

❤

وہ بہت نرمی سے اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو چوم رہا تھا جب کہ اس کی باہوں میں سمٹتی احساس ہر تھوڑی دیر میں دروازے کو دیکھ رہی تھی ذاوق سب باہر کیا سوچ رہے ہوں گے کیا آپ کی کھڑکی سے اندر آئے ہیں ہر تھوڑی دیر میں دہرانے والی بات اس نے ایک بار پھر سے دہرائی

ہاں تو تم کیا چاہتی ہو آج کی اس حسین رات کا وقت میں حجاب کے ساتھ ویسٹ کروں کبھی نہیں آج کی رات کا ہر ایک پل میں اپنی جان کے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں وہ نرمی سے اس کے لبوں پر جھکتے ہوئے بولا

ذاوق بچاری کب سے آپ کا انتظار کر رہی ہے اس نے ایک بار پھر سے کہا

تم اس پر نہیں اپنے شوہر پر دھیان دو میں بھی تو تمہارا انتظار کر تا رہا ہوں بارہ سال نکاح کے بعد رخصتی کے لیے اور پندرہ دن رخصتی کے بعد دوبارہ رخصت کرنے کے لئے اس بار اس کا نشانہ اس کی دو حسین آنکھیں تھی وہ باری باری اس کی آنکھوں پر لب رکھتا اس کے ناک کو دھیرے سے چھو کر بولا

لیکن زاوق۔۔۔

بس اب کوئی دوسری تیسری بات نہیں اگر تمہیں مجھ سے کوئی بات کرنی ہے تو آپنے اور میرے بارے میں کرو ورنہ خاموش رہو یہی تمہارے حق میں بہتر ہو گا

اسے اپنی باہوں میں سمیٹتے ہوئے وہ دھمکی دیتے انداز میں بولا

جب کے اس کی بڑھتی ہوئی جیسارتوں پر احساس گھبرا کر رہے گی

آئی لو یو سوچ احساس تم میری پہلی اور آخری چاہت ہو اگر اس دن تمہیں کچھ ہو جاتا تو تمہارا زاوق ٹوٹ جاتا ختم ہو جاتا لیکن تم نے اسے ٹوٹنے نہیں دیا وہ اسے کسی نازک گڑیا کی طرح اپنی باہوں میں سمٹتا اپنے مزید قریب کرتے ہوئے بولا

جب کہ اپنے چہرے پر جا بجا اس کے لبوں کا لمس محسوس کرتے ہوئے وہ اپنی آنکھیں بند کر گئی

نہ میری جان آج تو ایسا نہیں چلے گا آج تو کہہ دو جو میں تمہارے لئے محسوس کرتا آیا ہوں وہی تمہارے دل میں بھی تھا آج تو اپنے دل میں چھپی اس محبت کا اظہار کر دو جو تمہارے دل میں پچھلے 12 سال سے دبی ہوئی ہے ہاں احساس میں جانتا ہوں جتنی محبت میں نے تم سے کی ہے اتنی ہی محبت تم بھی مجھ سے کرتی ہو

بس کہتی نہیں ہو لیکن آج کہو گی اور میں سنوں گا یہ تم میری خواہش سمجھ لو یا ضد لیکن آج تمہیں میری محبت کا جواب محبت سے دینا ہو گا

کہو تم مجھ سے محبت کرتی ہو یہ عاشق دیوانہ ایسے ہی تو نہیں تمہارے پیچھے بھاگتا رہا کوئی تو وجہ تھی کچھ تو تھا جو مجھے تمہاری طرف راغب کرتا تھا بتاؤ وہ تمہاری محبت تھی کیوں صحیح کہہ رہا ہوں نہ میں کرتی ہو نہ تم بھی مجھ سے محبت تم بھی ہو نا دیوانی میری۔ وہ اس کا چہرہ نظروں کے حصار میں لیے ضدی لہجے میں بول رہا تھا

جب احساس نے شرما کر اپنا چہرہ اس کے سینے میں چھپانا چاہا

ایسے نہیں پہلے تمہیں میری محبت کا جواب محبت سے دینا ہو گا وہ اس کا چہرہ اپنے سینے سے نکالتے ایک بار پھر سے پوچھنے لگا

ہاں بابا آئی لو یو ٹو وہ اس کے ہاتھوں سے اپنا چہرہ نکالتی اس بار اس کے سینے میں پناہ لے گئی تو زاوق قہقہ لگا کر ہنسا

صرف لفظوں سے کام نہیں چلے گا عملی نمونہ بھی تو دکھاؤ وہ شرارت سے بولا تو احساس نے رکھ کر ایک نازک سا مکا اس کے سینے پر مارا

اچھا بابا تم۔ مت دکھاو عملی نمونہ میں دکھا دیتا ہوں وہ اس کی ناراض نگاہیں دیکھ کر محبت سے اسے اپنے قریب کھینچتے ہوئے ایک بار پھر سے ایسے شرمانے پر مجبور کر دیا

السلام علیکم!
اگر آپ لکھنا جانتے ہیں اور اپنا لکھا قارئین تک پہنچانا چاہتے ہیں تو ہم آپ کو ایک بہترین پلیٹ فارم مہیا کر رہے ہیں۔
ہم سال میں ایک بار اپنے ان مصنفین کی تحاریر کا مقابلہ کروائیں گے جو باقاعدگی سے اپنی تحریر ہمیں بھیجیں گے۔ تین بہترین لکھاریوں کو انعام اور بہترین لکھاری کا سرٹیفکیٹ دیا جائے گا۔ اور اول آنے والے لکھاری کی بہترین تحریر کو ہم کتابی شکل میں لکھاری کو بطور تحفہ دیں گے۔
آئی۔ڈی۔ پر اپنی تحریر ہمیں ای میل کریں۔
rabiakhalid930@gmail.com
اگر آپ ہماری ٹیم کا حصہ بننا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کیجیے۔
واٹس ایپ : 923135408491
ای میل: shaheenbookss@gmail.com
Shaheenebooks.com